

U. 9286



Per Copy
37 N.P.

Annual
RS. 12/-

۱۳۹، ۱۳۸۲
۱۳۸۲
سال
۸۳

PAYAM · MASHRIO



ڈاکٹر عبدالرؤف ہاشمی جنہیں نامریک پندرہویں کے تعلیمی دورے سے کامیاب واپسی پر انجمن ہاشمی دہلی کی جانب سے مسعد و بلڈنگ میں ایک پرتکلف عہدہ دیا گیا۔ تفصیلات مندرجہ ذیل پر ملاحظہ فرمائیے۔



ڈاکٹر عبدالرؤف ہاشمی کے ساتھ سربراہ پاک فوج کے نائب صدر جنرل محمد رفیع نے ایک مشترکہ تقریب کا انعقاد کیا۔

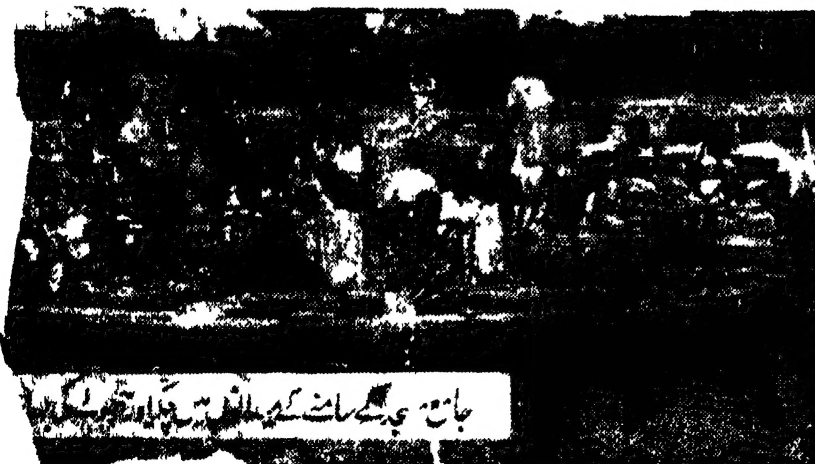
بیکار و نا آصف علی دہلی کی پہلی میونسپل کارپوریشن کی ممبر منتخب ہونے کے بعد کنساروں سے خطاب کر رہی ہیں



مشرقاہم چون اگر ڈال دہلی کی پہلی میونسپل کارپوریشن کے نائب ممبر منتخب ہوئے ہیں۔



یہ ایک بڑی فوج
کے دو سال سے
پہاں پانچینے
کو ٹوٹی ہے
وہ رہا
ماریٹہ
کے ساتھ انعام



جانب سے دی گئے سامنے کے ساتھ ساتھ دی گئے سامنے کے ساتھ ساتھ

ان کانگریسوں کی بات تو چھوڑیے جو مسٹر سی بی گپتا کی خوشنودی حاصل کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتے ہوں باقی کسی بھی سنجیدہ اور بھاری آدمی نے یہ پسند نہیں کیا تھا کہ یو پی کے سابق اور شکست خوردہ وزیر صحت و خوراک منسٹر بی گپتا کو یو پی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں کانگریس نے اپنا امیدوار نامزد کیا۔ کانگریس ہائی کمان ہندوستانی اطلاعات کے بموجب کافی اختلاف تھا لیکن ہوا وہی جو کانگریس کی بدنامی اور رسوائی کا موجب ہوا۔

شری سی بی گپتا کو یو پی کانگریس کا کوہنہ کہا جاتا ہے انھیں اپنی انسان کا نام بھی دیا گیا اور کانگریس باس نے ہی فیکٹو چیف منسٹر بنی لکھا گیا اور واقعہ یہ ہے خواہ پنت جی جیٹ منسٹر ہوں یا شری سہو رانا منسٹر اس وزارت کی پشت پناہ دراصل منسٹر گپتا ہی رہے ہیں ان کا اور صرف رفیع صاحب کا گروپ تھا مگر رفیع صاحب کی وفات کے بعد گپتا گروپ کی حصوں میں منقسم ہو گیا لیکن اس کے باوجود انھیں کانگریس طاقتور گروپ رہا۔ شری سی بی گپتا شہر کے عام انتخابات میں ہارنے کے باعث وزارت میں شامل نہیں ہو سکے لیکن وزارت میں ان کا دخل بدستور باقی رہا۔ اس دوران میں یو پی کی وزارت کو کوئی طوفان نہ لگا سکا مگر نا پڑا۔ یو پی کے وزیر اعلیٰ نے ان کا کس طرح مقابلہ کیا یہ بھی سب پر حیاں ہے لیکن اب حالات نے ایسی کروٹ لے لی تھی کہ گپتا صاحب کا وزارت میں آنا ناگزیر ہو گیا تھا۔ اسی لئے ان کو ضمنی انتخاب میں کھڑا کیا گیا۔

شہر کے عام انتخابات میں منسٹر گپتا اپنے گھر کی کانسٹی ٹوئنٹی میں پر جاسوشلسٹ لیڈ منسٹر تروکی سنگھ سے ہار چکے تھے اور شکست کم از کم یو پی میں کانگریس کے لئے کم تو فکست قرار دی گئی تھی اور یو پی میں تو اس سے ایک زبردست لڑائی لڑا گیا تھا۔ اس وقت اس قسم کی افواہیں اڑی تھیں کہ ان کو وزارت میں لے لیا جائیگا اور پھر کسی ضمنی انتخاب میں ان کو منسوب کر لیا جائے گا لیکن کانگریس ہائی کمان نے اسے عامہ کا احترام کیا اور اس وقت ایسا نہ ہوسکا مگر گپتا بڑا بڑا بی ضرورت کا احساس دلاتے ہے حتیٰ کہ وہ اس ضمنی الیکشن میں کھڑے ہو گئے۔ کانگریس ہائی کمان نے اس وقت اسے عامہ کے احترام کا ایک اصول وضع کیا کہ ہارے ہوئے کانگریسیوں خصوصاً وزراء کو عوام پر چور دروازے سے مسلط نہیں کیا جائے گا اس پر عوام نے

تاریخ اشاعت ۱۳۰۶، ۲۱، ۲۸ کو یا بددی وقت سے شائع ہوتا ہے



مودھا کانگریس کا دائرہ دیکھو اسے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو

بھی کانگریس کی آنکھیں دکھیں اور اسے شکست کا تجزیہ دیکھا تو کانگریس اپنے زوال کی ابتداء کر چکی ہے اور اسوس یہ ہے کہ یہ ابتداء ہاں سے ہوئی ہے جو پٹارت جو اہلال ہند اور پٹارت پنت کا صوبہ ہے۔ پٹارت مونی لال اور پٹارت مالویہ کا صوبہ، پٹارت پٹارت مونی اور پٹارت احمد دانی کا صوبہ ہے۔ مولانا حسین احمد دانی اور مولانا محمد علی کا صوبہ ہے اور اس کا اثر پورے ملک پر پڑنا لازمی ہے۔ اور آج ملک کی مختلف ریاستوں میں کانگریس کے اندر جو اختلافات اور خلفشار پایا جاتا ہے یہ اس زوال کو قریب تر کرنے کا موجب ہو گا۔

کانگریس کو اب یہ بات فیصلہ کن طور پر سمجھنی چاہیے کہ اس نے گپتا صاحب کو چور دروازے سے درات میں لانے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا تھا وہ غلط تھا عوام نے اسے سختی سے ناپسند کیا ہے اب ہندوستان کے عوام کانگریس کے برگمے گھوڑے خیر کو آنکھ بند کر کے دوٹ دینے کو ہرگز تیار نہیں ہو سکتے ان کا سیاسی اور جمہوری شعور بیدار ہو چکا ہے وہ امیدوار اور اس کے سیاسی اصولوں کو برکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اب

کے منصوبے بنا رہے تھے اب کیا سوچ رہے ہیں وہ اپنی وزارت کی کشتی کو کیسے بچائیں گے۔ یو پی کانگریس میں گپتا صاحب کا اقتدار و اثر بدستور قائم رہے گا یا گوتم جرن نگہ کے گرد پ زور پڑے گا؟ مودھا میں کانگریس کی شکست یقیناً اس کا دائرہ ثابت ہوگی اگر کانگریس نے اب بھی ان چیزوں کی طرف توجہ نہ دی جو اس کی شکست کا باعث ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ شکست گپتا صاحب کی ذات کی شکست نہیں بلکہ اس خاص ذہن کی شکست ہے جو گپتا صاحب کے نام سے منسوب ہو کر رہ گیا ہے اس میں ہر قسم کی بدمنوانیاں، بد نظمیاں اور خرابیاں شامل ہیں لوگ اسے چور بازار کی کابشت پناہ اور فروغ دینے والا بھی کہتے ہیں رشوت خور اور سرمایہ دار بھی کہتے ہیں اگر یہ معاملہ صرف شخصیت کا ہوتا تو شاید ایسا برگم نہ ہوتا اس لئے کہ لوگ گپتا صاحب کا نام زبا پر آتے ہی ذہن میں ایک خاص نقشہ کھینچ جاتا ہے مگر کانگریس ہائی کمان یا تو یہ بات سمجھتا نہیں یا وہ گپتا صاحب سے دہتا اور اس کا تدارک نہیں کرنا چاہتا۔ یہ یو پی میں کانگریس کے وقار کا جنازہ تھا جو گپتا صاحب کے کندھوں پر دکھلا اور ان کا اب

امینان کا سانس بیاہ اور انھوں نے یہ سمجھا کہ کانگریس زبردستی اور نا پسندیدہ استخفاف کو ان پر نہیں ٹھونسن چاہتی ہے مگر چند ہی بجتے بعد وہ ہارے ہوئے کانگریسی گورنر مقرر کر دینے گئے ایک ایک نفیسی سکیم میں ڈاکٹر مقرر کر دیا گیا عوام نے اس کو بہت بری طرح محسوس کیا ملک بھر میں طویل و عرض میں اس پر کتہ چینی کی گئی مگر کانگریس ہائی کمان کو جو کچھ کرنا تھا کر گذر رہے منسٹر گپتا کے منسلک میں ایک سال کا وقفہ نہ جانے کس طرح سینے پر پتھر رکھ کر برداشت کیا گیا اور ان کو اس ضمنی انتخاب میں پھر میدان میں اتار دیا گیا۔ منسٹر گپتا کے مقابلہ میں پر جاسوشلسٹ امیدوار رانی راجندر کمار کی حقین گپتا صاحب کو سات ہزار سے زیادہ ووٹوں سے شکست ہوئی پہلے انتخاب میں گیارہ ہزار کے قریب ووٹوں سے شکست ہوئی تھی ہمیں معلوم نہیں کہ کانگریس ہائی کمان پر اس شکست کا کیا اثر ہوا۔ پٹارت جو اہلال ہندو کی اس بارے میں کیا رائے ہے صدر کانگریس شری دھیر کیا خیال کر رہے ہیں۔ اور وزیر داخلہ یو پی اور یو پی کے سابق وزیر اعلیٰ پٹارت گوند لہجہ پنت کی کیا رائے ہے۔ یو پی کے کانگریسی حلقوں میں کیا اتنے منسٹر سہو رانا نہ جو ان کی کامیابی پر انھیں لگے وزارتی رد و بدل

اداد کا تحریر

صاحبزادہ محمد تحسن فاروقی

ناظر انصاری

(عوامی)

۵	عبر ناک شکست	اداریہ
۶	شذرات و کارون	ادارہ
۸	سیامت خارجہ و کارون	ادارہ
۱۱	ارونا صف علی گری تصویر	ادارہ
۱۲	پیغامات (پٹارت ہندو اور جے پرکاش زائن کے نام)	ادارہ
۱۳	حام بکف	چاند ۵
۱۳	سوال و جواب	ادارہ
۱۳	آغا حیدر مرزا سید فقیر شاہ ایم۔ اے	ادارہ
۱۷	الجزائر میں فرانسیسی بوق	علامہ محوی صدیقی
۱۹	منقولات سید جرمت سدرام جوہر شافعی	ادارہ
۲	شہداء عدالت کے گھرے میں اصغر حسین اعجازی	ادارہ
۲۷	تلاذہ غالب	جگن ناھڑ آزاد
۲۵	داد امیاں کی عبر	عشرت رحمانی
۲۸	رات کے اچھے میں سید انظر ٹوکی	ادارہ
۲۹	عظیم ادبی کی روح	یوسف منان
۳۳	یو پی کا ستارہ	انبال صدیقی
۳۳	منیں رنگداری	قمر جہاں ذرونی
۳۳	تسیت کے بیوں	خلیق برنی
۳۵	ہفتہ بھر کی خبریں	ادارہ

قیمت ساکنہ بارہ روپے	(ترسیل زر از جو خط و کتابت کا چمکہ)	قیمت فی کاپی
ششماہی سات روپے	بابو عطاء الرحمن صاحب قری پر پٹریشہ	۱۵ روپے
	بابو عطاء الرحمن صاحب قری پر پٹریشہ	۱۵ روپے
	بابو عطاء الرحمن صاحب قری پر پٹریشہ	۱۵ روپے

صاحبزادہ محمد تقی فاروقی ایڈیٹر پٹریشہ جید برنی پریس دہلی میں چھپو کر بابو عطاء الرحمن صاحب پر پٹریشہ پم مشن کے لئے دفتر پیام مشرق جامع مسجد دہلی سے شائع کیا۔



میں دیا جا سکتا گیتا صاحب کے
میں ہوتی ہے اور آج تو دنیا چڑھتے
میں کو بھی اندھا دھند نہیں چوتی ڈوبتے سورج
اسلام تو کیا مٹی۔

مشرکیت کا رد عمل

خود مشرکی۔ بی لپٹ کا اسی نکست کے بسے میں
کبار و عمل ہے یہ میں ہمارے لئے موبہ دہی ہے
مشرکیت ہے اس سلسلہ میں جہاں اور اتیں کہیں ہاں کیا
مسلمانوں پر بھی نزل گرا ہے مہسوف نے کہا کہ اس
لیکشن میں اس کی شکست کے اسباب میں سے ایک
سبب یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو کانگریس سے شکایات
میں اور ان میں اردو کا مسئلہ کتاب اچھی مٹن درکاروں
کا سوال ہے۔

مسلمانوں کی شکایات ابھی عہد میں اور صرف
یہی شکایات نہیں بلکہ مشرکیت نے جس انداز میں اپنی
شکست کے سلسلہ میں مسلمانوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ
افسوسناک ہے انھوں نے بسے مسلمانوں کی
فرقہ واریت سے تشبیہ دی ہے جو سراسر غلط ہے۔
اقتل تو ہم تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ سب مسلمانوں
نے کانگریس کی مخالفت کی ہے اور مشرکیت کے خلاف
دوٹ دیا ہے لیکن اگر یہ بات مان لی جائے
تو یہی اسے فرقہ پرستی پر محمول کرنا غلط ہے یہ قوم
پروری اور فرقہ پرستی کا عجیب مفہوم ہے جو مشر
گیتا نے لیا ہے اس لئے کہ دونوں امیدوار ہندو تھے
اگر کوئی مسلمان امیدوار ہوتا اور اسے مسلمان گیتا
صاحب کے مقابلے میں آئے دوٹ دیتے تو اسے
فرقہ پرستی کہتے ہوئے گیتا صاحب اچھے معلوم ہوتے
لیکن موجودہ صورت حال میں یہ الزام بخود اور نہایت
بہرہ ہے۔

اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مسلمانوں کو شکایات
ہیں اور انھوں نے ان شکایات کی وجہ سے گیتا صاحب
کے خلاف دوٹ دیا ہے تو پھر ان شکایات کو کبھی
اور ان کی شکایت رفع کرنے کے طریقے سوچنے
چاہئیں کیا اردو کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے کہ وہ دس
سال میں بھی حل نہ ہو سکا اور اس عرصہ میں اردو کو مٹانے
کی جتنی کوششیں ہو سکتی تھیں وہ سب ہی کی گئیں۔
یہی بات کتاب اچھی مٹن کے سلسلہ میں بھی جاسکتی ہے
کہ مسلمانوں کے جذبات کو کبھی کی کوستش کرنے کی
جگہ ان مسلمانوں کو مطمئن کیا گیا انھیں فرقہ پرست
اور فساد کبار گیان کے اجتماع کو دھم دھمائی محمول کیا گیا
ملازمتوں میں مسلمانوں سے جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ
ایک انسان کا دانتان ہے۔ اگر آج گیتا صاحب
سوال کیا جائے کہ وہ یوں ہی کے صورت ایک ٹھکے
پر بس میں شکایت کے بوجھ سے ایک بھرتی کے، عداد و
مشاورت میں کریں اور پسینے جابجی کوئی تعجب نہ ہوگا۔
تو مسلمانوں سے کوئی بھرتی ہی نہ ہوا ہوگا
اگر ہونے تو اسے نام اور اسے میں ملک کے برابر
کھے مٹی آ کر یوں انھیں وہ تناسب نہیں مل سکا

مشرعہ القیوم نے پاکستان مسلم لیگ کا صدر بننے کے بعد صحیحہ یو پی پاکستان جرنل اسکندر مرزا کی خلاف ہم شروع کر دی ہے (بشریک بنکر دیکھی)

ان سب باتوں کے باوجود ہم سردار کیروں کو
فرشتہ نہیں سمجھتے اور ان کے خلاف جو الزامات خود
کانگریسیوں نے عاید کئے ہیں ان کے بارے میں
حقیقت جاننے کے آرزو مند ہیں۔ ہم مسرت ہے
کہ کانگریس ہائی کمان نے اس پر پوری توجہ دی اور
خود صدر کانگریس مشری یو، این ڈی جی جی جی جی
جانے کی زحمت فرمائی اور الزامات کی چھان بین کی۔
میں معلوم نہیں کہ ان کی تحقیقات کا نتیجہ کیا رہا۔
ہو سکتا ہے کہ ان مسطور کی اشاعت تک وہ سامنے بھی
آجائے اس لئے ہم فی الحال اس کا قہ قہ نہ کرتے
کریں گے کہ دونوں میں جو بھی جھوٹا ثابت ہوگا کانگریس
ہائی کمان کو اس کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے

ڈاکٹر لوبیا کا نیا شوق

ڈاکٹر لوبیا جیڈت نہرو پر حملہ کرنے والے باور داؤ
سے جس میں جہاں وہ سات سال کی سزا جھگڑ رہا ہے
لئے جا رہے ہیں اور جیڈت گورنمنٹ نے یہ عقل مندی
کی ہے کہ انھیں لے کر اجازت بھی دے دی ہے
ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ انھیں اس بات کا گہمت قلق
سے کہ اس رشتہ کا فائدہ کو شہید مرزا دی گئی ہے۔

معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب جیڈت نہرو کی مخالفت
میں اس قدر کیوں کیجئے ہیں کہ انھوں نے اب اچھے
برے کن حشر بھی کر رہی ہے اور وہ وہ حرکتیں
کرتے ہیں جو ایک مسخو بھی شاید نہ کرے کیا یہ
بات معقولہ خیر نہیں کہ ایک شخص جس کو قانون کی
نظر میں مجرم ثابت ہوئے پر سزا دی گئی اس کے لئے
ڈاکٹر لوبیا کا دل ڈکھ رہا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ
ڈاکٹر صاحب ایسے لوگوں کی ہمت افزائی کرنا چاہتے
ہیں اور یہ سیاسی گڈوٹ کی حد ہے۔

شکایات جوں کی توں باقی رہیں گی۔ ان کا زائل ایک
تاریخی عمل کے ساتھ ہی ہوگا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا
وقت ابھی نہیں آیا۔

مشرمین کی معافی

لوک سبھا میں وزارت دفاع کے مطالبات زبرد
بحث کے دوران وزیر دفاع شری مین نے ایک ایسی
بات کہی جس کے لئے انھیں بعد میں سخت کا سامنا کرنا پڑا
اور اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور ہوئے۔

مشرمین کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے
لئے کہہ دینا اور پھر معافی مانگ لینا کوئی معنی نہیں کھتا
یہی تماشہ ہم مجلس اقوم متحدہ کے مباحثوں میں دیکھتے
رہے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے وہ اس
قدر عجز باقی کیوں بن جاتے ہیں جو ایک ذمہ دار عہدے
پر فائز ہیں اور ایک عام آدمی کے درمیان کوئی فرق
تو ضرور ہونا ہی چاہیے دوسرے یہ کہ انھیں جذبات کو
اس قدر بے گام نہیں ہونے دینا چاہیے جس کی وجہ سے
اس قدر خفت اٹھانی پڑے۔ ہم مشرمین کے مخالف
نہیں ہیں بلکہ ہماری نظر یہ ان کا جو مستقبل دیکھ رہی ہیں
اس کا قضا ہے کہ ہم نہایت صفائی کے ساتھ مشر
مین سے پر عرض کریں کہ یہ اخاذ گفتگو ٹھیک نہیں ہے
ملک ان سے بہت امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے۔
اور ان کی یہ جذباتیت ان کی راہ میں حائل ہو جاتی

سردار کیروں کا مسئلہ

جناب کے ذریعہ اعلیٰ درجہ پر تپاننگہ کیروں کو یوں
تو کئی ن بھی پھیلے تھے انھیں انھیں نہیں ہوا اگر دوسروں
کے ہاتھوں ان پر جو جیتی وہ تو ایک علیحدہ بات ہے خود
انہوں نے جو اس اقتدار میں اندھے ہو کر جو کچھ کیا وہ
کچھ ان کا مسئلہ نہیں ہے۔

جو انھیں آبادی کے معاملے ملنا چاہیے تھا
آج بھی اگر مشرکیت کی آنکھیں کھلی ہیں اور وہ
شکایت کے انداز میں بھی مسلمانوں کے رد عمل پر غور
کرنا چاہتے ہیں تو یہ اچھی بات ہے ہمیں مسرت ہے
انھیں خود ان چیزوں کی طرف توجہ دینی چاہیے لیکن
واقعہ یہ ہے کہ ان کی شکست کے اسباب اس کے علاوہ
بھی ہیں وہ ان پر توجہ دیں تو بہتر ہے

مسلمانوں کو رشوت

وئی کا جن سنگی ہاٹ پرتاپ دور کی کوڑی لایا
اُس نے کھاسے کہ مودہ کی شکست نے کانگریس کے
چھلے حیرا دیے ہیں اور اب وہ مسلمانوں کو رشوت دینے
پر مجبور رہی ہے کیا رشوت دی جائے گی؟ صرف ایک
وزارت

جن سنگی ہاٹ کے پیٹ میں خواہ مخواہ درد ہوتا
ہے مسلمانوں کو کوئی رشوت نہیں چاہیے۔ انھیں کوئی
وزارت نہیں چاہیے۔ یہ وزارتوں کے پلہ ہے آپ ہی
کو مبارک، خدا تو یقین دے تو ایک بھی مسلمان کو وزارت
میں نہ بھیجے چند وزارتیں اور چند سفارتیں مسلمانوں کے
درد کا دوا نہیں کر سکتیں انھیں جو کچھ چاہیے وہ کچھ
اور ہی ہے۔

یہ تو ہے حقیقت لیکن جہاں تک کانگریس کی جانب
سے مسلمانوں کی شکایات پر توجہ دینے کا سوال ہے۔
وہ ہوتی ہی چاہیے اور ہر زندہ اور فعال جماعت ہی
کیا کرتی ہے لیکن جہاں تک کانگریس کا سوال ہے ہم
کچھ میں کہہ کوئی ٹھوس اور ایسا قدم نہیں اٹھانے
والی جس سے ہمارے حق کو تکلیف ہے یہ تو ایک حاضی
آ بال ہے اور جن میں ہوتا ہوا کارخم منڈل ہوتا جانیگا۔
یہ خیال بھی ختم ہوتا چلا جائے گا اور سارے منصوبے
ہمیں مائیں شش ہو کر رہ جائیں گے اور مسلمانوں کی بنیاد

دلی کارپوریشن کا پہلا میر

۱۴ - اپریل کو دلی کی پہلی میونسپل کارپوریشن کے میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب ہوا مقابلہ آزاد اور جن سنگھی امیدواروں کے درمیان تھا جن سنگھی امیدوار دو لوگوں عہدوں کو حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ میئر بیگم آصف علی اور ڈپٹی میئر مسٹر راجن اگر وال انتخاب ہو گئے۔ ہم دونوں کو اس انتخاب پر مبارکباد دیتے ہیں۔

جہاں تک بیگم آصف علی کا سوال ہے وہ تو بالکل یقینی تھا اور وہ تقریباً دو گنے دو ٹوں سے کامیاب ہوئیں البتہ مسٹر اگر وال کا معاملہ یقینی نہیں تھا۔ بیگم آصف علی کی خدمات کی پیش نظر رکھا جائے تو یہ بات بلا تامل کہی جائے گی کہ انھیں بلا مقابلہ کامیاب ہونا چاہیئے تھا اور جن سنگھ نے ان کا مقابلہ کر کے بہت ہی گھٹیا پن کا ثبوت دیا ہے۔ بیگم آصف علی کی خدمات ہماری جنگ آزادی کی تاریخ کا ایک نہرا باب ہیں۔ انھوں نے جس دلیری اور جانبازی کا ثبوت دیا اور برطانوی پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی کو ناک چنے جنو اکروطن عزیز کی آزادی کے لئے جو کچھ کیا۔ اس کے پیش نظر وہ ہمیشہ ہی عزت سے دیکھی جاتی رہیں گی۔ اور جن سنگھ بدول گھٹیا پن ان کی شہرت و عظمت کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکے گا۔

بیگم آصف علی کے ذہن میں دلی کی ترقی اور کارپوریشن کا جو نقشہ ہے ہمیں امید ہے کہ وہ اس کے عملی جامہ پہنا کر دلی کی ایک مثالی شہر بنا سکیں گی اب تک یہ بات کہی تو بار بار لگتی مگر ایسا ہو نہیں سکا اور اس کی وجہ بہت حد تک کانگریسوں کی آپس کی نا اتفاقی تھی لیکن اب چونکہ کارپوریشن کا اعلیٰ ترین عہدہ ایک غیر جانبدار شخصیت کے قبضہ میں ہے اس لئے ہمیں امید ہے کہ وہ ضرور کامیاب ہوگی۔

بیگم آصف علی کو چونکہ دلی کارپوریشن کے تخیل کے جنم داتا مرحوم آصف علی صاحب کے نظریات سے واقفیت ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ آصف صاحب کہا کرتے تھے کہ جو شہر پر حکمرانی کرتا نہ جانے وہ ملک پر کیسے حکمرانی کرے گا۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ دلی کارپوریشن انھیں لائقوں پر چلایا جائے گا۔

ارونا آصف علی اور ملاپ

دلی کے روزنامہ ملاپ نے بیگم آصف علی کے خلاف جو زہریلا پروپیگنڈا کیا تھا انھوں نے

کہ وہ کارگر نہ ہونا کامی ہونا قسمت ہو چکا تھا اس لئے میئر کے انتخاب میں بیگم آصف علی کے حریف کی ناکامی یقینی تھی اور ملاپ جیسے ایک آدھ نہیں پچاس اخبار بھی ہوتے تو کچھ نہ چلتی۔

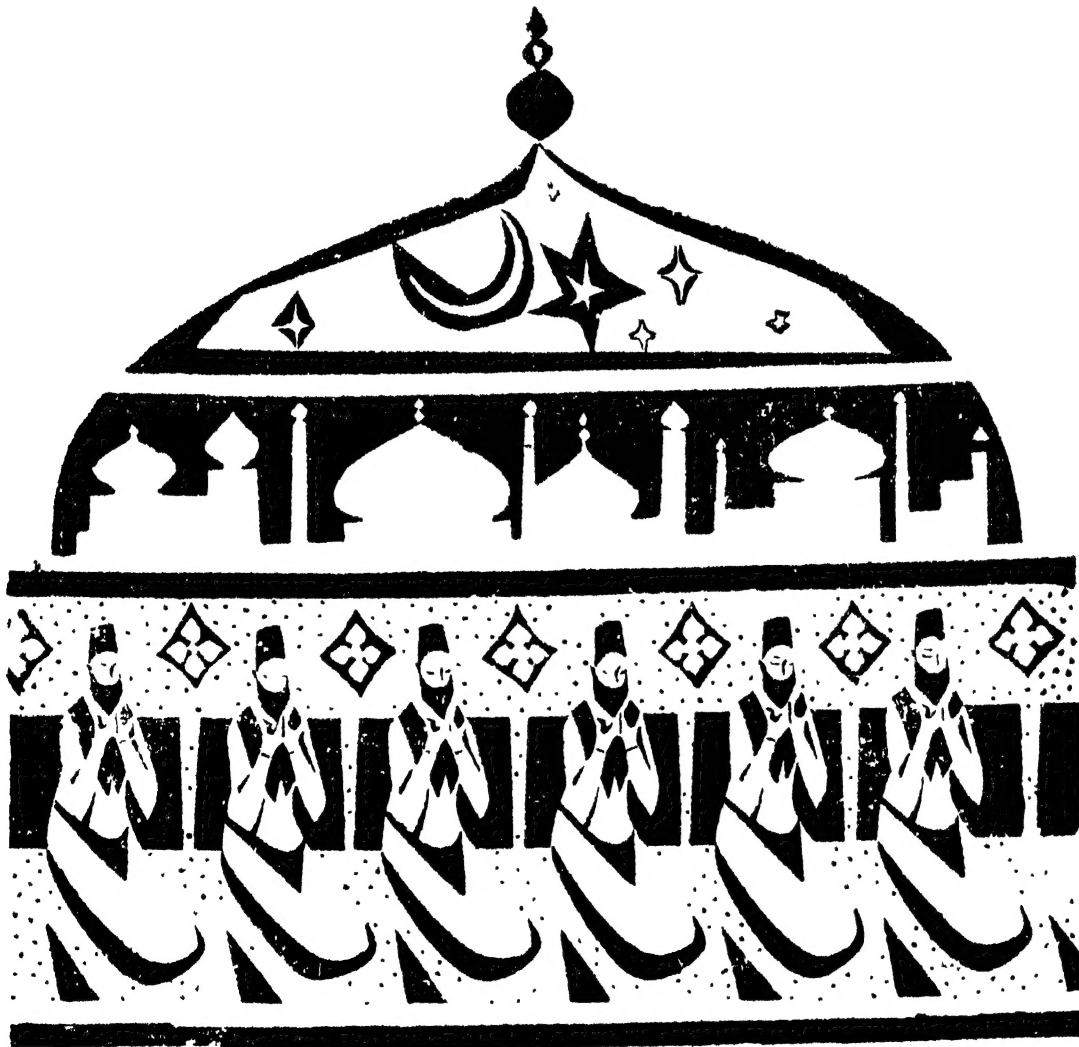
ملاپ کا بھی عجیب معاملہ ہے کہ اندر کچھ باہر کچھ خبریں وہی ہندو سمجھائی رنگ میں لکھی ہوئی ہوتی ہیں اور تبصرے کا انداز بدلا ہوا بالکل صوفی صمدی کانگریسی اخبار جیسا اس اخبار کو شرم آنی چاہئے اسے ارونا جی کے سلسلہ میں ہندوؤں کے جذبات بھڑکانے کی جو ناپاک کوشش کی وہ نہرناک ہے اور ہر ہندوستانی کا سر پرندامت سے جھک جاتا ہے ایک طرف متحدہ قومیت کے گیت گائے جاتے ہیں اور دوسری طرف ہندو مسلم بین القومی شادی پر اعتراض کیا جاتا ہے اور اسے ہندوؤں کے لئے

چیلنج قرار دیا جاتا ہے۔ کیا ہندوستان میں ایک قوم اسی طرح بنے گی یہی نیور ہیں متحدہ قومیت کے خواب مرنے چاہیئے ان لوگوں کے جو اتنے پیچ اور رکینے خیالات رکھتے ہیں۔ ہمیں افسوس یہ ہے کہ اس اخبار کے ساتھ دیگر کا نام وابستہ ہے اور وہ جو عمارت تعمیر کرے ہیں ان کا ہندو سمجھائی نامہ نگار اس کو بیک جنبش قلم ڈھکا دیتا ہے۔

ریڈیو سے خبروں پر اردو میں تبصرہ

یہ بات تو اس سے پیشتر زیر بحث آچکی ہو کہ آل انڈیا ریڈیو نے اردو پروگرام میں اضافہ کر دیا ہے۔ اب ہم اس پروگرام کے ایک حصہ پر آل انڈیا ریڈیو کو بھرمبار کا پیش کرنا چاہتے ہیں اور وہ ہے خبروں پر تبصرہ کا اور واقعہ ہے کہ ہم بحیثیت اخبار نویس اس سے بہت متاثر ہوئے اور یہ چاہتے ہیں کہ اگر تبصرہ لگا کا

نام بھی لوگوں کو معلوم ہو جایا کرے تو نام نہ ہو گا آخر ہر پروگرام کی پیش کرنے والے اور اس کے لکھنے والے کا ظاہر کیا ہی جانا ہے تو کیوں نہ اس تبصرہ نگار کا نام بھی بتایا جائے۔ ہر نوع نام بتایا جائے یا نہ بتایا جائے اس سے لکھنے والے کے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ دنیا کے اکثر اچھے لکھنے والوں نے ہمیشہ اسی میں لطف محسوس کیا کہ وہ دنیا کی نظروں سے اوجھل رہیں لوگ ان سے روشناس نہ ہوں مگر ہر جگہ خود اسی طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے اس نسبت افزائی کو ناضروری سمجھتی ہیں۔ تبصرہ کا یہ سلسلہ نہایت مفید اور معلوماتی ہے اس کے لئے اپنے منٹ کا وقت بہت کم ہے اور کبھی کبھی تبصرہ نگار کا قلم کبھی وقت کی حدود کو پار محسوس کرتا نظر آتا ہے۔ ہم آخر میں ایک باہر تبصرہ لگا کر لوگوں کی کاوشوں اور اسلوب نگارش کا



عیسائی مبارک

ٹیل

اعلان

دربر اعظم پاکستان ملک فیروز خان نو نے ہندوستان کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے اعلان کی پیش کش کی ہے اور شرط وہی پرانی ہے بشرطیکہ ہندستان باہمی تنازعات کے سلسلہ میں گوت دشمنی مصالحت اور ضرورت ہو تو ثالثی بھی قبول کرے یہ آزادہ ہو۔

ملک نو کا یہ اعلان کوئی نیا اور ایسا اعلان نہیں جو کسی بھی اعتبار سے قابل ستائش قرار دیا جاسکے اس قسم کی پیش کش ان سے پہلے پاکستان کے دوسرے وزراء اعظم بھی کر چکے ہیں۔ سب سے پہلے یہ پیشکش مشر لیاق علی خاں کی جانب سے کی گئی تھی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہند اور پاکستان کے درمیان بھی جنگ نہ ہو اور اس سلسلہ میں اگر کوئی جنگ دکرے کا معاہدہ ہو سکے تو بہت ہی اچھی بات ہے لیکن اسے مفروضہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے وہ قطعی غیر مشروط غلوں اور نیک نیتی پر مبنی ہونا چاہیے اگر مشروط ہوگا تو کبھی

سیاست خارجہ

فرانسیسی وزارت کا استعفاء

فرانس کی وزارتوں کا استعفاء دال مدنی ہو گیا ہے اس لئے اگر فرانس کی کسی حکومت کے ہمتے کی خبر آئے تو اس پر کوئی تعجب نہیں ہوتا لیکن اس وقت جو چینر وجہ استعفاء بنی ہے وہ تیونیشیا اور فرانس کی کشیدگی کو دور کرنے میں امریکہ اور برطانیہ کی کوششیں ہیں۔ مستعفی ہونے والی گیلارڈ حکومت پر برطانیہ اور امریکہ نے تیونیشیا میں فرانسیسی مبادی سے پیدا شدہ کشیدگی کو ختم کرنے اور جنگ کا خطرہ مٹانے کے لئے زور دیا تھا اس پر فرانس کے کمزور بیڑ اور کیپسٹوں نے ملکر اس حکومت کا تختہ الٹ دیا اور یہ فرانس

کا مایاب نہیں ہو سکے گا۔ اس میں فرانس کی نظر اصول محبت اور غلوں پر نہیں مشرانا نظر ہے گی۔ اس لئے ہم ملک صاحب سے مگر ہماری آواز ناں تک پہنچ سکے تو یہ عرض کر سکتے کہ وہ نا جنگ کا حق ضرور کر رہے ہیں مگر یہ مشروط ہونا چاہیے۔

اس سلسلہ میں اتنی بات اور صاف کرنی ضروری ہے کہ ثالثی کی مشرطہ تو کیسے غلط ہے وہ ہندستان کے لئے مفید ہو سکتی ہے نہ پاکستان کے لئے اس طرح ہند اور پاکستان دونوں ہی دوسروں کے ہاتھ میں آکر کاربن جائیں گے جس کا نتیجہ ہوگا کشیدگی اور تنازعات کم ہونے کی بجائے بڑھیں گے اور اس برصغیر کی فضا اور زیادہ مکدر ہوگی۔

کی تاریخ کا عجیب حادثہ ہے کہ وہاں کے کیپسٹوں نے حکومت کے خلاف اس لئے ووٹ دیا کہ انہوں نے ہندوستان اور امریکہ کا دباؤ تسلیم کر کے تیونیشیا کے ساتھ معاہدہ روس کیوں اختیار کیا۔

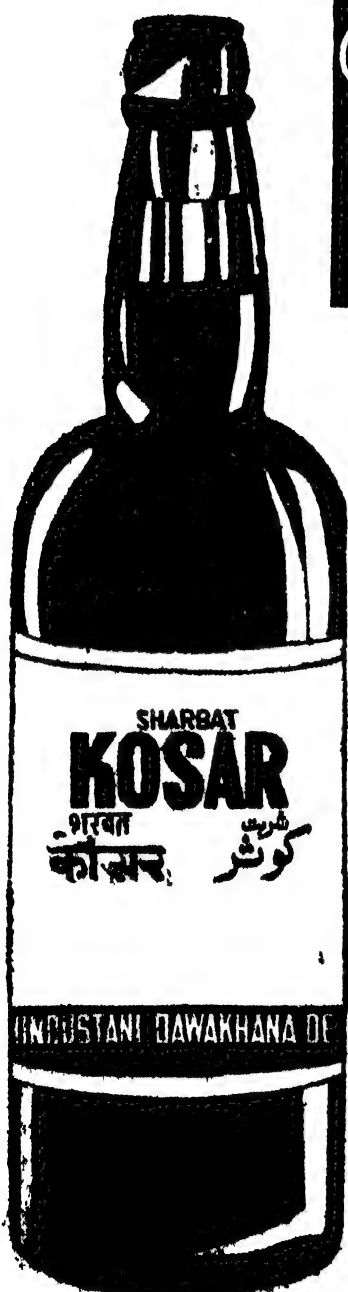
یہ واقعہ یوں پیش آیا فرانس کو تیونیشیا سے یہ شکایت پیدا ہوئی کہ وہاں سے الجزائر کو ہتھیار دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں اس نے تیونیشیا اور الجزائر کی سرحد پر واقع ایک گاؤں پر ہوائی جہازوں سے بم گرائے جس کے نتیجے میں سو تیونیشی باشندے ہلاک ہو گئے اس سے فرانس اور تیونیشیا کے درمیان کشیدگی اس درجہ بڑھی کہ جنگ چھڑنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا اس پر امریکہ اور برطانیہ نے فرانس پر دباؤ ڈالا اور دونوں میں مصالحت کرانے کی کوشش کی جس کا نتیجہ فرانس میں داخلی طور پر یہ نکلا کہ وہ حکومت ہی ختم ہوگئی افسوس یہ ہے کہ اس میں کیپسٹوں کا بھی ہاتھ ہے اور انہوں نے برطانیہ اور امریکہ کی دشمنی میں تیونیشیا والوں سے نا انصافی کی ہے۔

HINDUSTANI DAWAKHANA, DELHI

Presents



موسمی آب حیات
گرمیوں کا لاجواب تحفہ!



خوش ذائقہ خوشگوار اور فرحت بخش
شربت
جس کا ہر گھونٹ پر زردگی، نقابست بے کیفی
اور افسردگی کو دور کرتا ہے۔



ہندوستانی دوا خانہ پرائیویٹ لمیٹڈ

کانپور: جلیس اپنہ مکیننی سٹریٹ
جسید پور: پنجا ب اسٹورس سٹریٹ رنجیٹ مارکیٹ۔
گورکھ پور: ایم روزن خاں رنجیٹ مارکیٹ۔
کھارم گان: ڈاٹا خاں علی خاں رنجیٹ مارکیٹ۔

جماری ادویات مسند رج ذیل ہتھ حاصل کی جا سکتی ہیں
لکھنؤ: حکیم محمد احمد مدنی پتہ کچا کرا سنگ لکھنؤ۔
پٹنہ: علی احمد شریا احمد پتہ مارکیٹ۔
بنارس: حاجی برکت اللہ پتہ بازار۔
اکولہ: حافظ عبد الغفور مسجد پتہ۔
جسید پور: ہر فریب پتہ نانی دوا خانہ۔ پان پور۔
کھارم گان: علی احمد مدنی پتہ رنجیٹ مارکیٹ۔

حیدر آباد: میرزا، بی برادر شاہل عثمانی عابد روڈ۔
الہ آباد: شانی دوا خانہ عطا سبزی منڈی۔
بنارس: ایم ماسے علی دال منڈی۔
ناگپور: اے اے اسلم انواری بازار۔

آستانہ بکڈ لوپو پوسٹ بکس نمبر ۲۰۶ جامع مسجد دہلی

اللہ شوق سے

دینی کتب کا مطالعہ کیجئے

جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا سفر کر اسلام کی بنیادوں کو استوار و محکم کیا

فاطمہ کلال

جب اسلامی روایات کو ملکیت سے کر رہی تھی غیر اسلامی اقدار زندگی میں رواج پا رہی تھے اس وقت امام حسین نے اپنا خون نہ کر اسلام کا تحفظ کیا خواجہ نوحاں نقی نے چشتی نے اس مصرعہ میں اسی حقیقت کا اظہار فرمایا ہے: حقا کہ بنائے لادہ بہستان صدیاں بیت گیس لیکن امام حسین کی عظیم قربانی اور شہادت آج بھی اس قدر روشن اور تابناک ہے جس قدر کہ تیرہ سو سال پہلے تھی۔

محمد رحیم دہلوی نے حضرت سیدہ فاطمہ زہرا کے اہل علی کے تحت جگہ دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارب زانو امام حسین کی عظیم شہادت کا واقعہ اپنی کتاب فاطمہ کے لال میں قلم بند کیا ہے۔ یوں سوس ہونا ہے کہ مصنف نے روشنائی سے نہیں اپنے خون سے یہ کتاب لکھی ہے اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حقیقت روشن ہو جائے گی:

قتل حسین اہل میں ہرگز بیزیرم: اسلام زندہ ہوتا ہے ہرگز ہلاک نہیں ہوتا بہترین کتابت وطباع۔ قیمت صرف دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج طہیات کے حالات طہیات مصورم علامہ راشد انجیری کے قلم سے

امت کی مائیں

مولانا نے اپنی مخصوص پیاری زبان میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات طہیات اس کتاب میں لکھے ہیں۔ شروع میں سول تہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیتر مقدمہ بیان کی گئی ہے اور اس کے بعد امام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ (ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ) (ام المؤمنین حضرت حفصہ) (ام المؤمنین حضرت سمرہ) (ام المؤمنین حضرت زینب) (ام المؤمنین حضرت ام المومنین حضرت سلمہ) (ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش) (ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ) (ام المؤمنین حضرت جبریتہ) (ام المؤمنین حضرت صفیہ) (ام المؤمنین حضرت میمونہ کے حالات درج ہیں۔ جلد تین گروپوں میں قیمت دو روپے آٹھ اٹھ علاوہ محصول ڈاک

جب بلی میں غار پڑا اور دہلی کے باکال پیسہ پیسہ کو محتاج ہو گئے تو ۵۰ روپے بیویوں سے لینے سے پہلے چلے آئے تھے بھوکے لاپچار ہو کر انھوں نے بتلوانے شروع کر دیئے

رضیہ کا شاہی دسترخوان

جی اسی سلسلے کی ایک کتاب ہے جو شاہی بادشاہی میں

کی گئی تھی اب اس کتاب کو جدید انگریزی و دوسری کھاؤں کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے ناشتے آٹس کریم، فالوہ، ایک، شاہی کٹوے، مختلف قسم کی لذیذ روٹیاں، مزیدار پوریاں، کیلن، حلوسے، میوین قسم کی والیں، کچھڑی، انڈسے، خاکینہ، قرصہ، کباب، مرغ مسلم، بھنی، دہلی کی مشہور بھاری، سبزیاں، ترگی کو فٹے پھلی کے سان اور کباب، قندیلاد، مختلف اقسام کی انگریزی دوسری مٹھائیاں، ناشتہ طوہ سوہن چینیائیں سب قسم کے مہلے اور چٹنیاں۔ میوین قسم کی چائے، کافی، تریت بنائے طریقے درج ہیں ان میں سے کسی کے انگریزی کھانے گوشت کی مٹھائیاں، کیلے کا سالن شاہی پھلی وغیرہ بنا کی مفصل اور آسان ترکیبیں درج ہیں۔ کتابت وطباع عمدہ، جلد تین گروپوں میں قیمت صرف دو روپے آٹھ اٹھ علاوہ محصول ڈاک

لالہ رنگ

جب پنجاب میں آگ لگ رہی تھی۔ جب آگرہ اور دہلی کے درمیان لوٹ مار کا بازار گرم تھا۔

جب گجرات میں تلواریں چل رہی تھیں۔ جب بنگال اور دکن میں بغاوت پرورش پا رہی تھی تو لالہ رنگ نے شہزادہ احمد شاہ کی محبت میں سرشار ہو کر افغانستان کے شہنشاہ احمد شاہ ابدالی کے نوپ خانہ کو براہِ کردیا۔ یہ مانو پور کے میدان میں احمد شاہ ابدالی کو شکست دینے والی لالہ رنگ کی قلم کی حسین و جمیل بہادر و باحوصلہ لڑکی لالہ رنگ کی ناقابلِ فراموش داستان ہے۔ عمدہ کتابت وطباع، مجلد، قیمت ڈھائی روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ایک شاہ میں انگریزی پڑھ لیجئے

یہ انگلش ٹیچر اتنی آسان کتاب ہے کہ اردو لکھی پڑھی ہر عورت اور مرد گھر میں تھوڑا سا وقت نکال کر پڑھ سکتا ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

وادی نیل میں مسلمانوں کی عظیم الشان تاریخ کا قابلِ فخر واقعہ ہے ہندوستان کے انہماز ادیب صحافی اشرف بھوپالی نے ناول کو روپ دیکر ادب میں ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا

دوشیزہ مصر

محبت اور شجاعت کی وہ حیرت انگیز داستان ہے جس میں رزم و رزم کے دلہن لطافہ بیٹ لکھے گئے ہیں فریدیہ کی جانبازی و سرفروشی، سلمیٰ کی آتش بانی، نسیم کی جرأت و شجاعت شامی افواج کا مصر پر حملہ، سلطان سلیم کی آل اندیشی، فریدیہ دربار شاہی میں، شہزادہ مصر کا عشق، جنوری سرحد پر حملہ، جانباز سپاہیوں کی دھمکنی، آنسو کی داستان، سیکر کا عالم، تیوری پرل، دامن صحرایں انجام عشق، یہ منوات ہیں جن پر لکھا گیا ہے۔ کتابت وطباع عمدہ، جلد تین گروپوں میں قیمت دو روپے آٹھ اٹھ علاوہ محصول ڈاک۔

ہاشمی دوشیزہ

کفر کی زندگی اسلام کی عظیم الشان قوت کا مظاہرہ عیسائیوں کی مسلمانوں پر یلغار، عیسائیوں کی سفاکانہ زندگی جس سے مصروع اور موتیں تک محفوظ نہ رہ سکیں۔ خلیفہ متعصم باہد کی قومی محبت اور خوش بیان کی حیرت ناک داستان جس سے ایمان میں تازگی اور رنج میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے، حق کے آگے سر ہٹنا یا بیکناام۔ مولانا صدیق حسین سرحدی کی اس تصنیف ہاشمی دوشیزہ سے ملتا ہے۔ نزاکت و قوت کو قدر نظر رکھتے ہوئے اپنی اول فرصت میں ہاشمی دوشیزہ کو لکھ کر فراموش نہ ہو جائیں اور معنوی خوبیوں سے پوری طرح آراستہ و پیراستہ طبعات و کتابت بہترین اور دیدہ زیب کاغذ سفید گلیز پر پونڈ بہترین و حسین گروپوں میں قیمت صرف پانچ روپے۔

الغرض

نے ناؤں لگ کر دنیا میں انقلاب بکاردیا۔ ایف، ڈیہو کی اس صحیح ترجمانی کردی۔ حسن اور شہاد کی ہائیوں کو لگا کر اس دل فریب ناول میں آپ کو بے شائبہ لغزش نظر آئیں گی۔ ہائی کی راتوں میں کوئی اور لغزش سر نہ کر کے کوئی بی ناول پڑھئے قیمت صرف دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

نقاب پوش غلام

آستانہ بک ڈپو کی ایک قابلِ قدر پیش کش سال نو کا عظیم الشان تحفہ

آستانہ بک ڈپو کی یہ قابلِ قدر کتاب اسلام کی حفاظت کے لئے تیغ بکف اور کفن

بروروش مسلمان مہاجرین کی شجاعت و محنت کے بے نظیر اور دل آویز تاریخی واقعات پر مشتمل ہے اور اردو کے نامور ادیبوں اور دانشوروں کے جس حیرت انگیز تاریخی افسانوں کا رنگین مرقع ہے جس کے ہر افسانہ میں عشق و محبت کے رنگین دست حسن و جمال کی دلربائیاں، رقیبانہ جنگ، حرفانہ داؤ پیچ، دشمنان اسد خطرناک سازشیں، تلواروں کی جھٹکا لاندہ کر کے دلورہ انگیز نعرے، اعلیٰ کے لڑائی کے لئے مسلمانوں کی سرفروشانہ جدوجہد کے حیرت انگیز واقعات لئے دلچسپ ناولز اور قلمی سلیس و نرم ریز زبان میں تحریر کئے گئے ہیں کہ ہر افسانہ ادب و تاریخ کا ایک عظیم شاہکار معلوم ہوتا ہے جسے ختم کئے بغیر کتاب کا بند کرنا ناممکن اور محال ہے بہترین کاغذ، عمدہ کتابت رنگین و جاذب نظر گروپوں میں مضبوط جلد، قیمت دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

لطائف الشعراء

اگر آپ اردو کے سرکردہ اہل قلم حضرت کی بذلہ سنجی کے اچھوتے

نمونے ملاحظہ فرمائیے چاہئے میں تو آج ہی "لطائف الشعراء" منسلک ہے۔ اس میں "نقش، ناسخ، موزن، غالب، حسنی، مولانا محمد علی، ڈاکٹر اقبال اور علامہ سید ابوالکلام آزاد کے دلچسپ لطائف کو یکجا کر دیا گیا ہے کتابت وطباع عمدہ کاغذ اچھا۔ جلد تین گروپوں میں قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔ علاوہ محصول ڈاک

رضیہ کے خطوط

آپ میں سے کس عورت کا دل نہیں چاہتا کہ وہ جب اپنی عزیز عورتوں کی پیاری

سہیلیوں کو خط بھیجے تو اس کا لڑتا دکھش اور انفا لایے موزوں ہوں کہ پڑھنے والی کے دل پر نقش ہو کر رہ جائیں مگر آج سے پہلے ہر عورت کے لئے اپنی تحریر میں دلکشی پیدا کرنا ناممکن نہیں تھا لیکن اب نئے خط و کتابت کی سب سے بڑی کتاب رضیہ کے خطوط سے اس زبردست کی کو پورا کر دیا ہے جدید طرز پر دلی کی لگائی زبان میں خطوط نویسی کی یہ بے مثل کتاب ہے۔ یہ کتاب تاجدار سخن رضیہ سلطانہ مہن بلو کی تصنیف ہے جن کا درجہ صفت اول کے انشا پردازوں میں تسلیم کیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ خوب صورت ٹائٹل ۲۰ صفحات پر پھیلائی ہوئی اس بے نظیر کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔

بادۂ عرفان

یہ اردو زبان کے ایہ ناز شاعر مولوی صدر الدین احمد صاحب صدر کے مجدد آفریں کلام کا ایک

دلکش مجموعہ ہے جس میں از اول تا آخر سوز و گداز، درد و آواز شیفنگی و فریاد کی جگہ ہے۔ ہر عنوان ایک افسانہ دروازہ نالہ فراق ہے ہر عنوان کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کا دل عشق و محبت سے معمور ہے۔ بادۂ عرفان درحقیقت ایک اسم با اسمی کتاب ہے۔ "بادۂ عرفان" میں ایسی نظمیں پیش کی گئی ہیں جو خالص مذہبی اور اصلاحی رنگ میں اپنا جواب نہیں دیتیں۔ کتابت وطباع نہایت دیدہ زیب، کاغذ سفید عمدہ، جلد خوب صورت مع گروپوں میں صفحات ۲۴۸۔ قیمت تین روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

آستانہ بک ڈپو، پوسٹ بکس نمبر ۲۰۶ جامع مسجد دہلی

اردو نا آصف علی

سکیم اردو نا آصف علی کو دہلی کی پہلی کارپوریشن
کامیونٹیٹھب کیا گیا ہے ان کے مقابلہ میں جن سنگھی
امیدوار لالہ ہری چند تھے جو ۲۸ کے مقابلہ میں
۵۶ ووٹوں سے ہار گئے۔

سکیم آصف علی ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے ۱۹۳۲ء
میں دہلی کے مشہور پیرسٹر اور رہنما سید محمد آصف علی
بار ایٹ لیس شادی ہوئی اور انھوں نے اپنے
شوہر کے دوسرے بدوش ہندوستان کی قومی جد
میں حصہ لینا شروع کیا پہلی بار ۱۹۳۳ء میں جیل گئیں
بناوٹ کے الزام میں آپ پر مقدمہ چلا یا گیا اور
ایک سال کی سزا ہوئی جس وقت گاندھی اردن
پکٹ ہوا اور کانگریس رہنماؤں اور وکروں کو
رہا کیا تو انھیں اس وقت رہا نہیں کیا گیا بلکہ
انھیں اس وقت رہا کیا گیا جبکہ انھوں نے
پوری سزا کاٹ لی اسکے بعد ۱۹۳۷ء اور ۱۹۴۷ء
کی انفرادی سستیہ گروہ کی تحریکوں میں آپ جیل گئے
اور مہاتما گاندھی نے آپ کو انفرادی سستیہ گروہ کے
لئے منتخب کیا جب ۱۹۴۷ء میں ہندوستان میں
ہندوستان چھوڑ دو کی تحریک کا آغاز ہوا اور تمام
قومی رہنماؤں کو جیلوں میں رکھ دیا گیا تو سکیم
آصف علی نے روپوش ہو کر کام کرنا شروع کیا
اور ملک میں ایک انقلابی بہرہ بردار کی اور کانگریس
کی سی آئی، بی اور پولیس کو وہ جھکے نہ کر وہ
ڈنگے لگے لیکن آپ کو گرفتار کرنے میں کامیاب
نہ ہو سکے چنانچہ آپ کی گرفتاری کے لئے دہلی گورنمنٹ
اور مرکزی حکومت نے افغامت مقرر کئے۔
لیکن بے سود رہا۔ نہ تو آپ ہاتھ آئیں نہ آپ کے
متعلق کوئی خبری کر سکا۔ اسی جدوجہد کے دوران
آپ کا دوسرے انقلابی اور روپوش رہ کر کام
کرنے والے رہنماؤں شری جے پرکاش رائے۔
اچھوت پٹور دھن اور ڈاکٹر دیپسے رابطہ قائم ہو
سکے ہیں جب ہندوستان کے نام نومی کارکن رہا
کر دیئے گئے اور بہت سے روپوش کارکن وارنٹ
منسوخ ہونے پر باہر آ گئے تو اردو نا آصف علی کے نہ
وارنٹ منسوخ ہوئے نہ وہ باہر آئیں اس سلسلہ میں
مولانا آزاد کے اس وقت کے واسرائے لارڈ پولی
کو توجہ دلائی تب آپ کے وارنٹ منسوخ ہوئے اور
آپ دہلی کے رام لیلامیدان کے عظیم الشان ہتھیالیہ
حبسہ میں نمودار ہوئے۔

اسکے بعد آپ کانگریس میں سوشلسٹ گروپ کی
رکن بن گئیں اور جب آزادی کے بعد سوشلسٹ کانگریس
سے علیحدہ ہوئے تو آپ بھی کانگریس سے علیحدہ ہو گئیں
مگر بعد ازاں اختلافات کی بنا پر سوشلسٹ پارٹی سے
بھی آپ علیحدگی اختیار کر لی اور کمیونسٹ پارٹی میں
شامل ہو گئیں مگر آپ کے انقلابی ذہن کو وہ ماحول بھی
راس نہ آیا اور اب چار برس سے آپ غیر سیاسی
غیر جماعتی زندگی گزار رہی ہیں۔





شری جے پرکاش نراشن کے نام

جے پرکاش جی - آداب



وزیر عظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو کے نام

پنڈت جی - آداب

میرٹھ مظفر نگر کے کانگریسی ورکرز کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا۔ وہ ایسے ہیں کہ اگر کانگریس انہیں پلے باندھ لیں تو یقیناً جانتے کانگریس کا کلیان ہو جائے اور آج کانگریس میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں اور اس کی وجہ سے حکمرانی اور سرکاری نظام میں جو دن رات خرابیاں پیدا ہوئی اور برہمنی جا رہی ہیں وہ ختم ہو سکتی ہیں لیکن کیا کانگریسی ان پر توجہ دینگے؟ ایسا نظر نہیں آتا۔

پنڈت جی آپ کی تقریر کو سن کر ان لوگوں کا کام کر سکتی ہے جو بخار کا واحد علاج ہیں لیکن ان تلخ کولوں کو جزیرہ بھی نہیں لٹی ہوئی کانگریسی لیٹ جلیں گے یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ہمارے خیال میں ان کے لئے ان کا مکمل طور پر بہت مشکل ہے البتہ ایک کار سے سادہ دوسرے کان سے آڑا دینا بہت آسان ہے اور انہوں نے یقیناً اس کا کیا ہو گا۔ آپ نے بجا فرمایا کہ کانگریسیوں نے اپنے دوستوں کو ٹکٹ دیا اور اب اس مسئلہ کا لئے کانگریس سے تعلق قائم کیا ہوا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ خود کانگریسی ایک دوسرے کے مخالف بنے ہیں اور کانگریسیوں کی وہ روح بڑی پیچھے لے تنگ کو آزاد کرانا تھا۔

آپ نے حال ہی میں کانگریس اور پرجا سوشلسٹ پارٹی کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہم اگرچہ کلی طور پر ان سے متفق نہیں ہیں لیکن یہ بھی نہیں کہ انہیں نظر انداز کر دیں اور نہ ہم اس خیال کو کیسے قلمبند کرتے ہیں اس لئے کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ کانگریس اور پرجا سوشلسٹ پارٹی اگر متحد ہو جائیں تو ملک بڑی تیزی سے ترقی کر سکتا ہے۔ کانگریس کو ہم ملک کی سب سے مضبوط اور سب سے بڑی جماعت سمجھتے ہیں اور پرجا سوشلسٹ پارٹی میں وہ لوگ شامل ہیں جو آزادی سے پہلے کانگریس ہی کا ایک حصہ تھے اور جنہوں نے کانگریس کو کانگریس بنایا تھا اور آپ بھی ان میں سے ایک ہیں مگر آزادی کے بعد کانگریس کی روح اور دل و دماغ تو ختم ہو گیا یعنی کئی سرکردہ لیڈر راجی ملک عدم ہو گئے (در بہت سے اس کے آڑے ہوئے سپاہی) اس سے کنارہ کش ہو گئے ان کے جانے ہی کانگریس میں کچھ خود غرض اور اقتدار پرست گھس آئے۔ جنہوں نے اپنی سرگرمیوں سے کانگریس کو کانگریس نہ رہنے دیا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ملک کی پوری سیاست کو گندہ کر ڈالا اور آج پنڈت نہرو اسپر اظہار تاسف اور اس کا ماتم کر رہے ہیں اس لئے اگر پرجا سوشلسٹ پارٹی کانگریس کے ساتھ متحدہ محاذ بنائے اور کانگریس سے گندہ عنصر نکال دیا جائے تو ملک کی سیاسی صحت بھی اچھی ہو جائے اور ترقی کے وہ

منصوبے بھی جلد پورے ہو سکیں جنکی راہ میں آج دشواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مگر جے پرکاش جی اس نے لئے سب سے پہلی اور ضروری چیز یہ ہے کہ آپ سرگرم سیاست ہوں اور اپنی قیادت میں پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لئے کانگریس کے ساتھ خمد قائم کریں لیکن اگر آپ خود میدان سیاست میں آکر اس متحدہ محاذ کی باگ ڈور نہیں سنبھالتے تو پھر محاذ آرائی کا مشورہ بے سود ہے۔

جے پرکاش جی عجیب بات ہے کہ جس چیز کو آپ مفید سمجھتے ہیں اس کے حصول میں خود کوئی حصہ لینا نہیں چاہتے اور جب آپ خود اس میں حصہ لینا نہیں چاہتے تو ظاہر ہے کہ دوسرے اس کے لئے کیسے آمادہ ہونگے اس کا کام اگر آپ مفید سمجھتے ہیں تو پھر آپ کیسی کیلئے جیون دان کرنا ہو گا۔ بصورت دیگر ملک میں جو طوائف الملکی اور سیاست میں گندگی پکڑا رہی ہیں ان کا دور مستقبل کا مورخ اس کیلئے ایک بھی ذمہ دار نہیں ہو گا۔

بعد کانگریس میں آنے والوں کی ہے تقریروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا تو پھر آپ کوئی عملی قدم کیوں نہیں اٹھاتے اور کانگریس کو ایسے کانگریسیوں سے کیوں پاک نہیں کرتے جو کانگریس کی بدنامی کا موجب بن رہے ہیں اس سلسلے میں کوئی عملی قدم ضرور اٹھائیں گے۔ (آپ کا نیا زمندا پتہ)

رضی بدایونی :-

داستانِ فرقت

مرتب پیر پنجویں میں بھی نام تھا نہارا
میرٹھ مظفر نگر کے کانگریسی ورکرز کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا۔ وہ ایسے ہیں کہ اگر کانگریس انہیں پلے باندھ لیں تو یقیناً جانتے کانگریس کا کلیان ہو جائے اور آج کانگریس میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں اور اس کی وجہ سے حکمرانی اور سرکاری نظام میں جو دن رات خرابیاں پیدا ہوئی اور برہمنی جا رہی ہیں وہ ختم ہو سکتی ہیں لیکن کیا کانگریسی ان پر توجہ دینگے؟ ایسا نظر نہیں آتا۔

پنڈت جی آپ کی تقریر کو سن کر ان لوگوں کا کام کر سکتی ہے جو بخار کا واحد علاج ہیں لیکن ان تلخ کولوں کو جزیرہ بھی نہیں لٹی ہوئی کانگریسی لیٹ جلیں گے یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ہمارے خیال میں ان کے لئے ان کا مکمل طور پر بہت مشکل ہے البتہ ایک کار سے سادہ دوسرے کان سے آڑا دینا بہت آسان ہے اور انہوں نے یقیناً اس کا کیا ہو گا۔ آپ نے بجا فرمایا کہ کانگریسیوں نے اپنے دوستوں کو ٹکٹ دیا اور اب اس مسئلہ کا لئے کانگریس سے تعلق قائم کیا ہوا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ خود کانگریسی ایک دوسرے کے مخالف بنے ہیں اور کانگریسیوں کی وہ روح بڑی پیچھے لے تنگ کو آزاد کرانا تھا۔

امروافہ بہ ہے پنڈت جی وہ کانگریس تو اسی دن مر گئی تھی جس دن ناقص رام کا ڈس سے نے ہاتھ لگا کر اندر کے سینے پر تیرے گولیاں داغی تھیں۔ اور اب جو کانگریس ہے وہ صرف اسی مقصد کی رہ گئی ہے کہ جو ٹکٹ حاصل کر لیں جو انہیں کچھ عہدے جو جھپٹ لئے جائیں اور ان میں ناکامی ہو تو ایک دوسرے کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹیں اور اقتدار کی ایسی جنگ شروع کریں کہ جنگ کے پھیلنے سے بھی پناہ مانگنے لگیں اور اس کا ثبوت پناہ دے دی۔ راجستھان - پنجاب - میسرور اور یوپی میں بہ آسانی مل سکتا ہے۔ ان حالات میں ہم پوچھتے ہیں پنڈت جی کیا آپ کانگریس کو لوں اپنے ہاتھوں تباہ ہونے دیکھیں گے کیا اس کا کوئی علاج ممکن نہیں ہے؟ ان کانگریسیوں پر جن میں بہت بڑی اکثریت ہے

نہ رضی تھریٹ کے گاہک سیر اہل اہل
لے ڈوبنے کی خاطر کسی موجد نے پکارا

جماندیدہ کے قلم سے

جام بلف



مسٹر کٹائی مار کے کا خط

جے جند بھان ہمارے
بڑا ہوس الیکشن بازی کا نہ جانے کس نے یہ ایجا
یا تھا خواہ مخواہ آپ جیسے امبی انسان کو بار بار بھجلی کر
موم بننا پڑا آپ کی شخصیت اور یہ کہ لکھنؤ اور مودھا
والے کیا تھیں اگر سمجھتے تو یوں پے درپے ناقدی کا
ثبوت کیوں دیتے ماہ آج آپ جیسا آدمی اٹھلستان
میں ہوتا تو چرچا ہوتا۔ دس میں ہوتا تو خوشی ہوتا۔
اٹمی میں ہوتا تو سوسنی ہوتا مگر افسوس کہ وہاں نہ ہوا۔
اور لکھنؤ میں ہوا اور صرف جند بھان گپتا ہوا۔ اس
درجہ قوم کو خدا عذاب مگر نہ عطا کرے جس نے
آپ کی قربانیوں کا یہ صلہ دیا کہ آپ کو دوبارہ الیکشن
میں مریا کو یادداشت سے روکنا اسی کے ہاتھ میں تو
ہے۔ یہ تو اپنے چاہا ہی نہیں ورنہ وزارت وہ تو وہ
پڑی تھی اور اب بھی آپ کے چشم و ابرو کے انشا سے
پرستہ ہونا نہ چاہی ایک نہیں دس وزارتیں آپ کے قدموں
بروز مل سکتے ہیں۔ میری ناقص رائے تو یہی ہے کہ آپ
الیکشن لڑ کر وزیر بن کر خیال چھوڑ دیجئے مگر اس بار
وزیر بن کر الیکشن لڑ کر دیجئے پھر آپ کو تیرہ مل جائیگا
کہ قوم کل طرح و دوڑوں کے سبڈل آپ پر چھپا ور
کرتی ہے۔

گپتا جی جند بھان ہمارے آپ کو اس شکست
الانے شکست پرانوس نہیں ہونا چاہئے۔ آپ تو
اس جیونٹی سے سنی لیں جس تیرہ جیسے میں اللہ
مکروا نے سنی سکھا تھا مگر جیونٹی سو بار دانے کر
دو بار پر چھنے کی کوشش میں سودی بار کا مینا بستی
ہے اور تیرہ ساتویں جگ میں کامیاب ہو سکتے تو
کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپ سات الیکشن لڑیں۔ ابھی
آپ دو الیکشن ہائے جی ابھی آپ کے کم از کم چار الیکشن
اور دس ملے جائیں اور ساتویں الیکشن میں کامیاب ہو کر
اپنا طرزِ مذہبی اور فتح کے جھنڈے گاڑنے جائیں۔
آپ کو یہ ملے کر لیا جائے کہ اب بولی میں جیسے بھی معنی تھا
ہو گئے آپ ان سب میں کھڑے ہو گئے تا آنکہ آئندہ عام
انتخابات سے پہلے اپنی زندگی پارٹیاں آپ کی جدوجہد پر
کھا کر آپ کو بلا مقابلہ کامیاب کرانے کے لئے خود ہی
ماسہ صاف نہ کرے نہ جیسے امید ہے کہ آپ ہر

الیکشن میں یونی مرد میدان بن کر تے سب تو پھر اپوزیشن
پارٹیاں آپ کا مقابلہ کرنے کرتے عاجز آ کر خود ہی
ہاتھ جوڑ کر کہیں گی۔ گپتا جی ہمارے سب باز آئے
اس الیکشن سے اٹھا لو وزارت اپنی۔

گپتا جی آپ جبار میں مجھے امید ہے کہ یہ بیماری ناکامی
کا اثر نہ ہوگی۔ حد کرے آپ جلد ہی رو بہ صحت ہو کر پھر
سیدان تو جوڑیں آجائیں اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ کیلئے
وزارت کوئی وجہ عزت ہے بلکہ آپ وزارت کے لئے تیار
غور و ناز ہو سکتے ہیں خوب کہا ہے جاسوسی نے اندیشہ
ویر ہر جا کہ تشنید وزارت است

اور آپ پر تو بھگوان کی قسم ایسا چپاں ہوا ہے چچا
کا قول جیسے سولہ آئے آپ ہی کیلئے کہا گیا تھا ایک وزارت
میں ہونے سے وزارت کے باہر رہ کر وزارت لڑ کر
باعث افتخار ہے۔ مذکور وزارت میں کس گریڈ کا پانی
سات سو روپی کے لئے اپنی مٹی جواب کرنا مکان کے باہر
پسین کا پیرہ لگوانا آزادی کے دور میں قیہ ہو جانا آخر
کہاں کا ٹنگ ہے۔

گپتا صاحب اور یہ تروکی سنگھ آپ کے چچے خواہ مخواہ
کیوں پڑ گئے ہیں کہ سائی کی طرح چھپے ہوئے ہیں۔
لکھنؤ میں تو آپ کو خود ہر ایسا بیان سو بائیں ایگے رت
سے ہر دوا دوا صاحب وہ یہ اچھے مرد ہیں جو اپنے
ہم جنس کو یوں ایک عورت سے دلیل کر کر قہقہے لگا
رہے ہیں مجھے نوان ہوتا تھا فدا رہا ہے کہ جو جی جاتا
ہے کہ شکست تو ایک عورت کے ہاتھوں آپ کو ہوئی،
مگر چھوڑ بھاری میں میں ڈوب مروں۔

خیر صاحب یہ تروکی سنگھ تو بہت ہی طرح
چھپے پڑ گئے ہیں اب انھیں سمجھو رہا تندرستی سے کوئی وزارت
وزارت دلو اگر الگ کیجئے ہٹا لے بھی کیوں بھڑک کر لکھی
ہے ان کے کہنے کو میں وزیر نہ جانتا تھا جو آپ وزارت
سنبھالے۔ ہماری کوئی اجارہ داری ہے ہم تو صرف
آپ کی خدمت کے لئے یہ بوجھ لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔

جند بھان جی ہمارے اب ایک بار پھر آپ سے
یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ولی توڑ کر دور
ہٹ کر نہ بیٹھ جائیں ہر معنی انتخاب لڑیں میں آپ
کی بہت بڑا حالے کو ہر خط لکھتا رہوں گا۔ بھگوان بھلی کر گیا
”آپ کا کٹائی مار کے“

سوال و جواب

میں ستر چھ اچن لائی۔ وزیر اعظم ہر بار ہٹا کس نوہ اور انو
وزیر اعظم خیال مسٹر کوڑالا۔ وزیر اعظم جیکو سنا کیہ مسٹر
سو تو وکی۔ وزیر اعظم برہانہ مشرا پٹن اور مسٹر میکین
وزیر اعظم پو لینڈ کنیز۔ آسٹریلیا کی آمد تو میں یاد ہے۔

میں: اکثر اخبارات میں شائع ہوتا ہے کہ فلاں شخصیت
کو کارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ یہ کارڈ آف آنر کس کو
کہتے ہیں۔ (غفار حسن مداس)
ج: یہ فوجی سلامی کا نام ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا
کہ فوجی دستہ آفیشل کھڑے اور سرز مہمان بازو پر
اس کے سلسلے سے فوجی انداز میں گزرتا ہے۔

میں: دنیا کی سب سے بڑی خبر رساں اخبار کیا کوئی
ہیں۔ پی ڈی آئی اور دلائل کا ہندستان میں کیا ہے۔
(مرزا احمد شاد بیگ محبوب نگر)
ج: ہندوستان میں رائٹ با کام نہیں کرتی۔ پی
ڈی آئی کا پتر پارلیمنٹ اسٹریٹ پی ڈی ہے۔ پی ڈی
آئی کا راترے تعلق ہے۔ اسی کے ذریعہ ملکی خبریں
ہندستان میں پہنچتی ہیں دوسری بڑی خبر رساں اخبار
تیس۔ آنا د فرانس میں۔

میں: کثیر کے متعلق سلامتی کونسل کی منظور کردہ وجہ
ذیل قراردادوں کا منقہ کہاں سے مل سکتا ہے۔

- (۱) قرارداد مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۴۸ء
 - (۲) قرارداد مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء
 - (۳) قرارداد مورخہ ۵ جنوری ۱۹۴۹ء
- (مرزا احمد شاد بیگ محبوب نگر)
حکومت ہند کے پریس انفارمیشن بورڈ سے شاید
دستیاب ہو سکیں۔ ایک خط پرنسپل انفارمیشن آفیسر
کو لکھ دیجئے۔

میں: میرے طنزیہ مضمون پھیل کر کیا بنایا۔
(خالد عرفان بنگلور)
ج: دلائل میں لگا ہوا ہے۔

میں: سنہ ۱۹۵۷ء مولانا آزاد مرحوم کی رحلت کے بعد
دو شخصے ہا کر ایک نثریالی کے اور دوسرا پرفیسر کبیر
کے سپرد کر دیا گیا ہے اور یہ دونوں راجیہ سبھا کے
رکن ہیں۔ یہ کہاں تک ٹھیک ہے۔

(قطب الدین تاج ہوکسیری)
وزارت کے دو شخصے تو آئے، خود ہی تسلیم کر رہے
ہیں اس لئے وزارت خالی کہاں رہی۔ راجیہ سبھا
کا ذکر کہے غالباً آپ پارلیمنٹ میں مولانا کی خالی
سیٹ کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں بلو اب
وہ بھی پڑ ہو جائے گی اس جگہ کا ضمنی انتخاب ہو رہا ہے
اور انکو جس نے اس جگہ پر ہی سنگھ کے سابق صدر پارت
مولی جند شرا کو اپنا امیدوار نامزد کیا ہے۔

میں: سرکار و نا آصف علی حسن کا نام دلی کی میر شپ
کے لئے کیا جا رہا ہے کس پارٹی سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیا وہ
میر منتخب ہو سکیں گی۔ (محمد نصیر دلی)
ج: انتخاب ہو چکے وہ دلی کی پہلی میر منتخب ہوگی
ہیں۔ ان کا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے وہ
ایک آزاد امیدار کی حیثیت سے کارپوریشن کے لئے الڈ
میں منتخب ہوئی تھیں اور آزاد امیدار ہی کی حیثیت میں
میر منتخب ہوئی ہیں۔

میں: میں نے پہلے اور دوسرے مضمون چاند پر روشنی
ڈالنے، انما و تیسرا چاند وہ کب تک پھوڑا رہے۔
(عبداللہ لک آوری بھوپال)

ج: چاند چاند تو پہلے ہی گر چکا تھا اب اطلاع آئی ہے کہ
دوسرا چاند بھی گر پڑا ہے۔ ماسکو پڑی کی اطلاع ہے کہ
دوسرے چاند نے دن کے گرد ۲۳ جگہ لگے ہیں۔
یہ دوسرا چاند ۳ نومبر ۱۹۵۷ء کو خط میں چھوڑ گیا تھا یہ
سب سے بڑا مضمون چاند تھا اس کی رفتار ۱۱۰۰ میل
فی گھنٹہ تھی اس کا وزن ۱۱۰ پونڈ تھا خیال کیا جاتا ہے
کہ یہ امریکی کے مشرقی ساحل کے قریب کسی جگہ گرے۔

میں: پچھلے دنوں کئی صوبوں کی کانگریسی حکومتوں کا
استقفا اور گورنر کی خبریں آتی رہی ہیں کون کون سے
صوبے کی حکومت مستفی ہو گئی ہے۔ ذرا تفصیل سے
بتائیے کہ اب کیا صورت ہے۔

(راشد علی صدیقی ناگور)
تفصیل میں نہ جانتے کوئی وزارت مستفی نہیں ہوئی
ابھی تک البتہ حالت یہ ہے کہ
تن ہر داغ داغ مشرقیہ کا کہا ہم

میں: جہاں آزادی کے بعد ہندوستان میں کس کس ملک کے
بادشاہ یا سربراہ آئے اور کس کس کے وزیر رہے۔ سب کی
تاریخیں لکھیے۔ (غفار حسن مداس)
ج: ہر شخص تو حکومت ہند کے ہر اطلاع و نشریات
سے طلب کیجئے۔ ہم نے کوئی ریکارڈ نہیں رکھا البتہ جگہ
نام میں یاد ہیں وہ سنہ ۱۹۵۷ء سودی عرب کے شاہ سعود
یران کے شاہ محمد رضا شاہ، افغانستان کے شاہ زار شاہ
پاکستان کے گورنر جنرل مشرف غلام محمد، نیپال کے شاہ
تری بھو، انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو، مصر کے
صدر جمال عبدالناصر، شاہ اجی سینا سیلی ایلی سی، بونو سلاو
کے صدر مارشل ٹیو، جاپان کے دینام کے صدر ہوجی منہ۔
صدر شام مشرقی۔

وزیر اعظم پاکستان مشرقات علی، مشر محمد علی، وزیر
اعظم افغانستان سردار محمد ہاشم اور سردار محمد اودخان
آریہ اعظم روس مارشل بگنن، وزیر اعظم سعودی عرب عبد
عزیز، وزیر اعظم سوڈان امین ہادی، وزیر اعظم انڈونیشیا
سوکارنو، وزیر اعظم برونائی مشر وادو جو، ڈاکٹر حق۔
وزیر اعظم فلپائن فرنانڈو، وزیر اعظم ملائیشیا ڈاکٹر علی

فقیر بادشاہ ایم، اسے کس خوبی

آغا حیدر حسن مرزا

اگر کوئی شخص تہمت جہوں کی آخری یادگار دیکھنے کا خواہش مند ہے یا مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کا زندہ انسانیکو پیڈیا بلا خط کرے گا آرزو مند ہے تو چاہیے کہ وہ حیدر آباد میں حلی پس بزرگ منبرہ کے محلوان پر تالاب کے کنارے ایک خوبصورت محل اور اس کے روڑے فیکس عمارت اور اس سے کچھ اگے ایک قدیم طرز کے مکان کے اندر حالی دار درانہ میں پرانی وضع کی چار پائی یا آراستہ بیلاستہ فرش پرکتاہوں کے مطالعہ میں یا پان چلتے ہوئے فلیکسوں کی آٹھ پیر میں یا بطیفہ میں نوا آرام فرماتے ہوئے دیکھیں اور وہ ہیں آغا حیدر حسن مرزا۔

حضرت آغا سے میری پہلی ملاقات ۱۹۵۷ء میں نظام کلج حیدر آباد کے میں میں ہوئی۔ یوں تو اس سے قبل دو ایک مرتبہ انھیں روایت دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا لیکن اب جب شرف یاز کا موقع نصیب ہوا تو صاحب والے بڑی عمدہ پیشانی سے ملاقات فرمائی۔ مسکراتے، ہنستے اور خوشی بھرے چہرے سے کہتے ہوئے کہا کہ اگر رحمت نہ ہو تو مہار سے آستین لے کر ایک چلو ناندہ لایا ہے۔ درآنکھیں، نور ساتھ بولیا۔ بڑا زاد آغا صاحب کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا زمانہ تھا۔ آپ کی تحریر اور اعلیٰ قدر کے متحرک لڑا بہر لڑا بہر معطر حسین خان صاحب بہادر حیدر آباد پولیس ایجنٹ کے درمیں حرامت میں تھے۔ کس ملاقات میں حضرت آغا صاحب سے تقریباً دو گھنٹے تک بہت سی دردناک اور دکھناش پیرائے میں پولیس ایجنٹ کے حالات، اپنے داماد کے قتلے اور گھر گراش زمانہ کی باتیں دیتے رہے۔ اس کے بعد سے میں آغائی ہو گیا۔ اس وقت سے آج تک جب بھی مجھے حیدر آباد جانا پڑتا ہے تو حضرت آغائی ملاقات میں میرے اپنے پر وگرام میں شامل رہتی ہے۔

ایک دفعہ دسمبر ۱۹۵۷ء میں اسلام آباد کے ایک کزن کی ڈاکٹرنجوبی کے سلسلے میں مجھے حضرت آغا صاحب بارہ بندہ روزہ بننے کا موقع نصیب ہوا۔ پھر ایک مرتبہ آپ کے ہمراہ کراچی سے کراچی، سدر پور (تاریخی مقام ضلع نڈیم) اور تربیتی ملک سفر کرنے کی سعادت میسر آئی۔ اس کے بعد حضرت آغا کو قریب سے دیکھنے اور ان کی حاضری میں رہنے کے بہت سے مواقع ملے۔ یوں مجھے حضرت آغائی طرز زندگی، ان کے حالات اور زندگی کے اہم واقعات معلوم کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ جو کچھ کہ میں نے خود ان سے اور ان کے اپنے غریبی دوست صاحب سے سنا ہے اور پھر ان کے اپنے منہ میں سے اتر لیا ہے وہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

حضرت آغا کا رشتہ کئی گز یوں سے اور گز سے مالگیر ہے جاتا ہے۔ آپ کے دادا جان حالی جاہ

تھا۔ حیدری بیگم صاحبہ بڑی حوصلہ مند، مہذب پرور اور نیک سیرت خاتون تھیں ان کے ہاں دلی اور اس کے اطراف واکٹاف کے رئیسوں اور امیروں کی معصبت زہ میں یقیناً شہزادیاں اور قزاق نادیاں زندگی کے دن گذار رہی تھیں۔ بیروں میں بہت کم آدمی تھے حضرت آغا کے علاوہ صرف دو ایک مرد خاندان میں رہ گئے۔ آغا صاحب کو کہیں میں کہیں باہر ملنے کی اجازت نہیں تھی ہمیشہ محل میں رہ کر کرتے تھے۔ چنانچہ صفیر سے سنہ ۱۹۰۷ء کا ماحول ہی نصیب رہا یہی وجہ ہے کہ ان کی زبان میں زمانہ زبان کی جھلک آج تک بہت نمایاں ہے۔

آپ کو چھپن ہی سے علم کا شوق رہا ہے۔ پہلے پہل آپ انگریزوں کی اسکول میں داخل کے گئے۔ یہاں روزہ ان کی تربیت کا واسطہ بنا۔ آپ سے پیش آیا۔ اس زمانہ میں اس مدرسہ میں پہلی جماعت کو پڑھانے والے ایک استاد مبارک علی نامی تھے جنہوں نے پہلے ہی روز آغا صاحب کو الف کا سبق پڑھایا اور کہا کہ کون الف تو آغا صاحب نے بول کہا کہ الف الف اور پھر انھوں نے کہا الف کہو تو آغلے بھی کہا الف کہو۔ اب کیا تھا استاد صاحب کو خوب طیش آیا بہت آگ بھڑک گئے اور آغا صاحب کو چپٹے گئے اس زمانہ کے دستور کے مطابق آغا صاحب کے ساتھ ایک دوا اور ایک آچا بھی مدرسہ گئے تھے۔

آغا صاحب کو چپٹے ہونے کا دھک نہ سکی۔ استاد اور شاگرد کے بیچ میں آگئی اور مولوی صاحب کو بڑا بھلا کہتی ہوئی آغا کو گھر لے کر چلی گئی۔ اس واقعہ کے بعد ایک سال تک آغا صاحب مدرسہ نہیں گئے۔ اسی دوران میں ان کی تعلیم کا انتظام گھر پر ہوا۔ خود شہزادیاں انھیں پڑھاتی تھیں۔ قریشی سلطان سے، عربی و عربی سلطانہ سے ذری اور اردو والدہ صاحبہ سے حساب پڑھتے رہے۔

جب ابتدائی اسباق ایک سال میں ختم کرنے کو دو سال دہی انگریزوں کی اسکول میں۔ دوسری جماعت میں داخل کیا گیا۔ جہاں صاحب مولف کے استادوں میں عبدالرحیم صاحب، اکر مراد لوی، مولوی عبدالحی صاحب، مولوی جی، ماسٹر ذاکر حسین، ماسٹر فاطمہ علی، ماسٹر تیار حسین، مولانا محمد بارون زکری، حجاز شاہ باب الدین، ماسٹر فضل الدین، ماسٹر محمد، ماسٹر منظور حسین، ماسٹر عطاء الرحمن صاحب قابل ذکر ہیں اور ان اساتذہ کا آغا صاحب کی تعلیم و تربیت میں بڑا حصہ رہا ہے۔

انگریزوں کی اسکول کی تعلیم سے فراغت پانے کے بعد آپ ماسٹر علی علی گڑھ تشریف لائے۔ انٹر میڈیٹ کورس میں فارسی اور پنجابی آپ کے خاص مضامین تھے اسی دوران میں خانگی طور پر انھوں نے علم مغربی بھی پڑھ لیا۔ ایم۔ اے میں فارسی اور فلسفہ آپ کے اختیاری مضامین تھے۔ ایم۔ اے میں فارسی خصوصی مضامین کے کر تعلیم پاس تھے کہ ان کو پڑھنے کا زمانہ آیا اور آپ تعلیم سے دامن ہو کر حیدر آباد محل آئے۔ یوں تو مسئلہ فلسفہ سے آپ کا حیدر آباد نا اہل فارغ ہو گیا تھا لیکن جب آپ ۱۹۱۷ء میں حیدر آباد تشریف لائے تو

مستقل طور پر سہیں کے ہو رہے۔ علی گڑھ کے قیام کا زمانہ آپ کی زندگی کا ایک بہت ہی سنبھرا زمانہ ہے۔ سہیں سے ان کی شہرت کی داغ بیل پڑی اور سہیں سے ان کی ملاقاتیں اکابر ملت و قوم سے شروع ہوئیں۔ اساتذہ علمی، ڈاکٹر حبیب، ڈاکٹر حبیب، رفیع احمد قدوائی، احمد علی الدین آل ہا، ڈاکٹر سلیم الزماں، دود شوخ وغیرہ آپ کے علمی گروہ کے ساتھی ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب پروفیسر رشید احمد صدیقی صاحب، غلام محمد سامی گورنر جنرل پاکستان، اقبال احمد خاں سہیں، اوگہ زب خاں اور ملک عرسیت صاحب بڑا بڑا غور شاہد احمد

خاں آپ سے دو ایک سال سینیئر تھے ہیں اور فاضل نیاقت علی خاں اور پروفیسر محمد ایچ جونیئر تھے۔

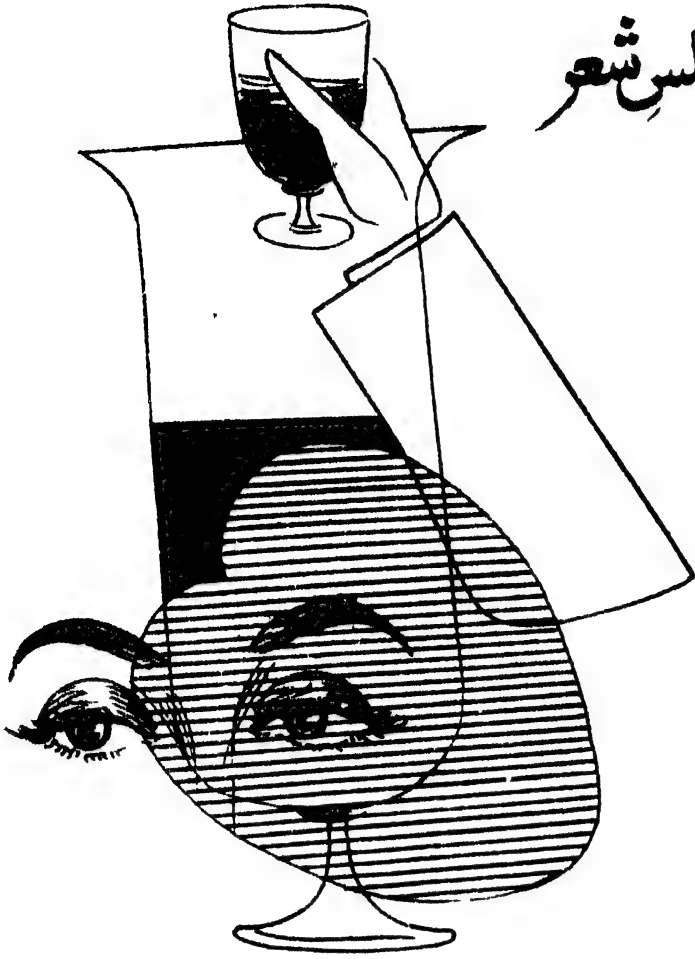
اقبال احمد سہیں نے حضرت آغا اور پروفیسر رشید احمد صدیقی صاحب سے ایک دفعہ دانش کی کھلی گڑھ ممبران کے لئے صفائیں کھیں۔ اس وقت آغا صاحب سال اول میں تھے اور رشید صاحب سال دوم میں۔ دونوں نے ایک ساتھ بھیکہ مضمون لکھا۔ آغا صاحب نے سر جی ٹائیڈ پرادر رشید صاحب نے کسی اور موضوع پر۔ ان دونوں مضامین میں سے آغا صاحب کا مضمون بہت پسند کیا گیا۔ اور اس کے بڑے چپے ہوئے۔ میگزین میں شائع ہوا۔ انگریزی کے مشہور و معروف اخبار پائیز اور ہیرڈور میں اس مضمون کی تعریفیں ہوئیں۔ اردو کے اخبارات اور رسائل میں بھی مضمون دوبارہ شائع ہوا۔ غرض اس زمانہ سے اور اسی مضمون کی وجہ سے حضرت آغائی شہرت بڑھنے لگی۔ ماہرا کرمل علم حضرات صاحب موصوف کی ملاقات کے مشاق رہے چنانچہ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب مرحوم (جہ میں ماسٹر پبلک سروس کمیشن) بھی اسی سربراہی والے مضمون کو پڑھنے کے بعد حضرت آغا کی ملاقات کے لئے بے قرار ہو گئے۔ پھر کار ۱۹۲۰ء میں بمقام مدراس ان دونوں اہل علم حضرات کی ملاقات ہوئی۔ اس مضمون کے علاوہ آغا صاحب نے بعض اور مضامین علی گڑھ کے قیام کے زمانہ میں لکھے جو بعد کو بیکر بونیو ریشی کی جانب سے ایک کتابی صورت میں دہلی پرودہ کے نام سے شائع ہوئے۔

علی گڑھ کے قیام کے زمانے میں آغا صاحب اور صاحبزادے غور شاہ احمد خاں صاحب میں دوستی بڑی کارآمد تھی۔ غور شاہ صاحب سربراہ مسعود کے منصب پر فائز تھے اور آغا صاحب سے ایک مال کے سینیئر تھے دونوں ہم ذالہ ہم خیال تھے۔ آغا صاحب سید زین الدین صاحب کے ساتھ رہتے تھے لیکن آپ کا اکثر وقت آغا صاحب منزل میں غور شاہ صاحب کے ساتھ گذرتا تھا۔ آغا صاحب کے والدہ ماجد کو یہ دوستی پسند نہیں تھی۔ انھوں نے بار بار بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ غور شاہ کی دوستی چھوڑ دو۔ یہ بیچارے کہاں لسنے والے تھے۔ آخر حضرت حسن صاحب نے تنگ آکر بیٹے سے کہا کہ یا تو غور شاہ کے ساتھ ہو جاؤ یا میرے ساتھ آؤ۔ انھیں باپ سے زیادہ دوست پیار سے لگے اور غور شاہ صاحب کے ساتھ ہو گئے

لے یہ محل شاہ جاں کے زمانہ کا ہے۔

لے یہ محل محمد شاہ کے زمانہ کا ہے۔

عکسِ شعر



نفس نہ انجن آرزو سے باہر کھینچ اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ (غالب)

اور اب حکومت لبیا میں چیف آف یونیکہ کے ممتاز
عہدہ پر فائز ہیں اور کوئی پانچ ہزار کے قریب یافت
ہے۔ آپ کے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں
دلایت میں تعلیم پا رہے ہیں۔ سترہ سالہ میر جہزت آغا کی
بیوی کا انتقال ہو گیا۔
حضرت آغا نور اسلام کے زمانہ کی نایاب چیزیں جمع
کرنے کا بڑا شوق ہے۔ چنانچہ خود ان کا اپنا بیان ہے
کہ جو کچھ دولت انھیں ورثہ میں ملی اور جو کچھ انھوں نے
کما یا سارے کا سارا میر و تفریح اور نادر و نایاب چیزوں
کے جمع کرنے میں صرف کر دیا۔

آپ کا بھی ایک بڑا شوق گاہے گاہے زانے کے
بہتر مشاغل میں، انیسویں اور بیسویں صدی
کی گونا گوں اساتذہ کبار کے کتب خانوں، کتابوں، خطوں، تصویروں
اور زانے بارسوں کے علاوہ چھاپا گاہ کے کتب خانوں میں آئین
کرتا اور وہاں کے اہل کمال کا بنا ہوا چٹائی بھی موجود ہے۔ یہاں
کا نام و کھڑے کا نام اور اس کی خوبی، خوبصورتی اور
خصوصیت کے علاوہ بیرون کے طریقے تک آپ صاف اور
سلیجے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ
کون کون سے کپڑے کس قسم کے آویہ بنا کرتے تھے۔
قدیم زمانے کی بیلیگس بھی آپ کے یہاں موجود ہیں۔
ابراہیم تہذیب و تمدن کی مختلف چیزیں بھی آپ کی تلاش
گاہ میں رکھی ہوئی ہیں۔ حضرت آغا نور بیچوں سے عشق ہے
چنانچہ آپ کے پاس تین ہزار بیسویں صدی میں
میں آپ کوئی نہ کوئی خوبی بیان فرماتے ہیں۔ کار و عہد
کی تسبیح جو آپ کے پاس ہے۔ (باقی آئندہ)

شادی بہت زور و شور سے ہوئی اور ایک مدت
مدت تک دونوں دوہا دہن جہازانی صاحب کے ہاں
ہی رہے۔ آج بھی اس ریاست سے آغا صاحب کے
تعلقات ہیں اور ان کی بڑی آدمیت ہوتی ہے
غرض آغا صاحب کی سسرال بہت شریف تھی اور
جی بھی بڑی نیک سیرت اور خوش زبان بھنبی ہوئی
وجہ سے باپ بیٹے میں دوبارہ ملاپ ہوا۔ باپ (سندھ
جن آغا) ولی سے حیرا باد چلے آئے اور یہاں انتقال
فرماتے۔

حضرت آغا کی تہذیب و تہذیب اور لوازم ہیں۔ وہ صاحبزادے
اور تین صاحبزادیاں۔ اب ایک صاحبزادے اور ایک
صاحبزادی بقیہ حیات ہیں۔ صاحبزادے کا نام سرتاج
حسن آغا ہے جو نظام کار میں اقتصادیات کے اہلے
کی تعلیم پاتے ہوئے ہیں۔ صاحبزادی مہر النساء نامی ہیں
جو بڑی اعلیٰ تعلیم ہیں اور نیک بخت بھی۔ ان کی شادی
غفر الملک کے پوتے معتمد حسین خان سے ہوئی ہے۔
یہ جوڑا بہت خوش بخت ہے۔ معتمد حسین خاں صاحب
بڑے زمیندار اور بوسنیا آویہ میں تعلیم سے فارغ ہوئے
کے بعد ریاست ہائے دانگ کے وزیر اعظم مقرر ہوئے
تھے۔ بعد میں بحیثیت کلکٹر حکومت حیدر آباد میں ملازم
ہو گئے۔ آپ میں انتظامی صلاحیتوں کا وہ بھرا ہوا ہے
اور اپنے دور میں بہت ہی نرال مایہ ندر۔ مثلاً عام دی
ہی۔ گوند قبیلے کی آپ نے بہت خدمت کی۔ جب زمانے
نے پٹا لگایا، حیدر آباد میں پولیس اکیشن ہوا تو آپ بھی
اس کی زد میں آ گئے۔ چار سال حراست میں گزارے

و حیدر صاحب عمر آدمی تھے۔ ہاں سال کی ان
کی عمر تھی۔ بڑے قابل حیدر اور خاموش طبیعت کے
انسان تھے۔

آخر ہر ڈلے پرو فیسری کا عہدہ انھیں کو دیا
آغا صاحب اس انتخاب سے بہت خوش ہوئے۔
حیدر صاحب نے انھیں سمجھا یا کہ کھائی و سیر بجائے
ضعیف آدمی ہیں اور آپ بس سالہ جوان ہیں چند
روز صبر کرو۔ جب وہ وطن لے گئے تو پھر یہ جگہ انھیں
مل جائے گی۔ فی الحال میں تین پولیس میں ایک عہدہ
دلوادوں گا۔ چنانچہ حیدر صاحب نے پولیس کے
ناظم کے نام ایک بھیج دی اور کہا کہ ان سے ملو۔ آپ
ناظم کے پاس پہنچے اور پولیس کی، جی کے احکامات
لے کر لوٹ آئے۔

آغا صاحب کو انتظامی معاملات سے بہت کم
دھی رہی ہے۔ وہ اس عہدہ سے بہت گھبراتے رہے
اکثر حیدر صاحب سے گزارش فرماتے رہے کہ انھیں
اس محکمہ سے جلد سے جلد ہٹا دیں اور کسی بارہ کی
پروفیسری دلا دیں۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ تھڑک کر ڈس کمپنی کا
آدمی آپ کے پاس دس ہزار روپے لے کر آیا۔ آپ
سناتے میں آ گئے۔ ہر چند انکار کیا لیکن وہ نہ مانا۔
آخر آغا صاحب یہ رقم لے کر پولیس کھنڈ کے پاس پہنچے
اور سارا حال سنا یا کھنڈ نے مدد فرمائی اور کہا کہ
پولیس کے حکم کو آپ جیسے ولیوں کی نذر ہے اور
آپ میں اس نکرے سے بھاگنا چاہتے ہیں تین سال کی
مدت کے بعد آغا صاحب کو پولیس کے صیغے سے بچکارا
ملا اور جاگیر دار کالج میں دوسروں سے پار دو کے
اسناد لے گئے۔ آپ یہاں بہت خوش تھے جب
وحید الدین سلیم کا انتقال ہو گیا تو آپ نے میر عثمانہ
یونیورسٹی کی پروفیسری کے لئے ایڑی چوٹی کا زور
لگایا لیکن اس مرتبہ بھی انھیں مایوس ہونا پڑا۔ آخر کار
نظام کار حیدر آباد میں آپ اردو کے پروفیسر بنا
دئے گئے۔ آغا صاحب اور نظام کار کے دونوں کا مکمل
جولی دامن کا ساتھ رہا آپ کا شعر میں دلیف لے کر
اس کا سج سے علیحدہ ہوئے۔

آپ کی شادی ایک وضع اور موقع گھرانے میں
ہوئی سردار عبدالعلی صاحب جو بیٹی کے پولیس کھنڈ تھے
بڑے دھیمی اور مالدار آدمی تھے ان کے ایک صاحبزادے
سردار عون علی نامی تھے جو ریاست گوالیار کے وزیر
تالوں رہ چکے تھے۔ ان کی شادی نواب حسن الملک کی
بھتیجی سے ہوئی تھی۔ ان کی ایک صاحبزادی بد النساء
بگم نامی تھیں، جنھیں ریاست گوالیار کی سینئر مہارانی
جہا کو ماجا سندھیا بہت عزیز رکھتی تھیں ان مہارانی
کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس لئے انھوں نے بد النساء
کو گورے لیا۔ گورے کوئی چار سال بھی نہ ہوئے ہائے
تھے کہ جو تیر مہارانی کے ہاں ایک لڑکی تولد ہوئی جس
کا نام کلارا ہاگ لکھا گیا۔ جس کی وجہ سے یہ بہت خوش
ہوئیں اور نیک شگون لگائی۔ اور بد النساء سے
ان کا لگاؤ بہت بڑھ گیا۔ یہ وہی بد النساء ہیں جو
کو چکر آغا کی دہلی میں۔

صغیر صاحب بیٹے پر بہت بگڑے اور بالا خرہ باند
خروج روانہ کرنا بند کر دیا۔ بچہ اسے آقا بہت پریشان
ہوئے لیکن انھیں اکثر ہمیشہ بھروسہ رہا ہے چنانچہ
ٹیوشن پڑھانے کی سوجھی اور قسمت نے بھی یاوری
کی۔ انھیں دو چار بڑے ٹیوشن بھی مل گئے۔ مشہوری
کے ہم پائیکر مہاراجا پاس روپے، مس بیگ ساٹھ روپے
اور ڈاکٹر کانس دس سو روپے ہاؤس کے ماہر تھے، سو روپے
ماہانہ فیس دے کر حضرت آغا سے اردو پڑھنے لگے اور
بھی کچھ پڑھنے لگے ٹیوشن مل گئے تھے۔ سو چار روپے
سورہوں کی آغا صاحب کو یافت ہو گئی۔ پھر انھیں ب
گھر کی کوئی پردہ نہ رہی۔ آغا صاحب اور خورشید
صاحب دونوں کا ساتھ کوئی چار سال رہا۔ مثلاً
میں خورشید صاحب آئی، سی، ایس کا امتحان پاس
کرنے دلایت چلے گئے۔ دہلی کے زمانہ میں وہ
چیف کمنشنر ہو گئے، آغا صاحب اسی زمانہ میں ایم اے
میں تھے۔ نان کوپریشن تحریک کی وجہ سے انھوں نے
بھی علی گڑھ چھوڑ دیا اور حیدر آباد کا رخ فرمایا۔ آپ
جب حیدر آباد تشریف لائے تو سردار مسعود کے
یہاں قیام فرمایا۔ سردار حیدر اور سردار مسعود کے
بڑے گہرے مراسم تھے۔ چنانچہ ایک روز مسعود صاحب
نے حیدر صاحب سے آغا صاحب کا تعارف کرا
دیا۔ اس کے بعد سے حیدر صاحب کے ہاں آغا
صاحب کا آنا جانا شروع ہو گیا۔ اور دن بدن تعلقات
بڑھتے ہی گئے۔

حضرت آغا کو روکین ہی سے اردو زبان سے عشق
میتا۔ اردو ان کا دھنا چھینا تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ
حیدر صاحب سے انھوں نے گزارش کی کہ اگر کسی
اردو کی پروفیسری ہو تو دلوادیں۔ اسی زمانہ میں
عثمانیہ یونیورسٹی میں اردو پروفیسر کی جگہ خالی آئی۔ آغا
صاحب نے بھی درخواست دی اور پروفیسر وحید الدین
سلیم نے بھی آخر ساکشن بورڈ کا اجلاس ہوا۔ دونوں
اسید واروں کو یک وقت بلوا دیا گیا۔ بورڈ میں ہر ایک
حیدر صاحب، بابا سے اردو ڈاکٹر بھی اچھے صاحب
ڈاکٹر نظام الدین صاحب کے علاوہ اردو ایک
صاحبان بھی تھے۔

بابا سے اردو نے آغا صاحب سے سوال کیا کہ
آپ کو کتنی اردو آتی ہے، نو آغا صاحب نے دونوں
ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا کہ اتنی اردو آتی ہے، عبدالحق
صاحب کو گورنگ پور ڈاکٹر نظام الدین نے سوال کیا
کہ آپ کو کتنی فارسی آتی ہے، تو آغا صاحب نے جواب
دیا کہ آپ لوگوں کو چھٹی آتی ہے اس سے زیادہ نہیں
تو کم بھی نہیں۔ آغا صاحب بڑے خوددار اور بے باک
قسم کے آدمی ہیں۔ وحید الدین سلیم کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے کہا کہ یہ تو گاؤں (پانی پت) کے رہنے
والے ہیں۔ انھیں کیا اردو آئے گی اور ان کا لب لبوب
کیا ہوگا۔ انھیں نے جو معائن طالب علمی کے زمانے میں
لیکھے ہیں ان میں معائن کو حیدر صاحب ٹھیک لب و
ہجو سے صاف پڑھیں تو پھر میں دھرت انھیں سو روپے
انعام دوں گا۔ لیکن پورے دسے بھی درخواست کرنے کا
کہ پروفیسری انھیں کو دے دی جائے۔

۵ جون ۱۹۵۷ء، لجنہ لیسوی

فرانسیسی فوجیں الجزائر میں

یہ خبریں تاہم کہ مشہور عربی ماہنامہ البطل سے ترجمہ کیا گیا ہے

فرانس میں فرانس کے وزیر فوجیں الجزائر میں فوجیں
موجود ہیں۔ مملکت اس لئے الجزائر سے علاقہ پر اپنے قبضے
کے رسی فرمان شائع کرے۔ وہیں فوجیں اعلان ہو گیا اور
میں طرح ریسوں کا مابعد ملک ترکوں کے ہاتھوں
سے نکل کر یہ سب کی ایک اسلام دشمن عیسائی حکومت
کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اس وقت میں غیرت من عربی قبائل
کو بہت سخت ناگوار ہوئی جو ہمیشہ سے ان اطراف
ملک لوانا وطن عزیز بنائے ہوئے تھے اور اس خطے کو
اپنی جالوں سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔ انھوں نے
فرانسیسی حکومت کو تسلیم نہیں کیا اور اس کے خلاف کاموں
پیکار ہو کر چلا گئے تھے۔ فرانس کی فوجیں اس
وقت منزل بموٹ کی زیر قیادت تھیں اور یہ پڑھ کر
جہاں اعلان ہوئی تھی تھیں مگر اب وہ سمندر کے
ساحل کی طرف پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ وہیں یہاں
انھوں نے ہزاروں کی پاء میں پوری مصروفی کی اور
پھر اس ہو کر وہاں کی بند گاہ پر قبضہ کر لیں۔

فرانس کی اس زیادہ لے آئیں مداخلت سے
ملک کی رعایا میں ایک عام سنجیدگی پیدا ہو گئی۔ اس کی
قبیلوں کے بہت سے سردار جب ہوئے کہ اس کی ملک
قائم کریں اور اپنے قدیم وطن عزیزوں کے بچنے۔ وہیں
انھیں غیور سرداروں میں سر جی الدین امیر عبدالقادر کا
باب بھی تھا ان سب کے مگر اہم مشورہ کیا کہ اب کیا
کرنا چاہیے۔ سب کی بالاتفاق یہ رہا کہ قرار پائی کہ ہم
سب کو سلطان فرانس سے فکرا اس کے سلسلہ عایا
میں شامل موجود نا چاہیے۔ یہ کہ انھوں نے سلطان
کی خدمت میں بیام بھیجا اور اپنی مانت پیش کی سلطان
نے ان کی موافقت اور تائید کی اور ان کو سلطان کے
دائرہ سلطنت میں داخل ہو گیا۔

اس کارروائی سے فرانسیسیوں کو سخت غصہ آیا۔
انھوں نے اپنی دیرینہ آرزو کو پا لیا ہونے پر
دیکھا۔ یہ انھیں کہہ کر اور اس کو کتا تھا، فوراً سلطان مراکش
کے پاس پیغام بھیجا کہ اسے لڑائی کی دھمکی دی، اور ملک کے
بہتر یہ ہے کہ الجزائر کی طرف سے اپنی فوجیں ہٹائیں
اور جو وہ سلطان نے بھی اسی کو بہتر سمجھا کہ اپنی فوجیں
ہٹائیں۔ تاہم انھوں نے اس کے برعکس ہوئے۔ وہیں ہر جمع
ہوئے اور انھوں نے اس معاملے میں باہمی مشورے
کام لیا۔ ان سب کی رائے یہ قرار پائی کہ امیر الدین
کو اپنا سلطان بنالیں۔ یہ درخواست پیش کی گئی۔ مگر
دورانہ لیشن اور پڑھے میر جی الدین نے معذرت کی۔
قوم نے مجبور ہو کر دھمکی دی کہ اگر تم نے نہ مانا اور یہ نصب
قبول نہ کیا تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ تاہم امیر موصوف
نے عرض کی کہ اچھا میں قبول کرتا ہوں۔ لیکن شرط ہے
وہ یہ کہ مارا اختیار میرے بیٹے عبدالقادر کو رہے گا۔
اس خفیہ بند کو سب قوم نے نہایت خوشی سے منظور

عزم کر لیا ہے۔ امیر نے بعض اُن قبائل کو جو وہاں
کے قریب میں رہتے تھے حکم دیا کہ وہاں سے ہٹ
کر ملک کے اندر ولی حدود میں چلے آئیں۔ یہ قبائل
فرانس کی شدت اور بظالم کے خیال سے خوفزدہ
ہو گئے اور اپنی نادانی سے فرانس کی ہی پناہ میں آ جانا
چاہا۔ تاکہ قتل و غارت سے محفوظ رہ سکیں۔ ان قبائل
نے فرانسیسیوں سے حمایت کی درخواست کی۔ امیر
کو یہ معلوم ہوا تو انھوں نے فرانس سے استدعا کی کہ
ان کی حمایت کی جائے۔ یہ ہماری رعایا ہیں۔ مگر
فرانسیسیوں نے اس کے جواب میں بڑا اور زور
نہرنا دیا کہ اب اور امیر کے خلاف اعلان جنگ کر دیا
امیر سے مدد طلب کر لی۔ آخر فرانس کو اب بھی امیر کے
مقابلے میں سپا ہونا پڑا۔ امیر اسلام ایک تنگٹانے
میں اُن کے ساتھ لے کر بڑے۔ فرانسیسی بالکل
سے خبیث تھے۔ امیر نے اپنی بہارت جنگ کا وہ بہت
ثبوت دیا کہ فرانس کی فوجوں کے عواس پریشان ہوئے

اور ایسے بے کساری فوج میں سے صرف چند سپاہی
باقی رہ گئے۔ اس شکست نے ظالم فرانس کے دل میں
خستہ پیمان پیدا کر دیا اور انھوں نے مشورہ میں لینے
ملک سے ایک بہت بڑا لشکر وہاں میں امیر عبدالقادر
سے مقابلے کے لئے روانہ کیا۔ امیر نے نہایت جان باری
دے دی۔ مگر یہ سے ریت کا مقابلہ کیا۔ لیکن مسلمانوں
کی شہرت کا ستارہ دوبہ جگمگا حکمت الہی اُن
کے خلاف اپنا جبروتی زمان جاری کر چکی تھی، آخر امیر
نے بہت سے عاقبت اندیش لوگوں میں تفریق پیدا
ہوئی۔ مجبوراً حوضہ امیر کو اپنے باہر تخت مسکری میں
واپس آ جانا پڑا۔ اس وقت ان کو خوف تھا کہ فرانس
اب عزم کرے گا۔ یہ اسی مقام پر اپنی فوج چھوڑنا
والے پڑے تھے۔ تاہم اب وہ فرانس سے صبح ہوتے
اُس مقام کو خالی کر دیا۔ امیر عبدالقادر کو اس کی سبب
بالکل معلوم نہ ہو سکا۔ امیر وہاں آکر ٹھہرے اور وہیں
ان کے آدمی بھی واپس آ گئے۔ امیر نے ان پر بہت غصہ
کیا۔ فرانسیسی تسلیم ان میں اُتر آئے۔ لیکن امیر نے
وہاں سے بھی انھیں نکال باہر کیا۔ حکومت فرانس
نے کئی بار بہت بڑی فوجیں ملک کے طور پر اپنے باہر تخت
پیرس سے یہاں بھیجیں۔ مگر امیر با تدبیر بہر ان کا مقابلہ
کرتے رہے۔ اور جان توڑ کوشش سے کام لے کر
تاہم ایک معرکہ میں امیر کو نہایت بڑی شکست ہوئی تاہم

ملہ پانی کا حصہ طویل جو دشمنوں کے درمیان
میں دوڑتک چلا گیا ہو۔

عرب اُن سے بدل گئے اُن کی اعانت اور امارت
سے پھر گئے لیکن جوان بہت امیر نے پھر مت سے کام
لیا۔ اُس نے عربوں کی ہر گنہ جماعتوں کو پھر کٹھا کیا
اور فرانسیسیوں کے کئی مقامات پر دھاوا بول دیا اور
ان کو ہر طرح سے تنگ کر ڈالا۔ ان کی فوجیں لوٹ
گئیں۔ بہتیں اُٹھ گئیں اور جو کچھ سالانہ جنگ کے دیگر
ساتھ تھے وہ کم بڑ گئے۔

امیر اور فرانسس جنرل میں باہمی ہتھ پڑتی تھیں
پھر پھر براہ شرف ہوا۔ اور اُس پر پورا اتفاق ہو گیا
اس معاہدے سے ہر حالات میں سکون پیدا ہو گیا۔
مگر اس واقعہ کے بعد سے دن بعد ہی جنرل ابو عبد
فرانس سے وہاں میں پہنچا کر، امیران کا مقابلہ کرے
یہ کہ امیران تین فروری کو قبول کریں۔

(۱) فرانس کی سیاست مان لیں۔
(۲) دیر سے حلیف کو اپنے قبضہ اقتدار کی آخری
مرحلہ تک کریں۔

(۳) فرانس کو یہ دیں۔
آخر بہت سے سرخشاات کے بعد معاہدہ ماننا
نہیں آ جاب میں، یہ بھی تھا کہ امیر عبدالقادر اپنے
ساحلی مقامات میں سے ایک چپہ بھی کسی دوسری
حکومت کو حکومت فرانس کے مشورہ کے بغیر نہ
دیے۔

پھر فرانسیسی حکومت نے سب عادت معاہدے
کی خلاف ورزی کی اور عوام کے شہر تسلیم نہیں کر
قابل ہو گئے۔ وہ اصل میں یہ چاہتے تھے کہ الجزائر کے
قرب دجوار میں جو شہر واقع ہیں، ان پر پناہ دینا۔ آخر
کا ہاتھ بڑھائیں اور رفتہ رفتہ پورے الجزائر پر قبضہ
کر سکیں۔ مسلمانوں کی باہمی پھوٹ اور نادانی سے طلبہ
کی طرح فرانس سے بھی پڑا۔ فائدہ اٹھانے کا مصمم ارادہ
کر لیا تھا لیکن اُس کے ان ناپاک اور براہ مقاصد
کی تکمیل میں امیر عبدالقادر نے مزاحمت کی بہت سی
دھمکیوں اور دھمکوں کے بعد آخر پھر دونوں فریق میں
جنگ چھڑ گئی اور ہر چھ سال تک ان لڑائیوں کی سلسلہ
جاری رہا۔ ان سب معرکوں میں ہر موقع پر امیر کو فرس
کی فوجوں پر فتح کا مایابی حاصل ہوتی رہی۔ آخر
حکومت فرانس امیر کے مقابلے سے تنگ گئی اور
تنگ آ کر اُس نے جنرل بوجر کو امیر سے لڑنے کے لئے
بھیروا دیا لیکن وہ بھی بہت دیر سے پہلے دھڑکا۔
مگر جب امیر عبدالقادر نے یہ دیکھا کہ اُن کا تمام
ملک محروک رہا بنا ہوا ہے تو انھوں نے پھر رانگہ نہی
حکومت کی طرف طلب امداد کا ہاتھ بڑھا دیا باقی

قام سے منقولہ
خدا کے فضل و کرم سے عرصہ ۵۵ سال سے ناموری کے ساتھ جاری ہے نوابی سرحد و علاقہ مندرجہ
ذیل عیاروں کے لئے کسی سے جدا ناگہا، پھولا، دھند، ناخونہ، روہے، ہر بال، ابتدائی مرتبہ
ہندوؤں کا دھرم و غیرہ میں بے حد عقیدہ ہے علامہ شہاب کوستہ وقت علامہ کوستہ ہو کر
اس میں حمت اکبر و دیوہ کے علاوہ حضور پاک (نوابی سرحد کا ناگہا ناگہا میرہ و دیگر قیمتی اجزاء سے تہ کیا جا تھے
ہر شے ان کو دھندلاہٹ سے پکا کر انھوں کو کام ہر اس جہاں سے محفوظ رکھتے تھے ہر کو دور کے کو
پانی کو ہر گاہ قیمت ۲ روپے (دھند محمل) اسٹاکٹ، سداۃ آفتاب رسالت پر بکس دہی
تیار کردہ حاجی نواب عبدالستار علیہ کو لوٹ کر اسٹریٹ کلکتہ

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 278: 1039-1044.

آسمانی سفرنامہ یا عالم ارواح کی سیّر

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

نماز سے بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں

عَنْ عِزِّ عَظَمَتِهِ وَالْحَمْدُ لَهُ وَرَحْمَتُهُ وَوَدَدَتُهُ كَيْ تَنْتَمِيَ تَعْلَامُهُ إِلَى عِزِّ عَظَمَتِهِ
کیا تمام مسلمانوں کو صحیح طریقہ سے نماز پڑھنی آتی ہے

حقیقت نماز

باقی ہے اور نازی ہی دنیا میں نفوق و برتری کا اہارہ دار ہے قرآن مجید کا یہ اعلان بلاشبہ سچا ہے کہ تیرے لئے کہ ساری عمر کو دے کرنے کے بعد جاری زندگی میں کیا انقلاب برپا نہا جو؟ وقرآن مجید نے جن بن برائوں سے بچنے کا حکم دیا ہے نازی ہونے کے باوصف کیا وہ ہم میں موجود نہیں ہیں؟ یا جس نفوق و برتری کا وہ کہہ گیا ہے وہ ہم کو مائل ہے؟ اگر نازی ہونے کے باوجود ہم میں برائیاں موجود ہیں، تو نیا د نفوق و برتری ہی حاصل نہیں ہے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہم نے جس طریقہ سے نازی ہوئے ہیں، یہ طریقہ غلط تھا، ناز کا صحیح طریقہ حقیقت نازیوں دیکھئے جس میں اس کی کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی کو بر کر نیا صحیح طریقہ بتایا گیا ہے۔ کتنا احمق و بے اختیار کاغذ بھرا لکھن نہیں کہ جس میں بڑے بڑے آئے علماء و

اسلام کے پرچم کو دشمنانِ اسلام کے محلاتِ رنصب گمراہ

اسلام کے جاننا زواجِ ہر سیدھا اللہ حضرت خالد بن ولیدؓ میں

حضرت خالد بن ولید

نکڑا رہا تھا۔ جب قیصر دم مسلمانوں کو مشاویہ کا تہسیر کر کے عرب کی زمین کو روزِ بدر ہاتھ لگا جب
درفش کا دایاں اسلام کے ہائی پرچم کو سرنگوں کر دینے کیلئے یحییٰ تھا۔ جب شاہ ایران کا
لشکر مسلمانوں کے کاشانوں پر عجمی بن کر فوٹ رہا تھا۔ ایسے نازک وقت میں اللہ کے
سپاہی اور اللہ کی تلوار، سپہ سالارِ اعظم حضرت خالد بن ولید و دشمنوں کے اردو ہام و
انہوہ میں اللہ کے دین کیلئے سپر بن گئے اور اللہ کی تلوار دشمنانِ اسلام کے عجم میں اس طرح
چمکی کہ انکے سر اسلام کی غفلت کے سامنے جھک گئے۔ خالد بن ولیدؓ ادارہٴ آستانہ کی نفاہاں
فراہوش علی خدمت ہے جس کا ہر منہ پر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ بہترین کتابت، عمدہ طباعت
خصوصاً صورتِ گرد و پیش مضبوط جلد و قیمت تین روپے۔ ملاوہ مصروفِ لٹاک

نعماتِ حرم مناجاتِ نعمت اور مناقبِ کمال و نواز و بابرکت پر بہارِ گلِ رستہ ایک ایک غنیمتیں محدود و افراطِ نعمت و برکت ہے یہ منظومات یہ مناجات و نعمت اور مناقب کا ایک لمحہ پروردگار

محنت ان شاعران عقیدہ نیکوکار اور دہے جنگے دل شہیتہ ملی اور بہت اعلیٰ اس مجموعہ میں بہت سی فقیہ اور دنیا جاتیں ہیں، عرفات، یزید، رحمت، علی، اور سحر نوری میں کچھ بھی ہیں اور بہت اعلیٰ اور سحر نوری کی تعلیمات نے ان فنون اور دنیا جاتوں کو کوڑا علی اور دنیا جات میں لے کر چلا گیا ہے، اسی لئے جہاں جہاں اپنی مظلوموں میں پڑھنے کے وقت اور اسکے رسوں کی فقیہ اور دنیا جاتیں آپ پر نازل ہوئی۔ اسی مجموعہ بابرک کی اکثر فقیہ اور دنیا جاتیں ہیں جو محرم اور دربار رسول میں پیش کی گئی ہیں۔ اسی شرف و توقیر کی وجہ سے ان فنون اور دنیا جاتوں کو اگر مظلوم قلمبے رفاد پڑ جائے تو پڑائیاں دے دیتی ہیں، ثواب دیکھا اور نوری اور میں کامیابی ہوگی۔ کتاب بہت خوبصورت ہے اور یہ کتاب بالکل صحیح ہے۔ جلد دوم میں بھی لکھیں، دو خوبصورت اور گزشتہ نوری کے عکس سے مزین ہے۔ ۲۰۰۰ آئینہ سائنز ۲۰۰۰ء

آستانہ کبیرہ یونیورسٹی کین - جامعہ مسیحی

جو کالی سائز کے ۴۵ صفحات ہو گئے ہیں۔
قیمت صرف چار روپے علاوہ محصول ڈاک۔

دنیا کے بے مثال
عظمیٰ

قنوج پرفیومی و گیس کے قابل قدر تھنے
سرٹیفکٹ، صاحبزادہ محمد حسن صاحب فاروقی

ایڈر آستانہ و بیام مشرق و مجاورہ نشین درگاہ حضرت علامہ محمد صالحی شایع آبادی
قدیم المذاہب و تجربات اور جدیدہ اسٹھاک تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے
کہ انسان کے تنگ اندھے دل و دماغ کو ترقی و تازہ کر کے کیلئے خوشبو کی ایک بھر اسیر اور
جادو کا اثر کبھی ہے اور انسان کی مرض جو فرحت و تازگی محسوس کرتی ہے وہ دنیا
کے کسی بھی شے کیلئے حاصل نہیں جاسکتی چنانچہ زمانہ قدیم کے المذاہب کے کئی
جیز تک علاج صرف خوشبو سے کئے ہیں، جو قدیم کتابوں کے اوراق میں محفوظ ہیں۔
نیلا کثیف، اور صفحہ فضا میں عطریات کا استعمال زمانہ قدیم سے رائج ہے اور
ہندوستان کے امیر بن فن نے عطریات کے مجموعے تیار کئے ہیں جو کارنامہ انجام دئے ہیں وہ
فن عطریات کی شاہکار کی حیثیت آج تک موجود ہیں جن میں فوج پرفیومی دھن
شاہجہاں جو ایک عطر صہ ساز دار و المایاب، عطر ہے جسکی خوشبو نہایت دل فریب و روح پرور
اور فرحت بخش ہے۔

● میں عموماً فوج پرفیومی دھن کے عطریات استعمال کرتا ہوں اور تصدیق کرتا
ہوں کہ یہ عطریات فوج پرفیومی دھن سے تیار کئے گئے ان کی خوشبو بہت دیر تک جسم و
لباس میں باقی رہتی ہے اور دماغ و دل کیلئے تازگی و دست کشن ثابت ہوتی ہے۔

(صاحبزادہ) محمد مسکن خاوندی شاہ نشین درگاہ حضرت علامہ محمد صالحی شایع آبادی

گلستانِ عالم کے پھولوں کا عطر مجھ کو

فخرت بخش روح پرور خوشبوکانادنیخیره

عطر صد بہار
فتوح پریوری دکن شاہجہانپور کا عطر
سید بہار فن عطری سازی کا عظیم الشان شاہکار ہے

گلو جہنمی موتیارات کو رانی خبیثے ایک سو قسم کے تازہ پھولوں کا عطریہ عرب جس میں مشک

عبدالودودوسری قیمتی اشیاے خوشبو معین درن کے ساتھ شامل کی جاتی ہیں جنکی بنا پتھر
صدیدہ کی خوشبو نے اسے ملایا کو مارکر لیا ہے جو اتنی دلتاز مزاج پر در درخت میں چڑھ کر
دنی کا دل و داغ کیف و سرور سے غرق تھا اور قریب کرنے والے لوگوں کی کڑج
کی بہت ہی مزاحمت ہو جاتی ہے عطا صہار کا ایک کال بھیجی ہے اس کے یہ ہوئے یاں کی
خوشبو سونے دھوئے ہیں جانی اور وہ اس نفاس، عمدگی اور خوبی سے تیار کیا جاتا
ہے کہ اب اس کا کوئی داغ و دھبہ نہیں رہتا۔

توج پر غیری در کس ناچایا خبر جدید سائیکہ الہامی کے دوسرے جلد ہند
یہ تر دوزخ لٹا دیا تاکہ انہوں نے اس عالمگیر دلائل شہرت کا باعث بنیں جن میں
دوسرے صرف یہ بات ہے کہ ساتھ استعمال کرتے ہیں بلکہ وہ نفاست پسند حضرت علی حرم
تبارق اور باری غلط رسالہ کے بدل ہو گئے تھے اب سامنے کارخانہ تیار شدہ معلوم
ہیوں کو سرفرازی ہے یہی طبقہ اور مسرت بخش خوشنویس دل فرماغ فروخت تر دوزخ رسالہ
الکسکی انصاف و حال کے پیش نظر غلط صہار ہزاروں خرید کے باوجود کوئی
دول فروخت کیا جا رہا ہے یعنی قیمت جو تیار صرف دایعہ جو علاوہ معمول ڈاک۔

دوسرے عطاریات کی نسبت مندرجہ ذیل فہرست میں ملاحظہ فرمائیے

[illegible]

عمر ملائکہ سے محبت ہند یہ پرسش پر سئل ارشد پشلی بھیجے
 جس حدیثی ملک قنوج پر فرماری کہ اس غلیں غنی شلچا سپور

سید حرمت الاکرام:-

ہلالِ عید!

میری یہ سرود مہری باعثِ حیرت نہ ہو کیونکہ
فنائی جلوہ مقامِ رازہ فی لفظِ ارد بھی
زمانہ مجھے تیرے تبسم کی اداؤں میں
تجائل کس طرح برتنے کوئی ماحول سے اپنے
دلوں کے زخمِ جود کہنے لگے ہیں داستانِ اپنی
ہیں لازم وہاں پابندیِ منہم مفلطین پر
قدمِ عینے برصغیر گے دو روپوں کی منزل
تمنا ہی دلوں کے سارے جود بچھوٹے نفعے
بجائے زندگی زندہ دلی تھی باعثِ تسکین
بہشت کو پھر رہے ہیں رنگِ یکے قافلے ہر سو
سبحی کے واسطے جلوے نہیں صبا کے رنگیں کے
ہراس آلودہ ہیں خوابوں کے سونائے ہوئے چہرے
مجھے اس غارِ زائتیر کی سخت راہوں میں
مرا حس ان بے نوریوں کو سہ نہیں سکتا
کسی اٹھری ہوئی محفل کی بے پایاں اندھیروں کو

یہ دھندلی روشنی ان ظلمتوں سے اڑ نہیں سکتی
یہاڑوں کے جلکے میں نوکِ سوزن اڑ نہیں سکتی

اخلاق سہسوانی:-

عید سے خطاب

اے پیامِ انبساط و لطف، اے روزِ سعید!
واقع میں تجھ سے وابستہ ہزاروں خوشیوں
لیکن اے روزِ سعید اپنا پس منظر تو دیکھ
صرف تو سرمایہ داروں کو خوشی کی لہر سے
چند آنسو چنداں ہیں چند مردہ حسرتیں
تیری آمد سے تو ان کا تازہ ہو جاتا ہے غم
ہن کیا ہے جن کا نصیبِ لعین ہی فاتہ کشی
اک طرف عیش و مسرت، شادمانی و قہقہے
اک طرف ہے پر تکلفِ خوانِ نعمت، سامنے
اک طرف ہر لب یہ ہے شورِ مہیا کیاد عید
نے دیکھتے ہیں کہ آگ کی یہ تیز آواز

اے مسرت کی نذرِ صبح، اے تقربِ عید!
پینے دامن میں تو، بولاتی ہو لاکھوں روئیں
آج بھی چھایا ہوا ہے جن پر غم وہ کھڑے دیکھ
اور غریبوں کیلئے اک طنز ہے اک قہر ہے
یہ غریبوں کیلئے ہیں دیکھ تیری بخششیں
تیری آمد سے چھلک پڑتی ہو ان کی چشم نم
کیا کیا ہے تو نے ان کے ساتھ یہ سوچا کبھی
اک طرف حوالِ نصیبی، بچ و غم کے مرحلے
اک طرف روئی کے کچھ ٹکڑوں کی حیرت ساخنہ
اک طرف ہر بھوک اور افلاس مٹی پلید
دیکھ یہ بھی دیکھ آگ کی تیز آواز

کاش اے روزِ سعید، آگ یا راجلے یوں
سب کو بل جلائے مسرت سب کو بل جلائے سکون



جوہر شفاؤی:-

جوان بیوہ کی عید

عید لائی ہے بہارِ عیشِ کیفِ رنگ و بو آج ہر اک کو ہے آغوشِ وفا کی جستجو
کس لئے خاموش ہے چہرہ ہر کیوں اتر ہوا بکھری بکھری زلفِ ہر عالم ہے گھیرا ہوا
کیوں تری دنیا پہ چھایا ہوا دسی کا سما رو گیا ہر تمکے کیا زندگی کا کارواں
کپکپاتے ہیں تیری پلکوں پہ آنسو بار بار نہیں میں الجھنیں ہیں ہر قدم ہے بے قرار
کس نے لوٹی ہے تیرا تو محفلِ ہستی تری کس نے ویرانہ بنادی چاند سی تیری
گرم آنسو کیوں ہو اور آوازِ بھیرائی ہوئی سردا ہیں کیوں نکلتی ہیں تھرائی ہوئی
کس کو پچھل مچی ہو تیرے احساسِ تباہی کپکپاہٹ دیکھتا ہوں تیری ہر اک بات میں
جنشِ لب میں تبسم کی ادائیں کیا ہوئیں کیا ہوئیں وہ پھول سی تیری نگاہیں کیا ہوئیں
آہ پھولوں پر یہ زردی چھا گئی ہو کس لئے ماہِ تاباں پر سایہ آگئی ہے کس لئے

عید پر جو دھماکا رہی ہے کس قدر اندر کی!

ہائے تیری جوانی اور یہ بزرگ ہوگی!

طرسن: دریا سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔
نیٹاجی: ہر دیکھو یہ خط جس میں تم نے اقرار کیا
ہے کہ نرل سیٹھن تھا اسے لئے فتح کی یادگار میں ایک
فیروزہ کا بازو ہمد اور ایک ہر شاہی کی انگوٹھی لے
جاس رہے ہیں۔ میں نے اسے مغل شہزادوں کے جسم سے
حاصل کیا ہے جنہیں گولی سے مار دیا تھا۔

نیتا جی:۔ واقعی ایک مہنس یاد نہیں کرتے
خطا اور تحائف اپنی بیوی کو انگلیڈ بھیجے کرتے
تو یہ حد کر دی تھی کہ سترہا دوں کے سرطشت میں رکھ
کر شہنشاہ بہادر ستارہ اور ملکہ زینت محل کے حضور
میں اپنی جانب سے تحفہ کی شکل میں بھیجے تھے۔

نیتیا جی :- اور تم ناجدارہا ہرستان کے ساتھ
صرف اتنی سی کمینہ حرکت نہیں کی بلکہ تم نے مقتول

ہوتی ہے مٹ جلتے۔ اسی درمیان میں گھنٹی بجائی۔

کو حاکم کہا۔ ۱۰۔ بچہ دینک، اس کا ہمتور اہیبتا رہا۔ ۱۱۔ بچہ دینک کے نو حالات حسب سہنق یہ گئے اور مقدمہ کار کا رد اور

نہج : ریسٹر بوس اور مسٹر پرچلی میں سنجھ ہوں کہ
اگر مانگ رہی بہت جو بھی کہ۔ مقدمہ کی کارروائی شروع

ہر سب سے اور ان کی قوت کے حوالے کارناموں اور عیاریوں
 بے ہولناک حقائق اور مہرستان میں، برطانوی حکومت

زمینیت محل: یہ کچھ بھی نہیں۔ ہڈیوں نے میرے دو غنبر اے اور ایک پونے کو قتل کیا۔ لیکن

چرچل پر لیکن وہ مقدمہ کے جرم ثابت ہونے

231

بہادر شاہ: درخیر مجھے کیا سجدہ
سے پوچھئے کہ اس نے کس حق اور قانون
دو شاہزادوں اور ایک پوتے کو سزا
کیا تھا جبکہ ان لوگوں نے جان بخشی کے
کو اس کے حوالہ کیا تھا۔

کما پڑ کی ہدایت تھی کہ اس کے لئے کسی
تردد نہ کروں۔

حوالے کر دیں تو بھی تم اُن کو قتل کر سکتے ہو۔

نیٹاجی: ہر تمہارے ہی کہنے کے
لوگ ہمارے ساتھ رہتے اور تم لے ان کے

لک خوی اور جلا، کچے تھنوں نے معص

آدم دین کے قاضی کو جو کہ روالہ

نیتا جی : یہ بھی ایک حقیقت ہے۔
 کہ خطاب کا اعتقاد و عبارت نہ کہ کنسٹرا

اور خوبی بھلا دیکھتے جس نے نہیں معصومہ

کو گلیوں اور در بدر کی خاک چھانے۔
 کا فخر مجھے ہی حاصل ہے۔ پہلے میرا فخر

تجربہ ہمارے پاس سرچنے کا موقع

سنہ ۱۸۵۷ء

عدالت کے

کھڑے میں

ہر سن پر حکم ہو ایسا ہی تھا اور میرا بھی یہی
آخری فیصلہ تھا لیکن جب لال غلہ کے کمزروے سے

بہادرستہ ایسی حان بجا کر فساد پر ہرے کی باکس طرح
کی بعاوت کی باس سوچتے نوان کو کئے کی موت مرنا

مہرستان کے آخری بادشاہوں نے تم لوگوں
پر باروں و راکھوں کو ازستیں اور کریم کئے تھے۔

مردہ کی بجائے مردہ گرفتار کرتا!
نیتا جی: ہر فنٹ ہڈ سن لیا آپ مجھے اس

فتح و کامرانی کے وقت بھی کسی دلیلِ ملیہ اور احما -
 باغیہ کس طلبِ اکبروں -

گواہ: لاہوری کلبٹ کے سامنے انگریزی
 نوٹ بک کی جاسٹس، زید وارنرہ تحسین لگانے

مدرسہ سن :- مجھے یہ یاد نہیں آتا۔ بادشاہ اوران
 کے شہزادوں کی گرفتاری میرے لئے واقعی قابل تہنیت

کہ بہت سے لوگ میرے اس کارنامے کو سراہتے تھے۔
—خبریں وہ گواہ کون ہے؟

تہا ری سوانح حیات کا مصنف مسٹر لائیونل جی پورٹ
ہے۔

100



میتا جی: جس طرح ایک معمولی لفٹنٹ ڈپس نے
برطانوی والوں کی دوسے بہادر شاہ کو اس وقت میں
جیکہ وہ ہاپوئوں کے معزہ میں پناہ گزین تھے اعلا تعالیٰ
کرنے کے لئے مجبور کیا تھا اور اس کے بعد جس طرح
سے بدترین مجرموں جیسا سلوک ان کے ساتھ کیا گیا تھا
اسے برطانویوں کے ہندوستان کے قیام نہ ناسخ میں
مسایہ نظروں میں لکھ جا ۔

چرچل و حقیقت یہ ہے کہ وکیل و خانی اود
 بہادر تھے۔ ان کے خاندان کو ہمارے مشہور ماہر
 پڑسن اور ہمارے دوست الہی بخش اور رحب علی کے
 کہ یہ نہ ذرہ تو کامیاب نہ ہو جائیے جو تھے سب اُم
 کے رہے اسی سے یہ رہا تو نے جس کے وہ جہا
 نہ تھے۔ اب میں سسیر میں سے رجوع کر لوں گا
 کہ وہ گواہوں کے کٹہرے میں آکر اپنے مطلب سے
 انکار کریں۔

سینٹس جیڑن : یہ بہت ہی حباب بات ہوئی
 تھی کہ دلی کے ماتہ کے ساتھ کی طرح کی گسٹو کی
 ٹی تھی۔ اُس کے جیسے مامیوں کو ذہنی بہتر مگر پرتس
 کر کے لٹکا دینا چاہیے تھا لیکن ہاں اس میں ابک بات
 ضرور تھی کہ اس سے ابک سا دکھ ہوا جانے کا خوف
 ضرور تھا۔

فتیحا جی :- یقیناً آپ لوگ اس ماسے کو فزیدہ
 ضرور سمجھتے کہ اگر تہ شاہ بہاؤ رسنا کو فضل کر دیا گیا
 تو رے ملک میں انقلاب کی آگ بھڑک جائے گی
 اور مراد قلی تمہیں ملکہ لوہا بہرستان باعدت
 نکل جائے گا۔

چرخ چل :- اگر آپ کو بہادرستان کا بہت خیال ہے۔ اور ان پر بہت زیادہ ترس کھانے میں تو بہار بہادر ٹسٹ ہڈن کی زبانی حقیقت کی باقی سیکھیں جس نے ان کی جان بخشی کی تھی۔

مدرسین: (اپنی سمیٹیں لہراتے ہوئے) انگریز قوم حب اور جس طرح چاہیں ایشیا کو حنیف منٹوں میں تباہ و

برباد کر سکتے ہیں۔ میرے آخری غل تا جبار بہادر شاہ
کے قتل کرنے کا فخر حاصل نہیں کیا اور اس کے بدلے
میر نے ان کی جان بخشی کی بدنامی صفت میر اپنے سر
پر لے کر اپنے گھر میں رکھ کر موت دے دی۔

۱۲۴ و اسکا کہ کمالیہ دوسری حالت میں

...the ...

سے بھرا پڑا تھا وہ سمجھتے تھے کہ کچھ ناپس اور کمرہ دور
انصیا رات شاہی جو اسے حاصل ہیں وہ بھی اُن
سے بچیں گئے ہیں اور یہ مراعات جو اُن کو اور ان کے
ورثا کو حاصل ہیں وہ اس سے خود مودہ نہیں گئے اور
اس خانقاہی محل کو چھوڑ کر کسی دوسرے دربار میں
علاوطنی کی مدد کی گزاری ہو گی (۱۰ آگست ۵۷)

سیاہ پوش خاتون

حیرت انگیز جاسوسی ناول دو سلائیڈس تیار
ہے۔ قیمت دو روپے علاوہ محصول ڈاک

آستانہ بک ڈپو ۱۲۰ جامع مسجد دہلی

اپنی کہانی پڑھنے والوں کو دل بہلا
کھا جگر اور گھر و خانہ لائے گئے ابھی سے
ندری سہاگ تیل
کیونکہ ابھی تو یہ ملک بھر میں
انتہائی کمی ہے۔



ندری سہاگ

جو پورا مغربی دنیا میں
قیمت فی گیلن ایک روپے آٹھ آنے
مقرر ہو چکا ہے

تیار کردہ ایس بی سی کی پکڑ پکڑ کو لوگوں کو ہر شے پر کس کس کا
(جسٹا چار بی سی سونا پور)

چرچل : دو واہ! واہ! بہت خوب! اب تم عدالت
کے سامنے یہ بیان دو کہ کس طرح ان کے کردار کو تم نے
خون آلود کیا۔

رسل : وہ انسان اس بات کا جو تم خاکہ اس نے
اپنے غل کے اندر ایک ہوناک خوبی ڈرامہ کھیلھا اور ملک
میں جنگ کی آگ پھیلا دی یعنی اس نے اس شخص کو اپنی
صفت کا لگا کر کے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اگر اس جرم میں
ہم اس کی جان تک لے لیں تو یہ انصاف کے علاوہ
بات نہیں رہتی۔

چرچل : شکریہ۔ یہ دہم یہ عدالت اس بات
کو نہیں سمجھتی کہ یہ کہ بادشاہ نے ہم لوگوں کے
ساتھ جو احسان کیا اس سے اور جو عوامی حرکات کی تھیں
اُن کے مقابلہ میں۔ سب باتیں بہت ہی کم تھیں۔

رسل : اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ
کمر و طاہم اور پورے حلقہ میں اسے احسان فرماتا
کہ اس کے ورثا کی ساری سلطنت آج آہستہ۔ زور
کسی اور طریقے سے نہیں دیکھی ہو۔ ایک کھوکھلے خطاب
اور فلسفہ شاہزادوں سے صرف اس لیے سب باتیں اسے
پاک کر دینے کے لیے کم تھیں۔

چرچل : یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ مقرر رسل؟
رسل : کیا بادشاہ کو بوجھ نہیں ہے کہ ان
سب سے میرا اور احسان فراموشی کے برطانوی کے
بے مذکور ہوا چاہتے تھا اور برطانوی حکومت کی
طرح چال کو سر پر تاجروں کے نقاب میں برتا
کرنا چاہتے تھا؟

چرچل : لیکن مقرر اس اپنے ہمیشہ بادشاہ کو
بقاوت کا مالی قرار دیا ہے۔

رسل : میرے حال میں عداوت کی آگ جھیلنے
کے بہت فیس ہیں۔ بادشاہ وہی طور پر ہے حد
تہہ کیا اور پریشان ہے ان کا محل حقیقتاً سازشوں

جانب گہری تاریکی کو ٹھری کی طرف جاتا تھا اس میں
شہنشاہ بیٹھے تھے۔ وہ بیٹھے اُن کی کمر خیزہ یعنی
ایک تانبے کی سلاچی کے سامنے مزے بل جھکے تھے
اور تپتے ہوئے ہو رہی تھی۔ اور بہت زور سے سانس
لے رہے تھے۔ انھوں نے صرف ہاتھ کے اشارے
سے مختلف اجواب دیا۔ وہ شاعر تھے لیکن شعر کہنے کا ان
کو کوئی تھک نہ تھا۔ ایک یا دو دن قبل انھوں نے
چند اشعار کہے تھے جس کو انھوں نے نفس کی دیوار
پر کوئٹے کی مدد سے لکھا تھا۔ کون سا ڈل ہے جس میں
ان کو اس حالت میں دیکھ کر ایک ہوک اور ہمدردی
کی شمع جل اُٹھے۔ ان ایک موقع پر کہہ کر ہم

چرچل : کہے جاؤ مقرر۔ حقیقت میں تم ہم
لوگوں کے خواہوں میں ایک ہو۔ تم وکیل صفائی کو
دکھلا دو کہ تم جیسے آزاد صحافی کے دل میں جی دلی کے
بادشاہ کے کتنی جگہ تھی۔

رسل : ہاں میرے دل میں بھی ہمدردی کی
شع جلی تھی کاش اُن لوگوں کا جو اس طرح
سے ہٹا جا جاتا۔ کاش بادشاہ اور اُن کے شاہزادے
بے خون ناحق کرے سے پرہیز کے موئے نواہی یہ

دن دیکھنا نہ ہوتا۔ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جسے اس
زوال پذیر خاندان اور بے نصیب بادشاہ نے سزا
ہمدردی نہ ہوئی ہو لیکن یہ اُن لوگوں کی مدد نہیں تھی
جو اُن لوگوں نے خوبی اور باغیوں کا ساتھ دیا۔ ان
حالات میں دفاعی کسی رحم کی گنجائش نہیں رہتی۔

چرچل : یہ بہت خوب تم ہمارے کہہ رہے
ہیں ایک معز گواہ ہوئے کی حیثیت سے عدالت کے
سامنے اپنے خیالات پیش کرو۔

رسل : میں نے اپنے خیال میں بادشاہ نے
اور تیموری خصلت تلاش کرنے کی بہت ہی بے سود
کوشش کی لیکن وہاں سو ایک یا دو جگہ کے کچھ نہیں

کی وجہ سے کہا گیا تھا۔
نیٹاجی : ہمدردی کے ساتھ کس حد تک درست تھی اور
وہ جرم کیسے ثابت ہوا تھا۔ آج اس کو ہندوستانی زبان
سے نہیں بلکہ ایک برطانوی سٹریٹری کی زبان سے
جنہوں نے دلی عمارت کے متعلق اپنی خود نوشت تیار
پڑھیں کا میں دلچسپی لائے ہو۔ یہ پیش کی جاتی عدالت
کے سامنے کھڑا ہو گا۔

مقرر : میں نے ایک دن میں نے اکیس سے زائد دنوں
کو ایک قمار میں بیٹھے دیکھا جن کے متعلق یہ کہا گیا کہ وہ
شہزادے ہیں۔ رشک نے اُن لوگوں کے خلاف مقدمہ
قائم کیا تھا۔ اور اس کا فیصلہ بائبل نامی شخص نے کیا تھا۔
بائبل گواہوں کی جانب سے مشکوک تھا جن کو عدالت میں
اس دن پیش کیا گیا تھا۔ اور اس رشک نے ان کے حق کو یہ
راے دی کہ اُن لوگوں کو باغیوں کا ساتھ دینے اور
غدر کے باقی ہونے کے الزام کا مرتکب ٹھہرایا جائے۔
چونکہ یہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے ان کے جرم
کے سلسلہ میں کسی شک کی گنجائش نہیں تھی۔ اس لیے اُن
پچاسی کا نو حکم دے دیا گیا۔ اور اسی دن وہ سولی
پر چڑھائے گئے۔

ترتیب محل : مقرر نے والوں کے لئے توجہ دیا
لیکن وہ جنہوں نے مدد کی امید کی تھی۔ ان کی زندگیاں
مردوں سے بھی بدتر ہو گئیں۔

نیٹاجی : یہ یہ تھا کہ یہ برطانوی مقرر مسافروں
سفید فام لوگوں کا اپنے منکر المراج میں سے جس کے
تحت پر وہ قابض تھے جس کے سبب اُن کو سانپوں کی
دولت اور سلطنت حاصل ہوئی تھی۔ میں دیکھتا ہوں
کی اجازت سے برطانوی گواہوں کو طلب کروں گا
مقرر اور برطانوی یا ہمیشہ کے رکن تھے۔ اور جو دلی
میں موجود تھے۔ رسل سے پہلے اُن کو بھی طلب کرونگا
(لاٹریڈ میں نے دیکھا کہ ایک خستہ حال بوڑھا

اسی کو ٹھری میں تھیں بلکہ اپنے محل کے تنگ و تنار ایک
قبیلہ خانے میں ایک پتنگ پیچھے پڑا تھا اور وہ لٹیا
ہے۔ وہ بہت ہی مشکل سے اپنے بستر سے اُٹھا اُس
نے مجھے اپنے بازو کو سب کو کھپایا تھا۔ یہ تھیں دکھاتے
ہوئے ہوتھا۔ اس بوٹھے کے کہا کہ اُس کو پیٹھ بھر
لھانا نہیں دیا جاتا ہے کیا اسی طریقہ۔ ایک عیسائی کو
ایک بادشاہ اور انسان کے ساتھ سلوک کرنا چاہیے تھا
نیٹاجی : ہمارا اُن کی ملک کس حال میں تھیں مقرر
لاٹریڈ۔

لاٹریڈ : میں نے اُن عورتوں کو بھی دیکھا۔ سب
ایک گوشہ میں اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھی بیٹھی تھیں اور
مجھے یہ بتایا گیا کہ ان کی گدراوقات کسے نے جو کچھ ملتا ہے
وہ صرف ۱۹ شلنگ پر مہیا ہے۔

نیٹاجی : دیکھ کر وہ مقرر اور رسل "دینا کے پہلے
جنگی اخباری نامہ نگار جو وہاں میں اخبار لندن ٹائمز
میں خبریں بھیجے کے لئے تشریف لائے تھے۔ عدالت کے
سامنے اپنے اُن تاثرات کو بیان کرینگے جو بادشاہ کے
ساتھ کئے گئے بہترین سلوک کو دیکھنے کے بعد ان کے
دل میں پیدا ہوئے تھے۔

رسل : ایک تنگ و تنار ایک ماسٹر جو ہمارے



صابر کرمی :-

چنگ و ریاب

برستی ہے فلک سے آگ ہر سو
قیامت سے قیامت ہنشینو
نہیں اُف کیا بتاؤں ہنشینو!
سکوتِ تنہا کی تنہائی میں جھکے
غرض ماحول کے ہزیمچ و تہمیں
کہ جیسے ان حبسِ بردوں کے کچھے
زمانے کا یہ خون آلود منظر
نہ جانے تابہ کے زندہ رہیں گے
حبیبِ آئیںِ فطرت کے مطابق
خضب ہے لغنی غیموں کو صابر
فناطِ رنگِ محفلِ لٹ چکی ہے
بہ نغمے آج بھی لیکن جواں ہیں

نشاط رنگ محفل ٹٹ چکی ہے
یہ نغمے آج بھی لیکن جہاں ہیں

عبدالودود صاحب برسر (پینے) کو ملی۔ اسی طرح سے شوکت کی تصویر آپ نے شوکت کے پوتے جناب میاں محمد مکرم محمد خاں (بھوپال) سے حاصل کی۔

ان تقاضا بر میں بعض تہ ایسی ہیں جن
 طلباء نے اردو پہلے سے روشناس میں
 بعض شعرا کی تصویروں بالکل نئی ہیں
 پہلی مرتبہ ملازمہ غالب، "میں متابع
 کی ہیں۔"

ایک اور نمایاں خوبی جو اس تذکرے میں نظر آتی ہے یہ ہے کہ مصنف نے جہاں کہیں ترجمہ کیا ہے۔ وہاں اسے ماخذ کا ذکر کر دیا ہے۔ اصل میں ایک ایک کر کے اس تذکرے کی زبانوں کو ناممکن نہیں غالب

ہیں نامن ہے۔ ع
تخلیج بہار تو زدامان گلہ دارد
”تلاذہ غالب“ کی قیمت سات روپے
آٹھ آنے ہے جو اس ضخامت کی کتاب
کے لئے کہیں معلوم ہوتی ہے۔ ادارہ
تصنیف و تالیف کنویر (پنجاب) نے
اسے شائع کیا ہے۔ مصنف اور ناشر
دونوں اس ادبی تحفے کو منظر عام پر لانے کیلئے
دنہائے ادب کی مبارکباد کے شوق میں۔



تلاذذہ
غالب

اس تذکرے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مطالعے سے اکثر ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے جو اس وقت کسی نہ کسی رائے نگار کے لیے بدولت تاریخ ادب میں موجود ہیں۔ مثلاً باقر علی خاں کامل -
 نظم - اموری بنو آری لال شعلہ -

سید محمد آزاد، لڑا ب کھلب علی خاں خلیفہ
اساں اور دربار رامپور کے میر منشی خلیفہ
آج تک غالب کے شاگردوں میں شمار کیا
جاتا رہا ہے۔ سالک رام نے نایچی حوازاں
سے اس حقیقت کو یہ کیا ہے کہ ان حضرات
غالب سے صرف تلمذ حاصل نہیں تھا۔
باقی علی خاں کامل۔ قربان علی خاں سالک
کے شاگرد تھے۔ نظام رامپوری۔ شیخ

اور بنو اری لال شعلہ کی تفتہ سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔

شعرا کے حالات اور کلام جمع کرنے کے لئے مصنف کی جو محنت کرنا پڑی اس کا ایک اندازہ اس بات سے ہو سکا ہے کہ مرزا ہر کتاب لفظ کے حالات زندگی کی تلاش میں آپ سکندر آباد تشریف لے گئے اور وہاں مرزا لفظ کے پورا حصہ سے مل کر ان کے بارے میں آپ نے تلامذہ عاب کے لئے نفاصل جمع کیں۔

یہی جذبہ تحقیق و تجسس تصاویر کے حصول کے سلسلے میں بھی کار فرما رہا ہے۔
شاعر کے حالات زندگی ہوں یا کلام یا اس کی تصویر مصنف نے اس کے اصل کرلے ہیں اصل ذریعے تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔ کتب کی تیس تصاویر میں سے اکثر ایسی ہیں جنہیں حاصل کرنا جوئے تیر لانے کے مترادف تھا۔ مثلاً سخن کی وہ تصویر آپ نے شامل کتاب کی ہے جو سخن کے صاحبزادے خواجہ معین الدین حسن نے سید فصیح الدین لمی کو دی تھی اور ان سے قاضی

ہمارے جن معضبات اور نقادانِ فن نے غالب کے متعلق ادب میں گرائفدراضافہ کیا ہے ان میں مالک رام کا نام مہر فرست ہے نقوڑی مدت ہوئی آپ نے دیوانِ غالب مرتب کر کے دنیا سے اردو کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا تھا مذکورہ دیوانِ غالب کے علاوہ غالب کے جس قدر دیوان ملے ہیں ان کے متن میں متعدد قسم کی غلطیاں شامل ہیں۔ مالک رام صاحب نے متن کو ان اغلاط سے پاک کر کے پیش کیا ہے۔ آپ نے اس کے لئے دیوان کے اس نسخہ کو بنیاد قرار دیا۔ حیاتِ غالب کے اپنے صحیح کردہ مسودے سے ۱۸۶۲ء میں مطبع نظامی کابینور میں جمعاً تھا۔

اس قابل فہر کتاب سے قبل آپ کی کتاب
ذکر غالب، تین بار شائع ہو کر سندھ، بالکل
کے علمی اور ادبی طبقوں سے حراج تحسین
وصول کر چکی ہے۔ اب آپ نے تلامذہ
ذکر غالب، ”نئے موضوع پر فہر اٹھا رہے ہیں۔
مذہن کے تحسین اور عرق ریزی کے بعد اس
فہر سے ۱۷ صفحات کا ایک تذکرہ ادبی
نامہ رشتہ اکبر ہے۔

”ملاؤ مذہب غالب“ میں غالب کے ۱۴۶ ناگردوں کا ذکر موجود ہے۔ کتاب کی ایک سرسری سی دور کردنی پی سے قاری پر یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ ۱۴۶ اشعار کے حالات زندگی اور نمونہ کلام حاصل کرنے کے لئے فاضل مصنف کتنی کڑی منزلوں سے گزرنا پڑا ہے (صفحہ ۱۰۶)۔ ان ۱۴۶ اشعار میں بعض اے میں جو کہ نام سے بھی اس دور میں کم لگ سکا ہوا ہے۔

مالک رام نے ان یکسرے ہوئے موتیوں کی
یکجا کر کے اور انھیں ایک لڑی میں پرو کر
اردو ادب کو اس خزانے سے مالا مال کر دیا
ہے جو اس وقت وہ ایک گم گشتہ خزانے کی
حقیقت رکھتا تھا۔

[illegible]

بھٹا چارہ پیلوٹی سونا پور

ناج بختری ۱۹۵۷ء مفت طلب فرمائیں

حیرت انگیز ہا سوی اول
سیاہ پوش خاتون

شگفتہ نعت و مناقب کے ہیں ہزارِ حنین !

یہ نعت و مناجات کا ایک دل آویز اور بجا
گور پر ہمارا مجموعہ ہے جس کا ہر شعر درد و رنج میں دریا بہا
ہے۔ اس نکتہ پر ہمارے اکثر نعتیں اور منقبتیں گیدھن
شعر اندکی محنت اور زور و لگن کی عینیت سے سمجھو۔ ہر
اس کے اثرات کی لہر اکھول کے پچھتے ہیں اور جوتے لگتی ہے
رسول کی توپ حساس آدمی کے دل کو سزا دے لے اختیار
دور پر اڑے کہ ہر حرف سن کر دل کی دھڑکنیں تر ہو جاتی
ہیں اس مجموعہ مزیک کہ بہت سی نعتیں اور مناہا میں محرم و
رفی ہوئی اکھول کیا حد تک لکھی ہیں۔ ان نعتوں اور مناہا کو
میں حاصل ہوئی ہیں، نکات و لطائف عمرہ، سفید کاغذ
مختصر لک۔

مخدوم صاحبزادہ

مشائخ اولیاء ابدال ہیں داخل ہر مریض میں ✽ تو کھڑا تاجوڑیں کش بردار کلمہ اللہ
حتیٰ شفا کلمہ شریفی سلسلہ نظامیہ کے بعد اگر کسی کے زخموں میں ہلکا سا نوٹیں

قنوطیت کا عالم ہماری تھا تو قدوت قطب عالم الشیخ حضرت کلیلہ اللہ فی شاہجہاں آبادی
فہر سہ کو مندر شاہد پٹھانیا اور سلسلہ چشتیہ نظام کی ایجاد و تجدید کا سلسلہ شروع ہو گیا عوام کی اصلاح
کیلئے حصہ شیخی الشیخ کے مطلقا ہندو بیرون ہند میں پھیل گئے، دستار دہائی کے دریا بن گئے اور صوفی
خواجہ بصر لدین خود چلنے دیئے کے مال کے بعد چشتیہ خاقانوں میں جو جماعوش اور سنی گماری ہوئی
تھی حضرت شیخ کے دروہ سوسے جو سحر میں تبدیل ہو گئی، ہو حق کے فروکٹ کاٹنا ہوئی، بڑا کٹ گئے،
سے بابا عیادت دیر اجرت کی درم مسئل کوئی نما آئی ہوئی آنت مرے ملی، یا شیخ کلیم اللہ ولی
حضرت شیخ نے جب موت و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا تو سوت لک کی کیا حالت تھی، ہمار دروہ اس کی راہ
کا مزن تھے، ہماروہ کی مذہبی و اخلاقی حالت کیا تھی، اور حضرت شیخ نے اس پر آشوب دروہ کی کیا تعلیمی
خدمات انجام دیں، کس طرح زندگی بسر کی، حیاتِ کلیم میں ان تمام حالات پر پوری طرح روشنی ڈالی گئی ہے۔
شرفِ یاب کرم کیساں جہاں غیر دیگانہ ہر گد گرد پر کلیم اللہ کا وہ آستانہ ہے
مکن جا بیت۔ انفرادی کے پیش سلسلہ نظامیہ کے مریدین متوسلین کے لئے خر خر ٹھونانے کے لئے
کے قابل ہے کما تہ و طباعت نہایت اعلیٰ مائیل رنگین و دلکش جس حضرت قطب عالم کے مزار مبارک
کا نور و ادب انظر ہے۔ جملة صرف سارے تین روپے، علاوہ معمول لڑاک۔

[illegible]

خاتونِ جنتؑ

خاتونِ جنت

کی مقدس حیات طیبہ ہے جس میں حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے علمی، مذہبی اور اخلاقی کارناموں کو نہایت دلآویز انداز میں لکھا گیا ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ لامذہبیت کا ناخوشگوار اثر مسلم خواتین پر پڑ رہا ہے، یہ کتاب اُن کیلئے متسلل راہ ہوگی۔ حضرت خاتونِ جنت کی مقدس زندگی دُنیا کے تمام انسانوں کیلئے بالخصوص خواتین کیلئے اسلامی زندگی کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے، دل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کو پڑھنے کے بعد ہماری خواتین کی زندگی، خاص اسلامی زندگی، بھانگی کتاب کے چند عنوانات یہ ہیں:-

نام و نسب، ولادت، بچپن، مناقب، ہجرت مدینہ، نکاح، گھرلو زندگی کی تربیت، محاسن اخلاق، مسکین، غریب، یتیم، یتیم خانہ، فیاضی، علم، صبر و ثبات، شرم و حیا، اخلاق نبوی کا اثر، ذکر و عبادت، غریب و یتیم کی تیار داری، عقلی و سائنس عبارت میں اختراع، صدقہ، خیرات، خطبات، کرامات، زندگی کی آخری جھلک۔ اس کتاب کے یہ چند عنوانات ہیں جن سے باری کتاب کی اہمیت و افادیت کا اندازہ ہوگا۔ ہر انسان کیلئے اس کتاب کا پڑھنا خیر و برکت کا باعث ہوگا۔ لکھائی چھپائی نہایت خوبصورت کاغذ عمدہ، ٹائٹل حسین و خوشنما، اجلہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ موصولہ ڈاک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر خیر

نغمہ ربابی

نغمہ ربانی

نسبت روحانی کا تجربہ ہے کہ نغمہ ربانی کی ہر ہر نظم اور ہر شعر معرفت و دروہایت کا ایک بیکراں سمندر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا حال موثر و دلکش انداز میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ میلاد شریف کی ہر محفل میں پڑے جانے کے قابل ہے، نغمہ ربانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مقدس حالات انتہائی عقیدت و محبت کے ساتھ اس کے بالواسطہ انداز میں بیان کیے گئے ہیں کہ دل پر دروہایت و معرفت کا ایک انوکھا سیف چھا جاتا ہے، ولادت باسعادت سے متعلق اس سے بہر کتاب اور نظم میں جب تک شائبہ نہیں ہوتا ہے مطلقاً کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ کوئی دلچسپ و زرافریا نہیں اور اپنے روح پرور سلام جن کو پڑھ کر اور سنا کر آپ کی روح جھڑک اٹھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درخیز اور ولادت باسعادت کے بیان سے پہلی دینی و دنیوی مشکلات دور ہو جائیں گی، اسی کتاب کی فرائض بھی مکمل ہوں گے، نہایت آسان اور آسان محال کیجئے کہ کتاب طبعاً عوام کا غنہ سفید، جملہ رنگین و زعفران و زعفران و زعفران قیمت صرف ایک روپیہ معصوم لڑکے علاوہ۔

[illegible]

کتابخانه جامعہ اسلامیہ دہلی

ہندوستان کی سسرال میں وہیں کے لئے زندگی
تیار کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی حوالیہ کر سسرال کی نا
کرم طرز محبت اور الفت کی جنت بنایا جا سکتا ہے
میں کی کہ جس کا مطالعہ مرد وہیں کے لئے ضروری
علاقہ و کثرت عمرہ، پہلے حد حسین فرشتہ گورہ بیت، جملہ ایک روپے محصول علاقہ

دادامیاں نے عید منائی



”ارے سنتی ہو! مجھے ٹھیک چار بجے اٹھا دینا۔ میں عید گاہ میں ناز بڑھوں گا۔ دیکھو بھون مت یاد سے مجھ وقت پڑا بھانا۔ ٹھیک چار بجے۔ گھڑی میں جاگ بھر کر رکھ لو۔“

ارے رمضان! اجا ابھی جاگ بھر کر دھو بی کے یہاں سے کپڑے اور درزی کی دوکان سے شیر دانی لا کر رکھ دے۔ ان کپڑوں نے تو ابھی تک کپڑے نہیں بیچے۔ دیکھو بیگم! کپڑے جا بھر تو شیر دانی میں بن لگا کر اسے سب کپڑوں کو ٹھیک ٹھاک کر کے رکھ دینا۔ کپڑوں کے ساتھ سوزے رکھنا مت بھول جانا۔ اچھا تو اب میں سوتا ہوں۔ ارے ہاں۔ ایک بات اور یاد آئی۔ وہ جو پانڈی کی ڈب سے نامہ روادی اسے نکال لو اور عمدہ دسی بان لگا کر رکھ دو۔ اور وہ بٹورہ جو ماروہ نے بنا کر دیا تھا اس میں اچھے قسم کی سیاری عمدہ ٹنگ۔ ہری لالچی اور ذرا تیز تبا کو رکھ دینا اور ہاں ذرا آم کو تکلیف تو ہوگی مگر آسام گرم پانی بھی کر دینا۔ ویسے آج کل موسم تو گرم پانی سے نہانے کا نہیں ہے۔ میں آج کافی چلا پھرا ہوں گرم پانی سے ذرا آسنا دو رہو جائے گی۔

دادامیاں دیر تک اس قسم کی باتیں ہی کے بعد دس بجے سو گئے۔ کچھ رات گئے بلس چو کی کاٹھنہ سجا دادامیاں کی فوراً آنکھ کھل گئی گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور سارے گھر کو جگا دیا اور خفا ہوئے لگے کہ چار بج گئے اور تم لوگ ابھی تک سو رہے ہو۔ دادی بھی اٹھ بیٹھیں انھوں نے گھڑی پر جو نظر ڈالی تو جھجھکاتے ہوئے کہا۔ تو بہہ ہے بھئی ابھی تو دوپہر ہے ہیں۔ آخر کچھ سونے بھی دو گے یا نہیں۔ خدا خدا کر کے ابھی آنکھ لگی تھی۔ دن بھر سو گیا تھا چار بجے میں چلے ہوئے۔ بچوں کی تمبھوں میں کاوڑ بنا کر ڈرا دیں ہی سونے پانی تھی کہ تم نے اٹھا دیا۔ اچھا اچھا سو جاؤ میں بھاتا کہ چار بج گئے۔ مگر ہاں سونے سے پہلے حقہ دیکھ کر مجھے سے وہ تمہارے ہاتھ کا بھرا ہوا حقہ بڑا ذرا دیتا ہے۔ دادامیاں نے

ایک نیا حکم چڑھایا۔ بچھل رات کی لطیف اور مٹھنی ہوا کے جھونکوں نے سارے گھر کو چھپک چھپک کر سلا دیا۔ دادامیاں بھی غفلت و راحت کی ایسی مٹھی بند سونے کا گھنٹہ کی آواز سے بھی نہ چونکے۔ گھر کی گھڑی جاگ بجا کر چپ چپٹی پانچ ساڑھے پانچ بجے دادی کی آنکھ کھل گئی۔ انھوں نے ڈرتے ڈرتے دادامیاں کو جگایا۔ لیکن وہ اٹھتے ہی بری طرح برسنے لگے۔ لاجل ۱۰ لاٹوہ کیسے خوش لوگوں سے واسطہ پڑا ہے تہہ اڑ کر روز بھی دن چرے تک پڑے سونے رہتے ہیں۔ کیا زمانہ آیا ہے۔ تو یہ تو یہ غرض شور کرتے۔ یہ ٹپکتے۔ مابن تو بھر لے کر بھل خا میں چلے گئے کچھ ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ عسلوانہ سے فریاد بھائی کی آوازیں بلند ہوئیں ارے او! کیا نام رمضان، جلدی آ۔ دوڑ کے یہ نصیب کہاں مر گئی وارے کوئی تو آجا بخدا کہنے لگے اور یہ زہرہ کہاں جا چھپی۔ اچی بیگم صاحبہ ذرا تم ہی آجاؤ۔ میرا تو دم نکلا جا رہا ہے۔ دادی بڑبڑاتی ہوئی آئیں۔ کیا ہے آسنا سر پر کیوں اٹھا رکھا ہے۔ تم ہی نے تو کہا تھا کہ مائے کوٹھکانے سے چن دینا۔ اب دادامیاں کے غصہ کا تھرا میٹرز رادرجہ اعتدال پر آیا دادی کے پوچھنے پر انھوں نے بتایا کہ جلدی جلدی میں لوٹا ہاتھ سے چھوٹا اور پیر پر گر پڑا جس سے انگریز بڑی طرح زخمی ہو گیا۔ جیسے تیسے انڈن نے پٹی بندھوائی اور کپڑے بدلنے لگے۔ یا جامہ تو انھوں نے اطمینان سے پہن لیا مگر بھڑاوازیں کٹے لگیں۔ ارے وہ تمہیں تو اس میں ہے ہی نہیں جو میں نے عید کے دن کے لئے خاص طور پر بنوائی تھی۔ اے اور متفانی! یہ کہاں کی شری ہوئی تمہیں اٹھا لایا تو جلدی سے بھاگ کر اس بد تمیز ورنہ سے کہنا کہ میان نماز کو جانے ہیں ان کی تمہیں ابھی تیار کر کے دو۔ رمضان نے بات کاٹ دی اور کہا۔ میاں قمیص تو یہ رہی۔ شیر دانی کے ادھر ہی تو رکھی ہے جب

دادامیاں نے قمیص اپنے ہی قریب رکھی دیکھی تو جھنجھب کر رہ گئے۔ پھر انھوں نے کپڑوں پر غلط کلا۔ سرمہ لگایا۔ اب شیر خرم کھانے والے تھے کہ انھیں خیال آیا اور خود ہی بڑبڑانے لگے۔ ارے! خضاب تو لگایا ہی نہیں اور فوراً بہ کہہ کر کہہا حرج ہے، اب سہی۔ جاتے وقت منہ دھو لیں گے۔ جلدی جلدی انھوں نے خضاب لگایا اور شیر خرم کھانے بیٹھ گئے۔ گھر کے سب بچے شہ یک تھے کسی نے کہا ہم تو ابھی نہیں کھاتے۔ پہلے عید ی لیں گے۔ دوسرے نے کہا۔ ہنس پہلے کھیلو لے لا کر دو۔ تیسرے صاحبہ بڑے۔ اس عید پر تو میں ایک روپیہ سے ایک پیسہ کم نہ لوں گا۔ اس لبن دین کی بحث میں حامی دیر ہو گئی۔ بچوں کی مست سماجت کے بعد دادامیاں شیر خرم کھانے بیٹھ گئے۔ و جا رہی کھانا کھانے کی یاد آئی تو رمضان سے کہہ کر ۱۰ روپے کی شیشی کو تو بلا کر لے آئے کہنا میاں شیر خرم کھانے بلا رہے ہیں مگر رمضان نے آکر کہا کہ دیر ہوئی وہ تو نماز کو جا چکے۔ دادامیاں نے لاجل و لا قوہ کہا اور رمضان سے بولے کہ ذرا احمق سا ناکہ تو جلدی سے لے کر آؤ۔ ۵۰ ناکہ لینے چلا گیا۔ یہ ناکہ ہی ہاتھ میں لے کر صحن میں پھینکے گئے۔ دادی عید کے انتظار اہتمام میں مصروف تھیں۔ بچے اپنے چمکیلے اور بھیر کیلے کپڑے ایک دوسرے کو بتلا رہے تھے۔ اور اپنے اپنے کپڑوں کی تعریف و قدس میں زمین آسمان مٹا رہے تھے۔ جیسے سی ناکہ ایادادامیاں جیکے سے جلدیے۔ لکڑی اڑتے آنے سے پہلے یہ خبر گیری آگئی کہ ابھی آج عید کی نماز نہیں ملی۔ عید گاہ میں نماز پڑھنے کا

وقت تو اسی وقت ختم ہو گیا تھا جب یہ گھر میں تھے۔ اب جامع مسجد کے دروازہ جس وقت پہنچے۔ اس وقت تک مار بڑھ پڑھ کر واپس ہو رہے تھے۔ دادامیاں نے عی اعلان کر دیا کہ اس کا عذاب، ثواب (رمضان) اور دادی کے سر پر۔ بھر جب دادامیاں گرتے پڑے گھر پہنچے اور جسے ہی بچوں کا اطران کے جہرہ پر مڑی بچوں نے ایک زور کا نعرہ لگایا اس وقت۔ لے اٹلی پر تیل کا کام ہوا۔ ۱۰۰۰ میاں نے حقہ کی اہتمام دسی ملو۔ ۱۰۰۰ نے فوراً آکر ادا دل رکھنے کے لئے بچوں کو ڈانٹا اور دادامیاں کی صورت دیکھ کر بولیں یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ بچے ہنس نہیں تو کیا کریں۔ ذرا آئینہ دیکھو۔ دادامیاں کو غصہ تو آ ہی رہا تھا فوراً آئینہ دیکھا۔ بیچارے بڑے تر منہ ہوئے۔ دائرہ میرا غم نے جو خضاب لگایا تھا وہ ابھی دیا ہی لگا ہوا تھا اور چو کڑا اس پر باندھا تھا وہ بھی اب تک باندھا تھا اور دادامیاں اسی حلیہ سے۔ ۱۰۰۰ نے نہ میں گھوم بھر کر آگئے تھے۔ دادا ۱۰۰۰ نے اب ایک زوردار لاجل و لا قوہ بولی اور خضاب دھونے بیٹھ گئے پھر کٹے گئے۔ بلک آج ہم نے خوب عید منائی۔ بہ دن زندگی بھر یاد رہے گا۔ جب ہی تو میں جبران تھاکر لک تھے۔ بکھو۔ کچھ کر آخر میں کیوں رہے ہیں جو مجھے دکھتا ہی کہنا کہیں میرا صاحب! خیریت تو ہے۔۔۔ خیر دنی بات نہیں۔ دیکھو لو نکا میں ہی ایک ایک کو۔ اور یہ بچوں کو کیا ہو گیا تھا جو مجھے دیکھ کر اتنی زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔ اچھا بچہ جی۔ آنے دو۔ ابھی عید



تاریخ مغلیہ کا ایک ورق :-
ڈرامہ :-

ایم اے شاد بھوپالی
دوسری قسط :-

ہمایوں کا قول



خان اعظم :- جو حکم ظلی سبانی (راکھی لے لیتا ہے)

سہیلوں :- کہو :- ہماری بہن کے قاصد اس راکھی کے بدلہ میں تم اپنی رانی کے لئے کیا مانگنا چاہتے ہو :-

قاصد :- ہمارا جہاں رانی کرناوتی بڑا بھاری سنگٹ آپڑا ہے ۔ دشمنوں نے ہمیں چاروں اور سے گھیر لیا ہے ۔ ہمارا بیٹی اپنی مٹی برسنیا (فوج لئے) ان بھوئی میں کھڑی شتر کو روک رہی ہیں ۔ ان کی سہا بنائیں گے ہمارا جہاں رانی جی آپ کو برسنیہ بھیجے :-

(یہ کہہ کر پروا نہ آئے بڑھادیتلے)

ہمایوں :- خان اعظم ہیں پڑھو کر سنائیے کہ ہماری بہن نے ہمیں کیا لکھا ہے :-

خان اعظم :- بہتر ہے ظل سبانی :-

(بروانہ پڑھ کر سناتا ہے)

بھارت کے انمول رتن :- مہاراج و مہاراج انیکوں پر نام :- آج مجھ پر بڑا بھاری سنگٹ آپڑا ہے :- میرا مہتری جو بیکت باب سے لکھو دو دینا

راج کدی ہمیں بسے کے لئے ان بھوئی میں اتر آیا ہے :- راجہ باجو کے ہوتے ہوئے تو ان سے

آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا :- پرنتو ان کے دیہت کے بعد وہ ایک بڑی سنیہ (فوج) اکٹھی

کرنے میں سہیل دکانیاں سو کیلے :- میں بڑے بھاری سنگٹ میں گھر گئی ہوں تمہیں

کیا میری سہا بنائے کہ نہ آؤ گے راجہ بھتیہا :- تمہاری بہن کرناوتی (خان پر) نہ سنا کر قریب ہی

کھڑے ہوئے ایک خادم کے حوالہ کرتا ہے :-

ہمایوں :- سنتے ہو حیدر مرزا :- ہماری بہن نے ہمیں مدد کو لپکا رہا ہے :- باغیوں نے اسے گھیر لیا ہے :- ہم اس کی مدد کو ضرور جائیں گے

حیدر مرزا :- نہ دانتھندی ہمیں سلطان عالم کا نام اور سر شاہ ہم پر چڑھائے ہیں :- ایسے نازک وقت میں وہ سری طرف رجوع ہوتا

مصلحت نہیں عالیجاہ !

ہمایوں :- دطرن سے ہنسنے مصلحت !

ہمایوں :- خوب ! ابھی تم نے خود کہا تھا :-

مرزا کہ مصلحت ہمیشہ گردن ہوتی ہے :- ہم تمہاری باتیں بھولے نہیں :- ہماری بہن کی عزت پر لٹیروں نے حملہ کیا ہے :- جھوٹے لکڑیوں پر

پلنے والے کتوں نے ہماری غیرت کو لٹکا رہا ہے :- ہم اس کا بدلہ ضرور لیں گے :- ہماری تلوار

لے بڑے بڑے سرکشوں کو راستہ دکھائیے :- اب وقت آگیا ہے کہ دنیا دیکھے گی کہ ہمایوں کی تلوار آج بھی اتنی ہی بے باک ہے جتنی کہ پہلے تھی :-

خان اعظم :- عالیجاہ حضرت تاج پور نے آپ کے ہاتھوں میں ملک و قوم کی تقدیر پھونپی

ہمایوں :- ہاں رہن کی مانگ کا سندور

اور اس کی عزت کا دامن بھی انھوں نے ہمارے ہی ہاتھوں میں سونپا ہے خاں !

حیدر مرزا :- اس طرح مغلیہ سلطنت کا آفتاب غروب ہو جائے گا عالم بپناہ !

ہمایوں :- وہ بھڑکھڑا رہ سکتا ہے مرزا لیکن بہن کی عزت کا بھلا نامہ اجرا غایکبار

بجھ کر پھر نہ جل سکے گا :-

حیدر مرزا :- ظل سبانی ! آپ حکمت کے امین ہیں :- اپنے فرض کو بھجائیے :-

ہمایوں :- ہمیں سبق بڑھانے کی کوشش نہ کرو مرزا ! ہم اپنے فرائض کو خوب سمجھتے ہیں

(خفتہ سے) ہمیں اپنا فرض یاد دلانے سے پہلے تمہیں اپنے فرض کا خیال رکھنا چاہئے تھا !

حیدر مرزا :- مجھے اپنے فرائض کا پورا پورا احساس ہے عالم بپناہ :- حکمت مغلیہ کے تحفظ کے لئے میں اپنے فرائض کا آخری قطرہ بھی بہا دوں گا :-

ہمایوں :- تو جاؤ اور فوج کو تیار ہونے کا حکم دو :- ہم آج :- ابھی اور اسی وقت اپنی بہن کی مدد کو جائیں گے :-

حیدر مرزا :- اس طرح آپ حکمت کی ذمہ داریوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکیں

ظل سبانی !

ہمایوں :- کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ ہمیں وعدہ فراموش کہیں یا تاریخ ہمیں جھوٹا ثابت کرے اور مورخین یہ لکھیں پرچہ رہو جائیں

کہ ہندوؤں کے ساتھ مغلوں نے جو وعدے کئے تھے وہ انھیں نبھانہ سکے کیا تم چاہتے ہو کہ آئے والی نسلیں ہمارے خاندان کو بری

لگا ہوں سے دیکھیں ؟ کیا تم چاہتے ہو کہ ہندو مسلم اتحاد کی جو جمیع حضرات تاج پور نے

روشن کی تھی وہ خاموش ہو جائے کرناوتی ہماری بہن ہی نہیں بلکہ سارے مغلیہ خاندان کی عظمت ہے اور اس کی حفاظت کیلئے ہمارا

خاندان کا تہ تیہ کٹ مرے گا :- یہ ہمارا قول ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے ہم ہر ممکن

ہمایوں :- کیا تم مطمئن ہیں خان (قاصد سے) جاؤ اور ہماری بہن سے کہو کہ اس کا بھائی مدد کو آ رہا ہے :- ہم آندھی کی طرح انھیں گے اور طوفان کی طرح

تمہاری سرزمین پر پہونچ جائیں گے :- جاؤ اور ہماری آمد کا انتظار کرو :-

قاصد :- ہمارا جہاں راجہ صدار ہے :-

ہج آپ نے کرشن بن کر میری سہا میں درپردہ کی ماں سرمداد عزت کا پھیرم رکھا ہے

بھگوان آپ کے سنگٹ (تاج) پر سنگٹ کے کالے بادل بھی نہ آنے دے :-

(چلا جاتا ہے)

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

رضعت کیجئے :-

خان اعظم :- فی امان اللہ :-

(ہمایوں جاتا ہے)

سین ما

رانی کرناوتی کا محل :- ہمایوں :- رانی کرناوتی کے ساتھ ہے :- ہمایوں اس جنگ

میں جو کرناوتی کے لئے لڑی تھی مٹی فختاب ہو چکا ہے :- رانی کے پاس اس کی ایک خاتہ

بھی ہے جس کے ہاتھوں میں ایک تھالی ہے :- جس میں کچھ دیئے جل رہے ہیں :- اور سندور

وغیرہ بھی ہے جو رانی نے ہمایوں کے ماتھے پر فختہ کی کاٹیک لگانے کے لئے منگوایا ہے :-

ہمایوں کے ہمراہ اس کا سپہ سالار دل اور دل بھی موجود ہے :-

(پردہ کھلتا ہے)

رانی :- بھتیہا ! تم نے کرناوتی کی راکھی کی لاج رکھ لی :- میں تمہارے اس آبکار کو اگلے

جنم میں بھی نہیں چکا سکتی :- اگر تم نہ آتے تو رام جلنے کیا ہوتا :-

ہمایوں :- کیسی باتیں کر رہی ہو کرناوتی ! ہم نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا :- ہم نے تو صرف اپنا فرض ادا کیا ہے :- ہم خوش ہیں

کہ آج ہمیں تمہاری مدد کرنے کا موقع ملا :- رانی :- آج دنیائے دیکھ لیا بھتیہا کہ راکھی

کے دعا گوں میں گندھا ہوا بہن کا بار کتنا سنگتی تالی (طاقتور) ہوتا ہے :-

ہمایوں :- تم ہماری بہن ہو کرناوتی اور بہن کی عزت کی حفاظت ہر بھائی کا فرض ہوتا ہے :- ہم تمہیں بھروسہ دیتے ہیں کہ

جب تمہیں ہمیں یاد کرو گی :- ہم آندھی پر طوفانوں کا جگر چیرتے ہوئے تم تک پہونچیں گے

اس لئے کہ مغل ہندوستان میں اس تہذیب کی داغ بیل ڈالنا چاہتے ہیں جو ہندو مسلم اتحاد کی ضامن ہو :-

رانی :- اور راجپوت بھی وچن دیتے ہیں راجہ بھتیہا کہ جب بھی آپ نے انھیں بھارا

وہ جو الٹھی کی طرح امنڈ پڑیں گے اور اپنے خرمیر کی ایک ایک بوند مغل جھنڈے کی رکشا (حفاظت) کیلئے بہا دیں گے :-

ہمایوں :- ہمیں تم سے ایسی ہی امید ہے

کرناوتی :- راجپوت ہمارے دانے باز ہیں ہمیں ان کی وفاداری اور بہادری پر فخر ہے

ان کی محبت کا سہارا لئے ہم وہ سب کچھ نہ کر سکیں گے جو ہم چاہتے ہیں :- ہندو مسلمان

مادہ ہند کی دوڑ و دوڑ میں انھوں کی مانند ہیں ہماری آرزو ہے کہ ہمارے جد بھی ان کی

رہنمائی میں چھوٹے خون نہ ہرے !

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

ہمایوں :- (خان سے) خان اعظم ہیں

لغات بالکل اندھیری تھی۔ سارے مکان

گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ جس گھر میں بجلی لگی ہوتی ہے وہاں یہی حال ہوتا ہے کیفیت کی وجہ سے ضرورت کے وقت ہی لوگ روشنی تو ہیں۔ میں کرتا پڑتا اور ٹوٹا ہوا کسی طرح بچ گیا۔ اور دیواروں پر بلب غلنے نہ میں ۔ مگر دھوکے میں جلانے کا سوچ کر ڈولے ۔
باتھ پانی کے تھن کے بیچ پر پڑ گیا اور بہا۔
خوار از روت سے ٹھیک میرے سر کے اوپر کھل گیا۔

آفتِ اِجان نکل گئی۔ پانی کی بوجھاروں نے یکایک ایسا بکھلادیا کہ مجھ سے اُس قہر کچھ بھی کرتے نہ بن پڑا۔ اس گھبراہٹ میں اپنی جگہ پر کچھ ضرور ٹھہر بیٹھا ہوں گا کیونکہ نل ہند کہنے کے لئے پھر وہ پہنچ ڈھونڈھنے سے نہ ملا۔ اتنی دیر تک اُس غضب کی لہری میں قوارے کے پیچھے کھڑے رہنے سے میری کیا حالت ہوئی۔ یہ سوچتے ہی اب بھی پھر بری آجاتی ہے۔ میرے کپڑے توڑ گیا بلکہ ان کے پیچھے بدن کی کھال تک ایسی تر پتھر ہو گئی۔ چوٹی دن تک براہِ رُہِ پ میں سنبھالنے سے شوکہ نہ سکتی۔ مجھے معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ پاؤں جم گئے اور میں وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ مارجانے کیسے میں وہاں سے زندہ نکل سکا۔

انسان کو یاد تھا کہ غلنی نہ سے جاتے وقت
میرا کہ وہاں اس کی طرف تھا۔ اس لئے
وہ اپنے وقت کی ٹھیک دہانے ہاتھ کی
طرف کے کمرے میں گھسا، غلطی نہ ہو۔
گھنٹی پر بجنے ہوئے تو لے کر مٹانے کی کوشش
کی۔ تو جلدی میں بجلی کے پلے کا سرچ و بگیا
ہستی نہ ہوئی مگر کمرے میں بھڑاہٹ کی
آواز کے ساتھ ایک ایک سرد ہوئی آنندھی
تی چلنے لگی۔ بجیکے ہوئے کپڑوں پر میری
کے جھنجک جیل پر زور کا کام کرنے لگے۔ بجال کر
کہ حضرت مجاہد سارے کمرے میں بھاڑا ہی ہوا
پھیلی ہوئی تھی۔ اتنے میں کوئی پلنگ پر سے
بلبل اٹھا۔ ارے! یہ نکمہ کیسے چل گیا؟
اب معلوم ہوا کہ یہ تو شکر گور کا کرو ہے۔

آلٹے پیروہاں سے لکھنا۔
مارے سروی کے دم بھلنے لگا۔ جھیکے چوٹے
کپڑے بدن پر اب کسی طرح بھی برداشت
نہیں ہو رہے تھے۔ اس سروی میں میری
عقل بھی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ پتھر ہی نہیں
لچتا تھا کہ میرا کمرہ کو نہ سمجھتا ہوں دو ایک دروازہ
ہاتھ لگایا مگر وہ سب بند تھے۔ آخر ایک دروازہ
کھلتا تھا۔ یہی کھل گیا۔ سمجھ گیا کہ یہی میرا کمرہ
ہے کیونکہ میں اسے بھڑا ہوا چھوڑ کر گیا تھا۔
میں نے ڈر کے مارے دلوار وغیرہ چھوٹنے کی

[illegible]

سياه پوش خاتون خانم
ناول دوسرا ايڙين تيار ۾ قيمت ۲۰۰ روپيا ۱۰۰ روپيا
استانه بک ڊولوپ ۲۰۰ روپيا ۱۰۰ روپيا

A high-contrast, black and white portrait of a man with a mustache, wearing a collared shirt. The image is heavily stylized with thick black lines and cross-hatching, giving it a graphic, almost stencil-like appearance. The man has dark hair and a serious expression. The background is white, and the overall style is reminiscent of a woodcut or a high-contrast photograph.

[illegible]

نہیں آئے۔ اب باکریہ نے کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی، بدلیہ کو دل لکھتا۔ پڑھو یہاں پہچان۔ اہل کے مارے ناک میں دم آ رہے۔ دراصل بات یہ تھی کہ میں ایک ضروری کام نہ کر سکتا تھا۔ چار باغ ایشین برادرز آؤ آؤ تھے، پڑھو یہاں ملاقات ہو گئی۔ وہ مجھے اپنے ہوٹل پر لائے مسر کوہر کا ایک حیدر آباد ہوٹل تھا جس میں وہ خود بھی رہتے تھے، وہ فرور اکبر میجر تھے۔ رہتے۔ وہاں چلے جاتے تھے۔ شہر الہ آباد میں ہی رہنے سے۔ اس وقت

INDO GENUINE CHEMICAL WORKS
NEAR POST OFFICE JAMA MASJID, DELHI.

خود اپنا عزم ہے اپنا جنوں ہے اپنی تلاش
 و مطلب میں مجھے فکر کا رواں تو نہیں
 قفس میں بیٹھ کے یوں ذکر آسائے کا
 یہ سوچتا ہوں کہ تو بین آسائیں تو نہیں
 مسلمان نصاریٰ

حکومتِ فہمِ دوران بھی احمیں شامل ہے
جو کہ رہا ہوں فقط میری داستان تو نہیں
متابعِ ذہنت بھی دیکھ لے تو کہے قبول
فہمِ حبیب کا سود ہے کچھ گراں تو نہیں
اشفاق علی خاں | میرا دل، اسے

اپنے آپ کو عطا اپنے وجود کی بہار
گردش وقت سے نمودِ حجبِ برونہ بہار
دستِ جنوں کے درِ پیر سے زندگی کا رخ
تیرے جنوں کے ہاتھ میں دامنِ تار تارِ لسیا

اس میں فکر کی کیا بات ہے؟



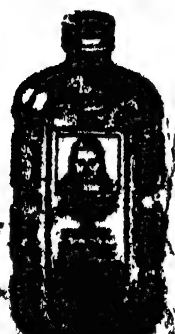
سفید بالوں کی وجہ سے عمر رسیدہ
نظر آنا ایک قدرتی امر ہے لیکن اس
میں فکر کی کوئی بات نہیں، کمزوروں
لوگوں کی طرح آپ بھی لوما استعمال
کے اپنے چہرے کی چمک و مک
کو بحال کر سکتے ہیں



دنیا بھر میں مانا ہوا بالوں کو
قدرتی طور پر سیاہ کرنے والا

ایم۔ ایم۔ کنجیاہات والا، احمد آباد
ایم۔ ایم۔ کنجیاہات والا، احمد آباد
Tel: 30575

ہرکلیٹس: ہر شے بدلنے لگتی ہے۔



راود فامین دو قدم کوئی قبو پس کے رہ گیا
معصوم نہ شور دی:—————

حکمر میں در سے لب پر مگر نغماں تو نہیں
حیاتِ عشق بہت تلخ ہے گراں تو نہیں
— عارف عباسی —

نظارہ جمال کہاں جب اُٹھی نگاہ
 کہتے حجاب ہو گئے مائل نہ پوچھے
 جیسے کسی نے عین میں آنکھوں روشنی
 احساسِ نارسانی منزل نہ پوچھے
 مظہر حسینِ وزیرِ سماجی فلاح: —

صورت گر کو نین کا عجاز ہے یہ بھی
انسان سے ملتی نہیں انسان کی صورت
سب دل پہ ہے موقوف اگر دل ہی غنی ہے
ہر ایک مجھ بھرے سلیمان کی نصرت
اندر صبا بوری ہے۔۔۔

احتیاط بہار پر نہ سکی
اہتمام بہار سے پہلے
دل گرفتہ ساہون بہار کے بعد
رور بہکت بہار سے پہلے
شمسی میناؤں:

ایچہ حیات درو کی تصویریں گئی
 راہیں تمام یاس کی ظلمت میں کھو گئیں
 مانا کہ ہر لحاظ سے بال ہم بڑے
 ساری اداسی ظلم کی روشن تو ہر جہیں
 آتو لکھنوی بہ۔

بہارِ لالہ، قصہ تیری داستان تو ہند،
نسیم مست خرامی کی راد داں تو بنیں
حبابِ عشق نے مارا کاتِ دھڑکا ہے
جودل کا حال ہے چہرے وہ میاں تو نہیں
منظما می:

ساحل کے تماشائی برڈ وبنے والے پر
افسوس تو کرتے ہیں امداد نہیں کرتے
آزاد کیا خود کو زنداں سے اسیروں نے
زہنوں کو غلامی سے آزاد نہیں کرتے
۲۔ میں سلسلہ نوی:

کس نے رکھا رو ونا میں قدم
آپ کے جاننا رے پہلے
درد کا تلف بھی نہ حاصل تھا
اک ترے انتظار سے پہلے
حاضر ہو گا نہ رہی۔

جستہ کوئی منزل ہو
میرے لئے ہے

زبے نصیب کہ اُتر پردیش کے ممبران قانون ساز
نے گزشتہ ماہ مارچ میں ایک متنازعہ و مفید کراسمی کی
مدد رت کے فرائض صوبے کے وزیر اعلیٰ و دیگر سرپرست
آئندہ انجام دینے اور وزیر اعلیٰ کے حق میں سید
علی ظہیر، جناب مظفر حسین صاحب شامل تھے صبح تک
متنازعہ میں دامن فرماتے رہے۔ اُتر پردیش میں جو اپنی
اُردو دشمنی کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتا ہے سرکاری
متنازعوں کی ابتداء بزم شعراء کے زیر اہتمام گزشتہ سال
ایک طرحی مشاعرے سے ہوئی تھی، جو وزیر اعلیٰ کی قدام
سگاہ پر منعقد ہوا تھا اس کے بعد ممبران قانون ساز کی
کوشش بھی کامیاب رہی جس کی ابتداء جناب مصطفیٰ حسین
گھونڈہ سہائے، راحت مولانا اور دوسرے معزز ممبران
نے کی تھی اس مشاعرہ کا انتخاب یقیناً ممبران اُردو کے
لئے پسندیدگی کا باعث ہو گا جو مجدد ذلیل ہے۔

سآذ لکھنوی :
 ہم سمجھ کر آل فضل بہار
 مکرائے بہار سے پہلے
 بے سکون ہو گئے بہار کے بعد
 مطمئن تھے بہار سے پہلے
 مسعود اختر حمال :

تذویر پر یہ صیغہ بھی ہے عارض کے دیکت جلوں میں
 زلفوں کے پٹنے سائے میں تصویر سواوشام بھی ہے
 اے ہر دھرم کی توحش کو اسے واعظانازاں بھول بھی جا
 یہ بزم کہ بزمِ رنداں ہے یا کہری بھی ہوا سلام بھی ہے
 مختصر اد لکھنؤ :-

دل کی گنجائشوں میں سب کچھ ہے
ہم کہاں جائیں خالق ہوں میں
میرا ذمہ تو دل نہ بن جائیں
آئیے تو مری نگاہوں میں
روح کو کئی ایماں لے،

قفس کے سامنے رہ چاہیے ذکر آزادی
 یہ میرے ذوقِ اسیری کا امتحان تو نہیں
 سننے کو کون سننے کہے تو کون کہے !
 حرافہانہ زمانے کی داستاں تو نہیں
 کرشن بھاری کوڑہ :

بلا ہے ہو تو چلتا ہوں یہ بتا دو مجھے
 تمہاری بزم میں باہدنی زبان تو نہیں
 زمانہ کہتا ہے اسے دوست جبکو فصل بہار
 ترے چمن سے نکالی ہوئی خزاں تو نہیں
 مرے یقین محبت کو گھبراہٹ سے دوست

قدم قدم پر گماں ہے وہ یکساں تو نہیں
سبیل چہ بنا دسی:

تیرے کرم کا شکر یہ پیاسی سرور میں
بادۂ اشدت کا جام میں شکر کی گلیاں
منکھار و چنگلی شکر کی گلیاں

تہنیت کے پھول

ڈاکٹر عبدالرؤف ہاشمی ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ ڈی کے پورب اور امریکہ کے تعلیمی دور سے کامیاب واپسی پر انجمن ہاشمی دہلی کی جانب سے حافظ محمد نعیم صاحب کنوینر انجمن ہاشمی کے دولت کردہ پروڈاکٹر صاحب موصوف کے اعزاز میں ایک پرنٹڈ جھولہ دیا گیا جس کی ابتداء جناب خلیق برنی مخوری کی قلم تہنیت کے پھول سے ہوئی جو قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے اس کے بعد جناب رئیس احمد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس کا جواب دینے ہوئے ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب نے انجمن انجمن کو اپنے متفقہ مشوروں سے نوازا اور اپنے تعاون کا پورا پورا یقین دلایا آخر میں حاضرین کی تراضی سے پھولوں وغیرہ سے کی گئی اور بہ تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی

کیوں نہ ہوں پرکیت اپنی ریت کی لہریں
گلستان انجمن میں آگئی تازہ بہار
تیری آمد کے ہم اک مدت سے تھی امیدوار
تیری آمد سے ہیں عبد الرؤف آیا قرار
قائدان ہاشمی کا کیوں نہ ہو بالا وقار
ہتری ذات گرامی مایہ صد افتخار
تو ہمارے ہی گھر لے کر آئے تھے چشم چراغ
خیر مقدم کیلئے یوں آئے ہیں پیر و انوار
اس لئے تیری محبت ہر دلوں میں جاگزیں
تیرا ہر انداز خوش خلقی کا ہے آیتہ دار
یہ دناب ہے تجھ کو حاصل ہو جہاں میں کمال
یہ دنیا ہی کہ ہو ممتاز لوگوں میں شمار
تیری غلط ہو حد و ملک ملت میں چند
حلقہ علم و ادب میں ہو سوا تیرا وقار

کامیاب آمد پر تیری پیش کرنے کے لئے
تہنیت کے پھول لایا ہے خلیق خاکسار



شادی کی پہلی رات (بالقصر)
عورت و مرد کے پوشیدہ تعلقات (سیکس ٹالک)
صحت و طاقت و خور و شراب اور دیگر کنٹرول پروری
آزادی و حکیم بریجندر سنگھ جی (جسٹس) کی لکھی ہوئی
۳۰ صفحات اور ۴۰ رنگین فاضل تصویروں پر مشتمل ہے
ساتھ ہی کتاب کا نیا ایڈیشن بھی دستیاب ہے۔ ۱۰۰ روپے
۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰
لفظ زندگی تیرا اور میری گیت لاہور سے نام بھیج کر
اور دوسرے مالک ہو جو چھ ششماں پیشگی
وی بی گھر منگو آئیں۔
پتہ: پلاٹ نمبر ۱۰ (A) پانی پتہ لاہور

عصرانہ میں شریک دوسرے لائق ذکر
حضرات میں صاحبزادہ محمد تحسن فاروقی
ایڈیٹر آستانہ پیام شرقی۔ حکیم مشتاق علی
صاحب۔ جناب رشید احمد صاحب کاڈنٹ
ہمدرد و خانہ قاری ماشاء اللہ صاحب
قاری اکرام اللہ صاحب جناب عبدالباری
صاحب مولوی عبدالخالق صاحب خلیق۔ حافظ
عبدالستار صاحب۔ جناب نثار احمد صاحب
جناب اخلاق احمد صاحب حکیم محمد تقی صاحب
جناب محمد حسن صاحب جناب خالد نعیم صاحب
حکیم مولوی انوار احمد صاحب شفی عبدالباسط صاحب
اور قاری احسان صاحب۔
اس تقریب میں یہ بھی ملے پامالہ انجمن ہاشمی کو
سزاوارتہ سہرگرم عمل بنانے کے لئے کچھ اقدامات
کئے جائیں اور جلد اس کا ایک اجلاس بلایا جائے
جس میں ڈاکٹر رؤف صاحب کے زترین مشوروں
کا روبرو میں لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

منس کر گزار دے

امی تم بھی عجیب ہو اگر میں تمہارے کہنے پر
عمل کرتا ہوں تو آپ مانتی نہیں۔
”کیا بات ہے“
آپ کہتی ہیں نہ کہ بری صحبت سے بچنا
چاہئے۔
”ہاں بالکل۔۔۔ پھر کیا ہوا“
”نہیں تو میں کل سے اسکول نہیں جاؤں گا“
”کیوں؟“
وہاں کے لڑکوں کی صحبت بڑی خراب
ہے اور ہر اچھے لڑکے کو ان سے دور رہی
رہنا چاہئے۔

ایک ماما نے سب کاٹنے کے لئے مالک کو
چھری دی اور کہا۔ آپ کہتی تھیں نہ
چھری صاف کر کے لاؤں میں اسے صابن سے
دھو کر لائی ہوں۔
ٹھیک ہے تب ہی تو امر دلوں میں سے
صابن کی پورا رہی تھی۔

استاد :- اگر تمہارے سامنے بہت سے
اندھے رکھے ہوئے ہیں تو تم ان میں سے
مغیوں اور نظموں کے اندھے الگ الگ
کیسے پہچان لو گے۔

شاگرد :- وہ صاحب یہ کیا شکل ہے
استاد :- آخر کیسے۔
شاگرد :- ان سب کو پانی میں ڈال دو
جو اندھے ڈوب جائیں وہ مرغی کے ہونگے
اور جو پانی میں تیرنے لگیں وہ اندھے
بچے ہوں گے۔
استاد :- شاباش ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ۔

ایک استاد نے خدا کی قدرت پر کچھ دیتے ہوئے
اچانک ایک شاگرد سے سوال کیا کہ اگر
میں خدا تعالیٰ مل جائے کیا کرو گے۔
شاگرد نے جواب دیا میں اس سے پاس
ہونے کی دعا کروں گا۔
شاگرد نے استاد سے پوچھا آپ کیا مانگینگے
استاد نے کہا کہ عقل۔
شاگرد بولا۔ ٹھیک ہے جس کو جس چیز کی
ضرورت ہوئی ہے وہ وہی مانگتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر ضرور تحریر کریں

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دو ساتھیوں کے
ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ اور وہ دونوں ساتھی
آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ دونوں کے
بیچ میں چونکہ آپ قلیل القامت تھے اور دونوں
ساتھی لمبے فٹکے تھے۔ انھوں نے حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے علی تم ہمارے درمیان
میں ایسے معلوم ہونے ہو جیسے لٹا۔ میں فون
اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برکتہ جو اب
دیکھ کر جب ہی دھم دھم ہوا اگر میں درمیان میں
نہ ہوں تو تم نہ رہو یعنی تمہیں سے فون نکال دیا
جائے تو حرف لار د جاتا ہے اور لا کے معنی
نہیں کے ہیں۔

ایک شخص :- (ایک کیل سے) کیا میں پکا
نام بچھ سکتا ہوں۔
وکیل :- جناب اس وقت تو میں ایک ضروری
کام کے لئے باہر جا رہا ہوں کسی اور وقت
اگر مشورہ کیجئے گا۔

باپ :- (بیٹے سے) تمہارا فرصت کا شغل
کیا ہے۔
بیٹا :- مار کھانا۔

محشریٹ :- (ملزم سے) تم نے فاروقی کی
جیب کیوں کاٹی۔
ملزم :- نوکیلا ہوا میں ابھی درزی کو
بلوا کر سلوا دیتا ہوں۔

استاد (شاگرد سے) تم پاکستان کو کتنے
حصوں میں تقسیم کر سکتے ہو؟
شاگرد :- اوہ یہ تو بہت لمبی تقسیم ہے۔

ملکٹ چیکر (مسافر سے) یہ تو جناب ایکسپس
ہے پشاور جا رہی ہے۔ لیکن یہ ملکٹ لاہور جا
مسافر :- یہ بات تو ڈرائیور سے جا کر کیجئے

ایک شخص کسی ڈاکٹر کے زیر علاج تھا۔ ڈاکٹر
کے چڑچڑے اور ہر روز زہامض ہونے سے تنگ
سا گیا تھا۔ ایک دن مریض نے ڈاکٹر کو بتایا
کہ درد تو اب باقی نہیں رہا مگر سانس ذرا
رک رک کر کہنے لگا ہے۔

ڈاکٹر نے برکتہ جواب دیا پروامت کرو
آج سے بالکل ہی بند ہو جائے گا۔
اور مریض منہ پھاڑے ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا

ہفتہ بھر کی خبریں

کما اچھی۔ پاکستان کے وزیر اعظم کے ایک ترجمان نے پاکستان کے ایک سابق وزیر اعظم چودھری محمد علی کی وہ تجویز مسترد کر دی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان کو کشمیر میں اپنی نو میں سمجھ دینی چاہیے چودھری محمد علی نے اپنی تجویز میں کہا تھا کہ پاکستانی نو میں کشمیری حوام کی حفاظت کریں گی۔

لندن۔ یہاں سے شائع ہونے والے اخبار "نیوز کرائیکل" نے اپنے نامہ نگار کے حوالے سے یہ خبر شائع کی ہے کہ روس کے وزیر اعظم جناب خروشیچیف آگیا دونوں خفیہ طور پر یوگوسلاویہ کے صدر جناب ٹیوسی بات چیت کر رہے ہیں۔

سرہی نگر۔ محاذ رائے غازی کے حلقوں کے بیان کے مطابق شیخ عبدالرشید سابق وزیر اعظم کشمیر نے وزیر اعظم ہند جنت جواہر لال نہرو کے نام ایک خط بھیجا تھا جس میں لکھا ہے کہ کشمیر میں رائے غازی کے متعلق جو بہا را مطالبہ ہے اسے تسلیم کرنے پر عالمی مسیحا کے حامی آپ کو ایک دن مجبور کر دے گی۔

نئی دہلی۔ جڈت ہنت نے پاکستانی الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ سلامتی کونسل سے پاکستان کی شکایت غلط اور بے بنیاد واقعات پر مبنی ہے پاکستانی نو میں کی واپسی مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کا واحد طریقہ ہے۔
نئی دہلی۔ نامہ ہند جہور یہ ہندو اکثرادھارکن کل امریکہ سے واپس آگئے۔ ہوائی اڈہ پر انہوں نے اجاری خاندانوں سے کہا کہ اس عالم کی بقا و تحفظ کے

امکانات کافی روشن ہیں۔ اس دورہ میں ڈاکٹر ادھارکن نے امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں میں لکچر دیئے اور صدر آئزن ہاور، مسٹر ٹلس، مسٹر کیلر، وزیر اعظم برطانیہ اور دیگر کئی امریکی و برطانوی ممتاز لیڈروں سے ملاقاتیں کیں۔

جنوب۔ یہاں سے چالیس میل کے فاصلہ پر چھپ میں ۱۳ اپریل کی رات کو پاکستانی حملہ آوروں نے چھاپہ مار جس کے نتیجے میں دو دانشماں ہلاک اور تین مجروح ہو گئے۔ مجروحین میں سے ایک کی حالت ناگہ میان کی حالت ہے۔

پیرس۔ اطلانتک اتحاد کے ڈیفنس مسٹروں اور جارج کے چیف افسروں کی خفیہ کانفرنس یہاں شروع ہو گئی ہے۔ بات چیت کا مقصد میٹ کے دفاع کو مضبوط بنانا اور اسلحہ کی رسید پر اور ترقی میں ایک دوسرے سے تعاون کو بڑھانا ہے۔

کما اچھی۔ پاکستان کے وزیر اعظم ملک فیروز خان نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ جنگ کرنے کے اعلان پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس اعلان کی رو سے ہندوستان کے ساتھ تمام جنگجو کافر فیلڈ گفٹ و شنیدار و مالٹی کے ذریعہ کیا جائے گا۔

لکھنؤ۔ پرجا سوشلسٹ لیڈر تری ترلوکی سنگھ نے انڈیا کے دوران میں کہا کہ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے کانگریس میں مدغم ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ کانگریس کا شیرازہ تیری کے ساتھ لکھنؤ ہے اور خواہ کتنی بھی کوشش اس میں تیری زندگی بید نہیں ہو سکتی۔

نئی دہلی۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ پاکستان سرکار نے حکومت ہند کو دارنگ دی ہے کہ انگریزوں کے یورپی پاکستان سے متنازعہ رقبہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو اسی کوششوں کا مقابلہ طاقت سے کیا جائے گا۔

پاکستان کے اس اعلان سے پہلے آسام کے بھارتی حکام نے سلٹ پاکستان کے ڈپٹی کمشنر کو اسٹیٹ دیا تھا کہ پاکستان کے و ماسے سرکار کے نزدیک جس بھارتی رقبہ پر قبضہ کیا ہوا ہے اسے ۲۴ گھنٹوں میں بھارت کے حوالے کیا جائے۔ یا درہے اس رقبے میں کئی دفعہ طرفین میں ناؤنگ ہوتی رہی ہے۔

ہانگ کانگ۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں غور کرتے ہوئے کہا ہے کہ انڈونیشیا کی لڑائی اب آخری منزل میں پہنچ گئی ہے اگر لڑائی اس جتنے ختم ہو جائے تو اس میں حیوانی کوئی بات نہیں ہوگی۔

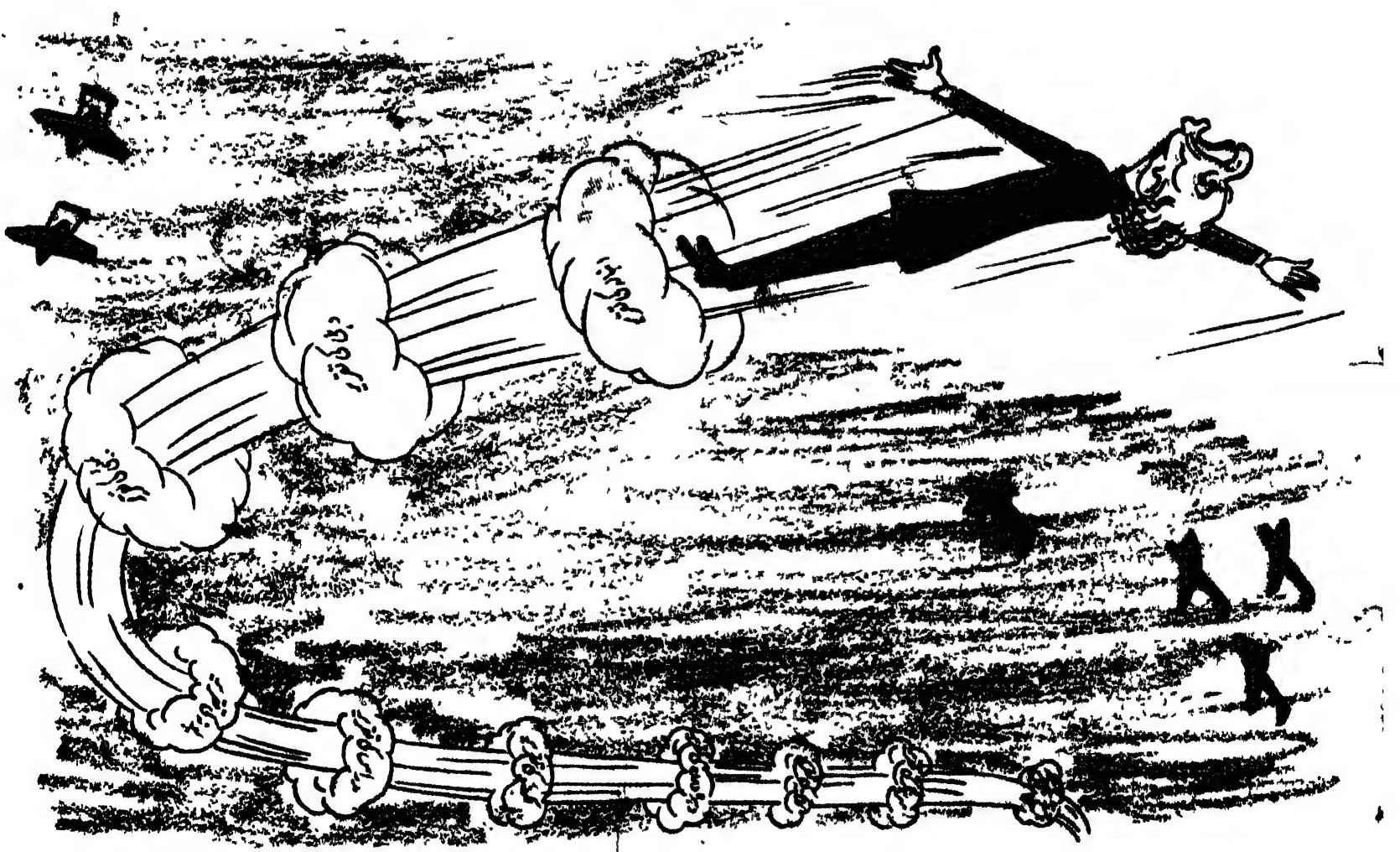
دہلی۔ دہلی میونسپل کارپوریشن کے لئے آج میئر ڈپٹی میئر اسٹینڈنگ کمیٹی اور دوسری کمیٹیوں کے لئے میروں کا چناؤ ہوا۔ سر رونا آصف علی میئر اور سترتی رام جرن اگر وال ڈپٹی میئر چنے گئے۔

نئی دہلی۔ رجب اول سبھائیں وزارت داخلہ کے مطالبات پر رجعت ہوئی تو اپوزیشن کے میروں نے مطالبہ کیا کہ کمیٹی کو ہا را سٹراور کراحت کی ایک زبان کے دو صوبہ میں تقسیم کیا جائے گا لکھنؤ میروں نے اس بات پر رد و مانگ اس معاملہ میں سرکار کا کیا جا چاہئے۔

جے پور۔ راجسٹران اسمبلی نے ایک غیر سرکاری ریزولوشن پاس کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ضمنی عدلی ہو سکے سرکاری کام ہندی میں ہونا چاہئے۔ ریزولوشن کے ایک جن سنگھ ممبر نے پیش کیا تھا جس میں ایک کانگریسی ممبر نے اپنے ریزولوشن میں کہا تھا کہ ۱۹۵۵ء تک نام سرکاری کام ہندی میں شروع ہو جانا چاہئے۔

نئی دہلی۔ لوک سبھائی ہر دست ہنگامہ ہوا جبکہ ایوز میروں نے ڈیفنس مسٹری کرشنا میں نے اس یکا ہوا اعتراض اٹھا یا کانگریس نے اپنی سیاسی مصلحت کے تحت ہمارے نوچوں کی بھارتی حرف گیری کی ہے شری منین ومارت وقلع کے مطالبات زیر بحث کا جواب دے رہے ہیں۔

اگس۔ ماسگرہ ڈ ورن کے لوکل باڈی ریلوے کاٹگری امیدوار مسٹر تری بنگلہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کے مقابل میں دیگر کئی امیدوار تھے۔



ہندوستانی فضا میں نے یکم اپریل کو اپنی سورجی مٹائی۔

(بکری فکری دیکھی)

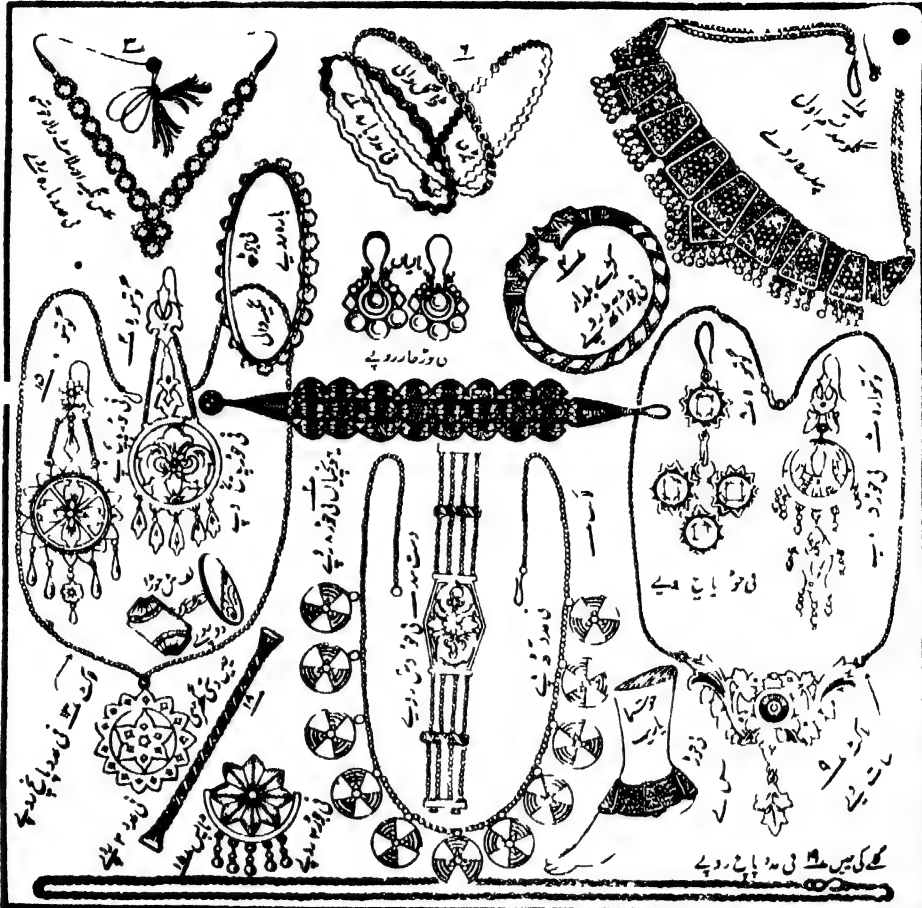
نَفِیسِ خوشنما خوش وضع او خوش قطع زیورات

ہماری فیکٹری کے متعلق

حضرت الحاج مولانا اہل قادری خاں صاحب آستانہ

کاتصد بقی ساریفکٹ

”دلی کے مشہور زیور ساز کارخانہ رحمانیہ دولڈ گولڈ
فیکٹری جامع مسجد ہلی کے زیورات میں نے، کچھ جبتک
یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ یہ زیورات ردولڈ گولڈ کے ہیں میں انکو
اصلی سونے کے زیورات یقین کرتا رہا۔ اپنی غنائی دکشی بیرونی
ادوز بھوتی کے لحاظ سے یہ بہترین زیورات ہیں، دلی کی صنعت
زیور سازی کا دایز نمونہ ہیں میں نے بعض ایسی تحریریں
دیکھی ہیں جن سے یہ معلوم ہوا کہ ان زیورات کی لائق ذکر خصوصیت
ہو کہ زیادہ عرصہ تک استعمال کرنے کے بعد بھی انکی خوشنمائی
میں فرق نہیں پاتا۔“ ناہدا تعاونی۔ احوالات ہلی



عورتوں کے سنگار کیلئے سُنہرے اور دِلّی و نیز پورے

زیورات خورتوں کے حسن خوبصورتی کو نکھارنے میں عزت شان و ثروت اور آرائش و زینت کی وجہ سے عورتیں زیورات کو بی پسند کرتی ہیں اس دور میں کہ سونا پھلگراں ہوا اپنی مستحبات کیلئے ای میٹھن گولڈ کے بنے ہوئے دلپسند دیر پا اور ہلکے بھارت منگائیے جو انتہائی خوش وضع خوشنما، خوبصورت اور دیرہ راہیں۔ رنگے روپ دیکھنے میں صلی سونے جیسے ہیں غور و دیکھنے پر بھی یہ سخی کے معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ کسوٹی کے بغیر سنا بھی ان کو شناخت نہیں کر سکتا۔ اس کہانی کے یہ تمام زیورات بہت نیربا ہیں اور ہر وقت استعمال میں رہنے کے باوجود کم سے کم پانچ سال تک ان میں کوئی فرق نہیں آتا تاہم زیورات پر قیمت اور نمبر درج میں زیورات کا آرڈر دیتے وقت اپنا ناپ اور زیوروں کا نمبر ضرور تحریر کیجئے۔ زیورات فوراً روانہ کرنے جائیں گے چالیس روپے یا اس سے زیادہ رقم کے زیورات کا آرڈر کرنے پر تمام خریداروں، دوکانداروں اور ان خورتوں کو جو گھر بیٹھے زیورات کی تجارت کرتی ہیں چالیس روپے کے زیورات میں روپے میں دیئے جاتے ہیں۔ محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

نا پسندیدگی کی صورت میں مال واپس کیا جاتا ہے۔



RAHMANIA ROLD GOLD FACTORY
Post Bag No 34 Jama Masjid, DELHI

پتہ: برحمانیہ رولڈ گولڈ فیکٹری جامع مسجد روڈ پشاور۔ دہلی

۱۔ جس کو آپ قسم کے عمل میں مل گئے دو سنگوں میں سے ایک کا نام بتائیے
 ۲۔ ہر ایک سنگ کی سطح پر ایک لکڑی کا ٹکڑا لگا ہوا ہے اور اس کے
 ۳۔ ہر ایک سنگ کی سطح پر ایک لکڑی کا ٹکڑا لگا ہوا ہے اور اس کے
 ۴۔ ہر ایک سنگ کی سطح پر ایک لکڑی کا ٹکڑا لگا ہوا ہے اور اس کے

ASMI LABORATORY P.O. BOX 1793
 DELHI

جیل اور مال کا لالہ و زعفران دیکھ کر میری ہمت بڑھ گئی۔ میں نے کہا: "اے خدا! میں نے تیرے لیے جو کچھ کر سکا ہے، اسے تیرے لیے کر دیا ہے۔" میں نے کہا: "اے خدا! میں نے تیرے لیے جو کچھ کر سکا ہے، اسے تیرے لیے کر دیا ہے۔"

جمال ہیر آئل
بال نکھار پوڈر عرف



تاریخ الابیاری
دروپے
سیرت الرسول
۲/۱-
قانون جنت
۱/۸-
سید کا لال
۲/۱-
نایع الادبیا
۲/۱-
سیر خواص
۳/۱-
وادی الحسین
۲/۱-
یاض الادبیا
۳/۸-
روح تنوف
۲/۱-
حیات شریک
۲/۱-
نعمت ربانی
۲/۱-
علیات نبی
۳/۱-
مفتی صاحب
۳/۱-
سمائی سفینا
۳/۸-
حیات الرسول
۳/۸-
قادی آستانہ
۲/۱-
سیاہ قرآن
۲/۱-
سیرت آل عباس
۲/۱-
بہار القرآن
۲/۱-

PAYAM-E-MASHRIQ (Weekly) DELHI

گھڑیوں پر دس فی صدی نسیس بڑھ جانے کی وجہ سے گھڑیوں کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا اس لیے ہم بھی اپنی گھڑیوں کی قیمتوں میں معمولی سا اضافہ کر رہے ہیں۔

دنیا کی عظیم المٹال 'نیو ماڈل فیشن ایبل اور ارزاں ترین گھڑیاں



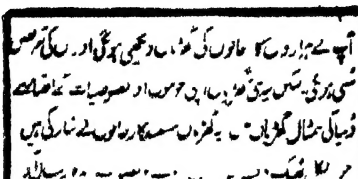
سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



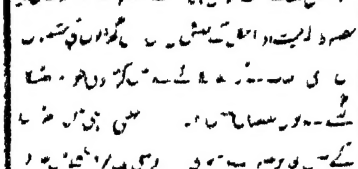
سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



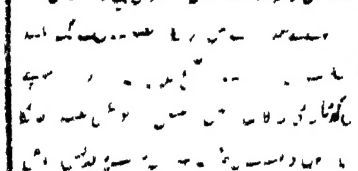
سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



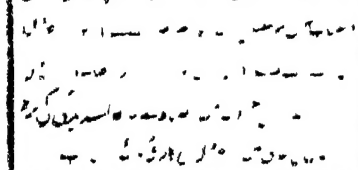
سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



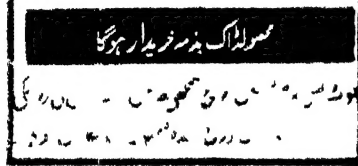
سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



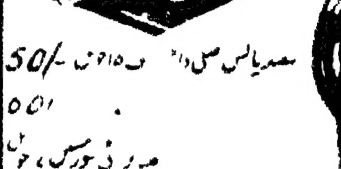
سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-




سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-




سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



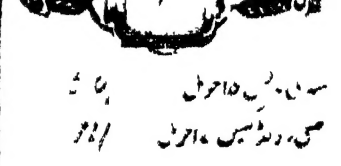
سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-



سوس میڈ
ایپیل کرائی
50/-
60/-

The WORLD FAMOUS
Integra
SWISS MADE

وقت اور تاریخ بتانے والی!

پہلی اور سب سے زیادہ فوری وقت کے ساتھ ساتھ تاریخ بھی بتاتی ہے۔ یہ گھڑی کے معرودہ خود کار بننے میں مدد دیتی ہے۔ اور اس کی واٹر پروف ٹین میں دیر زبردستی اور دیر پا اور تصویر کشی کی وجہ سے اس کی ترقی پزیر بنی ہوئی ہے۔ اس کی باریک سوزی کے ساتھ بھجی جائیگی یہ گھڑی بہترین اور سب سے زیادہ فوری وقت کے ساتھ ساتھ تاریخ بھی بتاتی ہے۔

گارنٹی پانچ سالہ

قیمت: سلور کرسٹل ڈال - 75/- معمولی ڈال - 85/-

سوس ناولٹی امپوریم، پوسٹ بکس نمبر 1509، دہلی

SWISS NOVELTY EMPORIUM
P.O. BOX 1509 DELHI

فیشن ایبل خواتین کیلئے بیٹال برقعے اور نظیر دوپٹے

شامی و ترکی اور مصری طرز کے فیشن ایبل برقعے آج کل تعلیم یافتہ اور اہل گھروں کی معزز خواتین اور لڑکیاں استعمال کرتی ہیں۔ اب پرانی طرز کے برقعوں کا رواج ختم ہوتا جا رہا ہے اور ان کی جگہ سب سے زیادہ فیشن ایبل برقعے چل رہے ہیں۔ ہم نے بھی فیشن ایبل برقعے جدید رنگ اور نئی وضع قطع کے ساتھ مارکیٹ میں انتہائی اہمیت کے ساتھ پیش کئے ہیں جو ہر رنگ اور ہر سائز کے حسب ضرورت آرڈر کرنے پر شرط پسندیدگی کے ساتھ بھیجے جاسکتے ہیں۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک گردن سے لے کر ٹخنوں تک طرز کا کار جھرا اور دوسرا والا۔ دوسرا اوپر کا حصہ رومال سے لے کر

ہیں۔ آپ پسند نہ آئے تو واپس کر دیجیے۔ ہمارا دھول ہوں گے۔ یہ برقعے بڑے

دعویٰ ہے کہ جس گھر میں یہ برقعے جائے گا وہاں سے متعدد دار و درمحل کی دیگر خواتین کے وی پی آر سال کئے جائیں گے۔ قیمت کے علاوہ محصول ڈاک بذریعہ ہمارا ہوگا۔

قیمت: ریشمی قسم اول بڑھیا لیدی، مٹل کلا تھ تیس روپے - 30/-
نیم دوم دلائی ساٹن پچیس روپے - 25/-
سیلم کلا تھ تیس روپے - 20/-



نیو فیشن ریشمی
کلائی کے بیٹال دوپٹے

قسم اول ریشمی دوپٹے پر زری کا کام چوٹی کا کام پندرہ روپے - 15/-
قسم دوم ریشمی دوپٹے پر زری کا کام آٹھ روپے - 8/-
یقین کیجیے۔ روئے اس قدر آئیڑیں کہ ان کی تعریف میں کیا جاسکتی۔ ان کے اوڑھنے والی خواتین کے سچے وصال میں ضروری اضافہ ہوتا ہے۔

نوٹ: برقعے کے آؤٹ کے ہر حصہ پر ہمارے نمونہ کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ ہمارے نمونہ کے مطابق ہونا چاہیے۔

RANA DUPATTA STORE
P. BOX 1398 DELHI

پتہ: منیجر صاحب رانا دوپٹا اسٹور پوسٹ بکس نمبر 1398، دہلی

